۶۸۰۶-۹۷۱

الہنود

حصہ سوم الثالث

ACCESSION ۱۱۵۸

یعنی تاریخ الہند کی تیسری جلد جسمین حالات ہنود درج ہین

اور جسکو

مرزا احمد کاظم برلاس مراد آبادی نے اپنی دس برس
کی کوشش مین کمال تحقیق کے ساتھ تالیف کیا

اور

مطبع گلزار احمدی واقع مراد آباد مین طبع کراکر اپنی
دفتر سے شائع کیا

قیمت فی جلد عہ ایکروپیہ — پہلی مرتبہ ۵۰۰ پانچسو جلد

اطلاع حق تالیف اس کتاب کا بموجب قانون ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع حسب ضابطہ رجسٹری
کرا لیا گیا ہے کوئی صاحب اسکے کل یا جزو کا قصد طبع نفرماوین باامید نفع نقصان نہ اوٹھاوین

جسصاحب کو مطلوب ہو نذیل کی پتہ سے طلب فرماوین
مرزا احمد کاظم برلاس محلہ مفتی ٹولہ مراد آباد

جلد چہارم زیر طبع ہے

U4387

دیر و حرم مین ایک سی ہی ہین بت پرستشین / اوس بت کے پوجنی کا نکالینگے طور اور
پہلی روش زمانہ نے بدلی تو کیا ہوا / کرتے ہین اب اسکے سمجھنے مین غور اور

اشاعت مذہب پوران

اص[illegible] بودہ کے مذہب نے اپنے شیوع کے زمانہ سے برہمنی مذہب کے ستا
جھگڑے اور تنازعہ پیدا کرتے کرتے آخر کو ایسی قوت حاصل کرلی کہ تخمیناً
ایک ہزار برس تک ہندوستان مین اپنا رنگ جماے رہا- اس ترقی کے
زمانہ مین برہمنون کا اعزاز بالکل گھٹ گیا اور لوگون کی نظرون مین
اچھی طرح ذلیل ہوگئے گویا اس مدت مین برہمنون کو زندگی دشوار ہوگئی تھی
بودہ کا سب سے بڑا یہ اصول تہا کہ تمام بنی آدم یکسان ہین سب کو برابر تعلیم
ملت دینا چاہئے مذہبی امور مین سب کا حق برابر ہے- چنانچہ اوسنے ایسا ہی
کیا- لیکن ظاہر ہے کہ طبائع اور خصائل تمام بنی آدمون کی یکسان نہین

اور ہر دل مین خداوند تعالیٰ نے ایک ظرف عطا فرمایا ہے یعنی ایک
ایسی قوت دی ہے کہ ضبط اور برداشت اور ہر قسم کے تناسب اور
دریافت کرنیکی قابلیت اوسمین ہوتی ہے چونکہ طبائع مختلف ہین لہذا
یہ قابلیت بھی باعتبار مقدار کے سب مین یکسان نہین ہے کسی مین زیادہ ہے اور کسی مین
کم کوئی رموز و اشارات اور رازداری کی لائق ہے کوئی اس قسم کے
بوجہ کا متحمل نہین لہذا رموز مذہب سے ہر کہ و مہ واقف ہو کر رائی زنی
کرنے لگا اور اصول ملت پر اپنی کمزور عقل سے چھوٹی چھوٹی اور ضعیف
دلائل قائم کر کے غور و فکر کرنے لگا جو اسرار اوسکی عقل مین نہین آیا اور
اوس سے پوری دلجمعی نہین ہوئی اوسکو چھوڑ کر یا اوسمین اپنی ناکافی
سمجھ کے موافق ترمیم کرنے کا ارادہ ہوا - اسیطرح طبائع مختلف ہونیکے سبب
صدہا باتین بے بنیاد ملت بودہ مین شامل ہوگئین -
یون تو گوتم کی زندگی ہی مین اوسکے مروجہ اصول مین لوگون نے دخل
دینا اور اپنی راے شامل کرنا آغاز کر دیا تھا (جیسا کہ دیودت اور اجات
شترو وغیرہ کی نسبت مین نظر سے گذری ہین) مگر گوتم کی وفات کے بعد تو
اس سلسلہ کی ایسی بنیاد جمی کہ جسکا نتیجہ خاص مذہب کے واسطے بہت برا
ظاہر ہوا - چنانچہ دو سو برس کے اندر مذہب بودہ تمام نئی خیالات سے
آمیز ہو گیا اور یہ نئی باتین بڑھتے بڑھتے اسقدر پہیل گئین کہ اصل اصول

ملت بالکل چھپ گئے اور لوگون کا عملدرآمد زیادہ تر ان نئی باتون پر ہی
رہ گیا۔ حالانکہ اس کی انسداد کے واسطے جلسہ کیے گئے راجاؤن نے
سختیان بھی کین مگر مذہبی آزادی کے سبب پورا پورا یہ رواج بند نہوا۔
مؤلف۔ دنیا مین جسقدر مذاہب برباد اور ضعیف ہوے ہین اگر اُن کے
ضعف کا سبب دریافت کرنے مین کنج کاوی کیجاوے تو محقق کو ظاہر
ہوجائیگا کہ ہر ملت کی خرابی کا باعث یہی نئی باتین ہوتی ہین جو در اصل
مذہب سے الگ ہوتی ہین مگر پیروون کے برتاؤ مین آتے آتے ایسی
قوی ہو جاتی ہین کہ اصول ملت شکستہ اور ضعیف ہو کر انہین پر دار و مدار
نظر آتا ہے اور اونکے پیرو زمانہ کی چال و چلن یا قومی ننگ و عار یا مفلوکی
یا اور اسی قسم کی بلاؤن مین مبتلا ہو کر اصول سے روگردانی کر کے ان
نئی اور مہمل اور بیسود باتون کے ادا کرنے پر مجبور ہوتے ہین چونکہ
یہ نئی بندشین اکثر غیر مدلل اور ایسی پوچ ہوتی ہین کہ بہت تھوڑی چون
وچرا کرنے سے ٹوٹ جاتی ہین اس وجہ سے ایسی باتون کے پابند اور پیرو
دوسرے مذاہب کے لوگون کے سامنے ذلیل اور ضعیف الاعتقاد بنجاتے
ہین جسکے سبب خود اونہین کی نظرون مین اونکا مذہب غیر مستحکم اور حقیر
ہو جاتا ہے اور ایسے لوگ اپنے مذہبی امور کے برتاؤ مین کم متوجہ ہوتے ہین
بالآخر ایسے ہی ضعیف الاعتقادون کی بدولت قومون اور جماعتون کے

مذہب نکل جاتا ہے۔ اور لامذہب انسان رہ جاتے ہین۔
ان نئے خیالات کی ترقی کے زمانہ مین برہمنون کو موقع ملا۔ اور تہوڑے
تہوڑے دلائل عقلی سے مذہب بودھ کے پیرودن کے دلون مین (اُن
باتون کی طرف سے جنکو وہ لوگ اپنا مذہبی اصول تصور کیے ہوے تہے)
شکوک پیدا کر دیئے اور جب شکوک پیدا ہو گئے تو مذہب کی بیوقعتی
پیرودن کے دلون مین جم گئی۔ اور سمجہ کچہ لوگ اوس عقیدہ سے برداشتہ خاطر
ہوکر پہر برہمنی ملت کی طرف متوجہ ہونے لگے اس موقع کو برہمنون نے
غنیمت جان کر تالیف قلوب کرنی شروع کی اور تالیف قلوب کیواسطے بھی
کچہ نئے اصول قائم کرنے پر مجبور ہوے اور ایک نیا مجموعہ تیار کیا گیا۔
اس نئے مجموعہ کا نام پوران رکہا گیا برہمنون نے اس وقت مین نئے
طور پر اشاعت مذہب کرنی شروع کی یعنی پہلے وید کے عقائد سے اب کچہ
بدل کر پوسانون کے مضامین اور احکام اصل وید کے احکام سے
اگر بالکل علیحدہ نہین ہین تو بالکل اونکی مطابق بھی نہین ہین بہت سی
باتین وید کی مخالف ہین بہت سی احکام ایسے ہین جو وید مین نہین تہی
انہین نئی باتون کی وجہ سے برہمن بودہ مذہب پر غالب آئی چنانچہ
تاریخ بدیع ہندوستان مین بھی جو کہ قوم ہنود کے ایک لائق
شخص کی تصنیف ہے اوسکے صفحہ ۱۳۱ مین بحوالہ دیگر کتب مذہب ہنود

تحریر ہے کہ جبکہ بودہ مذہب کمال ترقی پر تہا تو اگنی کنڈ[ط] سے چار چہتری
پیدا ہوے جنہون نے بودہ مذہب کو نیست و نابود کیا اور دوبارہ ویدکا
مذہب پہیلایا مگر پہلے سے اوسکی حالت بدلکر نئے ڈہنگ پر اشاعت
کی یعنی پوران مت جاری کیا۔ اور وہ زمانہ جسمین پوران مت جاری
ہوا راجہ بکرم سے (جسکا سمت جاری ہے) سات پشت قبل گذرا ہے
اور از روے تحقیق کے یہ مدت عیسیٰ سے تین[۳] سو برس قبل پائی جاتی ہے
پس پورانون کا ترتیب پانا راجہ بکرماجیت والی اوجین سے
سات پشت پہلے یعنی عیسیٰ سے تین[۳] سو برس قبل محسوب ہوتا ہے۔
جبکہ برہمنون نے بودہ مذہب کے ساتہ یہ سلوک کیا کہ اوسکی پیروونکو
مذہبی اصول کی طرف سے مشکوک کرنا شروع کیا اور اپنی طرف
تسخیر قلوب کے آئین جاری کئے تو بودہ مذہب کو سخت صدمہ پہونچا
لیکن اسیوقت مین تہوڑے عرصہ کے بعد ایک نہایت دانشمند راجہ
اس مذہب کا طرفدار پیدا ہوا جسکا نام اشوک[ک] ہے یہ راجہ چندر گپت کا
پوتا ہے اسکی سخت گیری اور جابرانہ اصول مذہب بودہ کا رواج دینا

(ط) (اگنی کنڈ) وہ سیدہی سادہ اشخاص جو عقل و فہم سے بالکل بے بہرہ ہیں اس لفظ سے یہ تصور کرتے ہیں کہ آگ
کے الاؤ سے دو شخص پیدا ہوئے اور یہ ہو نہین سکتا۔ بلکہ اس لفظ کی تعبیر یون ہے کہ اگنی کنڈ سے مراد آتش شجاعت ہے یعنی
وہ لوگ ایسے بہادر اور مذہبی خیال کی بابت آتش غضب سے بہرے ہوے پیدا ہوے جنکی ہمت اور جوانمردی کی آتش غضب نے
افروختہ ہوکر بودہ لوگون کو اپنی آتشین تلوارون کے شعلون سے جلاکر خاک کردیا۔

(ک) اس راجہ کا حال راجاؤن کے حالات کے ساتہ تحریر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

اور صدہا قسم کے انتظام ملت بودھ کے واسطے ایک ایسا مضبوط بندوبست ہوگئے کہ جسنے مدت تک برہمنون کو سر نہ اوٹھانے دیا اور پھر بودھ مذہب ترقی کر گیا مگر برہمنون کے یہ نئے اصول ہی جاری رہے کیونکہ اس وقت مین ہندوستان کی بہت سی زمین ایسے راجاؤن کے قبضہ مین بھی تھی جو راجہ اشوک کے مطیع نہ تھے اور برہمنی مذہب کے پیرو تھے۔ جب سب پوران مت کو ترقی ہوگئی تو مضامین کی آسانی کے واسطے اوس نئے مجموعہ یعنی پوران کے اٹھارہ حصہ کر لئے۔ اور جسقدر برہمنون کو معلوم ہوتا گیا نئی باتین جو زمانہ کی ضرورت کے سبب پیدا ہوتی جاتی ہین پوران مین بھی زیادہ کرتے جاتے تھے۔

خلاصہ مضامین پوران

بھاگوت۔ جو کہ فرقہ ہنود مین بہت مستند مانی جاتی ہے۔ اوسمین تحریر ہے کہ سبحانہ تعالیٰ آغاز پرکرت (یعنی طبیعت) مین خلعت ہستی سے آراستہ ہوا اور چودہ بھون (یعنی خلعت) مین ظاہر ہوا۔

پہلے مین کہتے ہیں کہ پہلا کرہ زمین ہے بعض محققان فرقہ ہنود زمانہ قدیم نے اس کرہ کی وسعت دو پانچ کوٹ[1] جوجن تحریر کی ہے۔

[1] گوت ایک گروہ جوجن کا ہوتا ہے اور جوجن ایک اور تہائی فرسخ کا ہوتا ہے لیکن ایک اور تہائی فرسخ برابر پانچ میل انگریزی کے ہوتا ہے اور میل ایک ہزار سات سو ساٹھ گز کا۔

اور زمین کے اوپر پانی اور پانی کے اوپر آتش اور آتش کے اوپر ہوا
اور ہوا کے اوپر آسمان اور آسمان کے اوپر اہنکار (یعنی انانیت
اور خودی) اور اوسکے اوپر مہت تت (یعنی مادہ) ہے مہت تت
کے دس درجہ ہین۔ اور اوسکے اوپر خود مبدع تعالی ہے اوسکو پرکرت
(یعنی طبیعت) احاطہ کئی ہوے ہی۔ جو لوگ عارف کا مرتبہ حاصل کرلیتے ہین
وہ ان سب سی نکل کر اوس بلندی تک پہونچ سکتے ہین۔
دانا زمین مین جمتا ہے پانی اوسکی غذا ہوتی ہے۔ اور آگ سے صورت
حاصل کرتا ہے۔ ہوا کے باعث اوسمین خاصیت پیدا ہوتی ہے۔ یعنی
اوسکا مزاج قائم ہوتا ہے۔ اور آسمان کے سبب صوت کا ادراک ہوتا ہی۔
ان سب اسباب کے مدرک حواس ظاہری ہین۔ اور حس باطنی محل انانیت ہے
اور تحریر ہے کہ چونکہ ادراک اصوات کا سبب اصلی طبع آسمان ہی۔
لہذا ہوا مدرک صوت و لمس ہی۔ اور تمام اجسام مین روح ہے اور
اور وہ روح ہوا ہے اور حواس کو اوسی سے قوت ہے۔
اور طبع آتش اوسکی صوت اور لمس اور صورت کی مدرک ہوتی ہے۔
اور طبع آب سے شی کی صوت اور لمس اور صورت اور ذائقہ کا ادراک
ہوتا ہے۔

لہ اور طبع زمین صوت اور لمس اور صورت اور ذائقہ اور سماعت کا باعث ہی

الغرض سبد، تعالیٰ کی جو چودہ خلعت اوپر تحریر ہوئی ہین منجملہ اونکی ہفت خلعت سے جوکہ جسم کے اوپری نصف حصہ سے تعلق رکھتی ہین کچھ خلقت پیدا ہوئی۔ اور باقی نصف نیچے کے حصہ سے بھی اوسیطرح سات خلعت کے تین سے بعض مخلوق کا ظہور ہوا۔ ان چودہ خلعت سے جو مخلوق ظاہر ہوئی ہے اوسکی تفصیل بھی لکھی ہے مگر ہمنے طول فضول سمجھکر کنارہ کشی مناسب سمجھی۔

دراصل یہ چودہ خلعت اوس رمز کی تفصیل ہین جسکو ظہور ثلثہ تصور کرتے ہین اور ظہور ثلثہ اوس ذات اعظم کی طبیعت سے عبارت ہے جسکو یہ لوگ اپنے عقیدہ کی موافق خدائی تعالیٰ سمجھے ہوئے ہین۔

دوسرے مقام پر اوسی کتاب مین بیان کیا گیا ہے۔ کہ حق تعالیٰ سے سبھاؤ یعنی زمان ظاہر ہوا۔ اور طبیعت اور زمان کے اتصال سے پرکرت یعنی خواہش پیدا ہوئی۔ اور پرکرت سے مہت تت نے ہستی پائی۔ اور مہت تت مادہ کو کہتے ہین اس مادے سے تین اہنکار یعنی خوبیان ظاہر ہوئین۔ اور اون خوبیون کے نام۔ ساتک۔ راجس۔ تامس ہین۔ ساتک سے قوت عقل مراد ہے۔ اور راجس جذب ملائم کو کہتے ہین جس سے شہوت مراد لیجاتی ہے۔ اور تامس دفع منافی کا نام ہے جسکو عربی زبان مین غضب کہتے ہین۔ راجس سے حواس نے ظہور پایا

اور ساتک سے ارباب طبایع اور خواص موجود ہوے۔ تامس سے افعال حواس خمسہ یعنی سننا۔ چکھنا۔ دیکھنا۔ سونگھنا۔ چھونا وغیرہ نے ہستی پائی۔ اور انہین پانچون سے۔ آسمان۔ آتش۔ ہوا۔ آب خاک ظاہر ہوے۔

طبع شخص اعظم کے ظہور ثلثہ سے برہما۔ بشن مہیش۔ عالم ظہور مین آئے اور خالقیت کے واسطے اوس برہما سے آٹھہ برہما اور پیدا ہوے جنہون نے مراتب روحانی۔ جسمانی۔ علوی۔ سفلی۔ جمادی۔ نباتی حیوانی کو پیدا کیا ہے۔

بعض تحریرون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس فرقہ کے عقیدہ کے موافق حق تعالی زمان اور عمل اور طبیعت سے عبارت ہے اور بعضی مقالات سے یون افشا ہے کہ زمان اور عمل اور طبیعت وغیرہ یہ سب حق تعا کی بارگاہ کے کارندہ ہین۔ بعضے نوشتون مین حق تعالی کو ایک ایسا نور تصور کیا ہے جو نہایت عظمت و اشراق اور بے انتہا بہا و ضیا کو ساتھ ہے۔ اور کہین وہ جسمانی اور لابس اجساد بھی مانا گیا ہے بعض مقام پر ایسے کلمات تحریر ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ نور محض اور وجود بحت اور ہستی مطلق ہے۔ امکان سے مبرا اور حلول سے مبرا اور جسمانیت سے منزا ہے اشیاء مجرد اور بسیط۔ اور بلا صفات اور جہان

اور جہانیان وغیرہ سب کو اوسنے ظاہر کیا۔ بہاگوت مین لکہا ہے۔
کہ موجود حقیقی وجودی اور بحت واحد بے ضد وند ہے۔ مختلف زبانون
اور لوگون کے اعتقادات کی موافق اوسکے بہت سے نام ہین۔ اوسکی
حضوری کے حصول کی تدبیر کمی قوائے ثلثہ پر موقوف ہے یعنی غضب اور
شہوت اور حواس کا کم کرنا۔ اور وہ ذات مقدس نارائین کے نام سے
تعبیر کیجاتی ہے۔ جبکہ تمام دنیا کی زمین پانی مین ڈوبی ہوی تھی۔ وہ ذات
اقدس ایک سانپ کے اوپر (کہ نام اوس سانپ کا آدسیس ہے اور
وہ زمین کا حامل ہے) خواب وحدت مین تہی پس اوس نارائین کی
ناف سے ایک پہول پیدا ہوا جسکو اہل ہند کنول کہتے ہین اوس
پہول سے برہما پیدا ہوا اور اسیطرح اس برہما سے جمیع موجودات عالم
ظہور مین آئے۔

بعض مصنفان کتب معتبرہ ومتبرکہ ہنود اس امر کے قائل ہوے ہین
کہ ذات مطلق اور وجود بحت ایزد کو (جبکہ وہ مقام صرفیت یعنی وحدانیت
مین تہا) نرانجن کہتے ہین (یعنی حضرت بیرنگ) اور وہ ذات جہان سے
مبرا ہے اوسنے ایک شخص کو پیدا کیا جسکا نام برہما ہے۔ اوسکو وسیلہ
آفرینش گردانا باقی تمام موجودات کو برہمانے پردۂ نیستی سے جلوہ گاہ
ہستی مین پہونچایا اور اسیطرح وہ ذات اقدس لباس آسائش مین

جلوہ افروز ہوسے تاکہ اوتار لے - اور جو کچھ برہما نے پیدا کیا ہے -
اوسکی محافظت کرے - بعدہ مہادیو کے روپ مین وہی ذات ظاہر
ہوی تاکہ جو کچھ برہمانے پیدا کیا ہے (اوسوقت جبکہ حکمت ازلی جہان کو
عالم ظہور سے عالم باطن کی طرف لیجانے کی مقتضی ہو) برہم کرکے
اوسکی ہستی کو مٹادے -

پس جہان انہین تین سببون سے مرتب ہوا - ان برہما - بشن شیو
یعنی مہادیو کو - ترکارن کہتے ہین -

برہما کی شبیہ ایک بوڑہے مرد کی سی بناتے ہین جسکے چار سر ہین
ناراین - دراصل بشن کا دوسرا نام ہے - اسکی شبیہ مین ایک
ہاتہ مین چکر دیا ہوا ہے جو ایک قسم کا آلہ جنگ ہے اس بشن نے مخلوق
کی حفاظت کے واسطے مختلف زمانون مین مختلف روپ مین ظاہر
ہوکر اکثر اوتار لئے ہین - یعنی ایک مخلوقی افراد مین کسی فرد کی شکل
مین ظاہر ہوکر اوس نوع کی حفاظت کی ہے - الغرض جمیع مخلوق جو
برہما کی پیدا کردہ ہے اوسکی حفاظت بشن کے اختیار ہے -

اوتار

اول مچھ اوتار - لکھا ہے - کہ سب سے پہلے ست جگ مین ایک

راکہشس (خبیث) گذرا ہی اوسکا نام سومک اسر تہا اوسنے
بہت سی ریاضت کرکے خوارق عادات پر قدرت حاصل کی ہی۔
برہما کے پاس ایک کتاب اننت[1] بید نام تھی جس سے چارون بید
یعنی وید پیدا ہوے اور چونکہ مذہب ہنود مین آسمانی کتاب مذہب
مانی جاتی ہے راکہشس مذکور نے اننت بید کو برہما سے چہین کر پانی
مین ڈالدیا۔ لشن لشن پانچوین تاریخ ماہ چیت کی مقام کشن بچہہ
مین ایک ماہی یعنی مچہلی کی شکل مین ظاہر ہوا اور پانی مین گہس کر
اوس راکہشس کو مار کر کتاب مذکور کو پانی سے باہر لایا اس اوتار کا نام
مچہہ اوتار ہے اور یہ سب سے پہلا اوتار ہے۔ مقصود اس سے یہ ہی کہ
اس صورت مین تمام جانوران آبی کا محافظ ہوا ہے۔
دوم۔ کورم[2] اوتار کہ اوسکو کچہہ اوتار بھی کہتے ہین وجہ اس اوتار کی
یہ لکہی ہے کہ زمانہ گذشتہ مین فرشتون اور دیوون نے ملکر ایک اژدہا
واسک نامی کو پکڑکر اوسکے رسی (یعنی رسی) بنا کر ایک پہاڑ جسکا
نام سترک بندر تہا اوس رسی مین باندہکر سمندر مین گہمانا شروع کیا۔
جس سے مخلوق آبی کی تباہی اور پریشانی انتہا کو پہونچی۔ اوسوقت مین
نارائن نے اوس پہاڑ کو اپنے ناخون پر روکا تہا تاکہ وہ گرنے سے بچا رہے۔

---

[1] اننت بید یعنی بہت سے بید۔
[2] کورم۔ بھتی کشت یعنی کچہوا۔ دنگ پشت وغیرہ۔

مضافات کشمیر مین ایک بستی **کلنگ** نامی ہے اوسمین کورم کے
نام کا مندر ہے اوس مندر مین کورم یعنی کچھوے کی شبیہ بھی بنائی
ہے۔ اوس مندر کے متصل ایک تالاب ہی اوس تالاب کی ایک
تعجب خیز بات زمانہ قدیم کی یادگار ہے جسکو مورخ کشمیر نے بھی نہایت
خوبی سے بیان کیا ہے اور بعض فارسی کی تواریخون مین بھی لکھا دیکھا
کہ اگر استخوان برہمن یا گاے کی ہڈی اوس تالاب مین ڈالی جاے تو
ایک سال کے بعد وہ ہڈی نصف پتھر کی ہو جاتی ہے اور نصف اپنی اصلی
حالت پر قائم رہتی ہے یہ بات کسی دوسرے کی ہڈی مین یا زیادہ مدت تک
پڑی رہنے سے بھی نہین پیدا ہوتی۔

سوم براہ اوتار۔ وجہ اس اوتار کی یہ ظاہر ہوتی ہے کہ زمانہ قدیم مین
ہرن نیاچہ نام ایک راکھشس تھا۔ اوسنے اپنی ریاضت سے اسقدر
قوت حاصل کی تھی کہ زمین کو اوٹھا کر پانی مین گھس گیا۔ تب ناچار بشن نے
چیت مہینہ کی تیرہوین تاریخ بچہ براہ (یعنی سفید خوک یعنی سفید سور)
کی شکل مین ظاہر ہوکر اپنی دانتون سے اوس راکھشس کو ہلاک کیا
اور زمین کو پانی سے نکالا۔

چہارم نرسنگھ اوتار۔ اس اوتار کی ضرورت یہ واقع ہوتی تھی کہ زمانہ
قدیم مین ہرن کشپ نام ایک راکھشس تھا، اوسکا بیٹا پرہلاد

تمام بشن کی پرستش کرتا تہا - راکہشس اس پرستش سے اوسکو باز
رکہنے کے واسطے ایذا پہونچاتا تہا لاچار ماہ بیساکہہ کی چودہوین تاریخ
بشن جی بصورت نرسنگہ ظاہر ہوے - اور ہرن کشپ کو ہلاک کیا -
نرسنگہ کی صورت اسطرح لکہی ہے کہ سر اور پنجہ شیر کا سا اور باقی جسم
آدمی کی مانند تہا - مقصود اس اوتار سے حفاظت جانوران صحرائی
کی تہی - مرزا قتیل محقق حالات ہنود نے اس موقع پر چند سطور
نقل کی ہین جنکا ترجمہ ہم بجنسہ درج کرتے ہین - وہ لکہتا ہے کہ مذکورہ بالا
صورتون مین جناب اقدس الٰہی کا جلوہ گر ہونا بھی طرفہ عقیدہ ہے
اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ کُلِّ بَلَاءِ الدُّنْیَا شاید صوفیہ صافیہ کے نزدیک
اسطرح کے عقائد معتقدان بصحت ہون - میرزا مذکور ایک کتاب کی چشم دید
عبارت لکہتا ہے کہ ایک شخص کسی صوفی صافی سے دوچار ہوا - باہم سلسلۂ گفتگو
پیش آیا متکلم نے سوال کیا کہ جبکہ تم اشیاء موجودہ مین حلول باری تعالےٰ
کے قائل ہو - تو خوک اور سگ کے حالت مین کیا عقیدہ رکہتے ہو
صوفی نے جواب دیا کہ وہ تو خدا کے محل مین متکلم غصہ ہوا اور کہا [a]
افسوس ہے اوس خدا پر جو خوک اور سگ کی شکل مین حلول نکر سکے
اسیطرح ایک اور صوفی کا مقولہ بھی تحریر کیا ہے کہ ایک شخص مسلمان کسی
مسلمان ولی کے سامنے تہوڑا سا غلیظ چہپا کر لیگیا اور کہا کہ آپکے واسطے

[a] افسوس ہے اوس خدا پر جو خوک اور سگ کی شکل مین حلول کرے - صوفی نے جواب دیا کہ

کہانا لایا ہون۔ ولی نے کہ صاحب باطن تھا اس رمز سے آگاہ ہوکر
ایک چادر اوڑھ لی اور بعدہ چادر اوتار کر شکل خوک ظاہر ہوکر اوس
غلاظت کو نوش کرکے صحرا کی راہ لی۔

پنجم وامن اوتار۔ اس اوتار کی ضرورت یہ بیان کی گئی ہے کہ
زمانہ قدیم میں بلدیت نامی ایک راکھشس تھا جو اپنی عبادت اور
ریاضت کی بدولت ستہ لوک (یعنی آسمان۔ زمین و بالای آسمان) پر
قابو پا گیا تہا اور تمامی فرشتون اور مقربین برہما کو ایذا پہونچاتا تہا۔
لاچار بشن جی نے بہادون مہینہ کی بارہوین تاریخ بشکل وامن[1]
(یعنی آدم کوتاہ قد) اوتار لیا اور بلدیت کے سامنے آکر تین قدم زمین کا
خواستگار ہوا۔ بلدیت مذکور نے حقیر سمجہکر استدعا قبول کی باوجود
اس بات کے کہ سکر یعنی ستارہ زہرہ نے کہ مرشد اور پیر لی عفاریت
کا ہے۔ بلدیت کو اس عطا سے منع کیا اور کہا کہ یہ بونہ انسان بشن ہے
تجکو برباد کریگا۔ بلدیت نے جواب دیا کہ بہت اچہا ہے کہ اگر میری اور
بشن کی جنگ قرار پائے۔ پس بشن نے ایک قدم کی وسعت سے
زمین پر اور دوسری قدم کی درازی سے آسمان پر قبضہ کیا اور تیسرے
قدم میں آسمان اور زمین کے درمیان سے ظاہر ہوکر بلدیت سے کہا دل

---

[1] وامن دراصل کوتاہ قد ایک برہمن تہا۔

اب کہان پہینکون - بلدیت نے عاجزی کی اور کہا کہ زمین کی نیچے مجہے رہنے کی اجازت دے چنانچہ ابتک اوسکو لاکہون برس گذر گئے ہین کہ زمین کے نیچے بادشاہی کرتا ہے -

ششم - پرسرام اوتار جس زمانہ مین کہ چہتریون کا گروہ نہایت بدکار اور ظالم ہوگیا تہا اوس زمانہ مین ساتوین تاریخ بہادون مہینہ کی بچہ کی شکل مین بشن مذکور نے اوتار لیا - (بچہ برہمن کے تخم سے پیدا ہوا تہا) اوتار لیکر چہتریون کو ہلاک کیا اور یہانتک انکی بربادی کی نوبت پہونچی کہ عورات کے شکم بہی چاک کر ڈالے گئے - اور بچون کو قتل کیا گیا اس اوتار کو لکہا ہے کہ زندہ جاوید ہے - یعنی چرنجیو مشہور کرتے ہین چہتریون کے قتل کا حیلہ پیدا ہوا تہا کہ پرسرام کے پدر کو چہتریون نے کسی وجہ سے مار ڈالا تہا - اس وجہ سے پرسرام نے غصہ مین آکر چہتریونکو ہلاک کرنے پر کمر باندہی - اور انتہا درجہ کا ہلاک اور برباد کیا - معتبر جین اس امر کے قائل ہین کہ پرسرام کے قتل کے بعد ایسے چہتریون مین سے جسکا حسب ونسب درست ہو ایک متنفس بہی نہین رہا ہے اب جسقدر کہتری یعنی چہتری دنیا مین ہین سب برہمنون کے نطفہ سے ہین - کیونکہ پرسرام نے بعد قتل عام کے وہ عورات جو باقی بچ رہی تہین اپنے بہائیون اور عزیزون کی سپرد کردی تہین - اور پرسرام کے عزیز وغیرہ برہمن تہے

لہذا اونکی اولاد جوکہ نطفہ برہمن اور بطن عورت قوم چہتری سے ہوئی ہی پہر کہتری مشہور ہوگئی ہے۔ چونکہ ہنود مین شرافت بطن سے تعلق رکہتی ہے نہ کہ نطفہ سے۔ اسلئے وہ اولاد کہتری مشہور ہوئی۔

ہفتم اوتار رام کے نام سے مشہور ہے۔ رام ایک چہتری راجہ جسرتہہ کا بیٹا تہا جسکا ملک اودہ مین راج تہا۔ وجہ اس اوتار کی یہ تہی۔ کہ اوس زمانہ راکہشون کا سردار راون نام جوکہ لنکا یعنی جزیرہ سنگلدیپ کا فرمان روا تہا۔ مخلوق کو ستانے پر آمادہ ہوا۔ اور جب ظلم اوسکا حد کو پہونچا تو رام چندر کے نام سے بشن جی نے اوتار لیا۔ بعدہ ایک موقع ایسا آیا۔ کہ رام چندر مذکور کی زوجہ سیتا نامی کو جو حسن وجمال مین لاثانی تھی۔ ایک بن مین سے جہان کہ رام چندر جی بن باس ہوئے تہے۔ راون مذکور جوکہ سیتا جی کی خوبصورتی سنکر عاشق ہوچکا تہا۔ بہکا لے گیا۔ اسپر رام چندر جی نے دکہنی وحشی اقوام کی فوج فراہم کرکے لنکا پر چڑہائی کی اور بعد جنگ شدید کے اپنی بی بی سیتا جی کو اوس ظالم کے ہاتہہ سے رہا کیا اور عین معرکہ مین اوسکو کمال دلیری سے ہلاک کیا۔ اس سانحہ کی نہایت دلچسپ ایک کتاب بطور رزم نامہ رام چندر کے نام سے بالمیک جی نے (جوکہ ایک مرتاض شخص قوم ہنود سے تہا) تصنیف کی ہی اس کتاب کا نام اوسکے مضمون کی مطابق رامائن رکہا گیا ہی اور

نہایت ضخیم ہے اوسمین بقول بعض اسّی ہزار شعر ہین اوربعضون نے
ایک لاکہہ تک اونکی شمار بتائی ہے۔ مگر زمانہ حال کی تحقیقات سے
اصل بالمیک جی کے بنائے ہوے اشعار قریب چوبیس ہزار کے ضرور
تسلیم کئے جاتے ہین۔ باقی آمیزش متصور ہوتی ہے۔ لنکا دراصل
ایک پہاڑی جزیرہ ہے جو ہندوستان کے جنوب مین واقع ہوا ہین
جو سنگین قلعہ تہا نہایت مضبوط اور پائدار تہا۔ اوسکو رامچندر جی نے
آگ لگاکر برباد کیا۔ اور راون کے مکانات اور محل وغیرہ جو پختہ محل
تہے سب خاکستر کر دئے گئے۔ کتب ہنود مین لکہا ہے کہ وہ لنکا سونیکی
تہی اوسکو رامچندر جی نے سمندر مین غرق کر دیا۔ یہ بات قرین قیاس
نہین ہوسکتی۔ راون کو راجہ تہا اور اوس ملک مین جواہرات وغیرہ کی
کہانین بہی موجود تہین۔ لیکن زمانہ قدیم مین اول تو کہان کی دریافت
اور اوس سے حصول دولت کا سلسلہ ہی نہ تہا۔ اور نہ راون کوئی ایسا
بڑا راجہ تہا کہ جسکا قلعہ یا کوئی خاص محل سونے کا ہوسکتا ہو۔ البتہ کسی
خاص آرایش کی نسبت اگر یہ لفظ تحریر ہوے ہین تو مضائقہ نہین ورنہ
عقل سلیم ایسے مضامین کو تسلیم کرتے ہوے ذرا تامل کرتی ہے
ہشتم کشن اوتار۔ لکہا ہے کہ دواپر جگ مین ایک راکہشس کنس
نام تہا جسکے ظلم سے مخلوق تنگ تہی۔ لہذا کشن جی نے اوتار لیا اور

کشن جی کے نام سے مشہور ہو کر اوس راکہس کو ہلاک کیا۔
فرقۂ ہنود کے داناؤن نے لکہا ہے کہ کشن جی دواپر جگ مین ظاہر ہوے
حالانکہ کامل تحقیقات سے کشن جی کا زمانہ کل جگ مین بھی بہت مدت
بعد گذرا ہے۔ انکے وقت کی تواریخ اچھی طرح دستیاب ہوتی ہے۔ مہابہارت
کے لڑائی اور انکا زمانہ ایک ہی وقت مین ہے۔ انکی بہت سی لڑائیان اہل
تواریخ نے بقید سنین قلمبند کی ہین۔ انکے زمانہ کی تحقیق مین غلطی کا کم احتمال ہے
تاہم مصنفین فرقۂ ہنود اپنے بے اصل او خیالی توہمات سے باز نہین
رہتے۔ حال مین دو کتابین میرے پیش نظر ہین ایک تاریخ پنجزار سالہ جو کسی
عزلت نشین آریہ مسافر کے نام سے مشہور ہے۔ اس آریہ مسافر کو تحقیقات
چہو نہین گئی مورخون کے نفس کلام اور مدعا کو پہونچنا تو دشوار امر تہا۔
بیچارہ لفظی تطبیق مین بھی قاصر ہے۔ اسکی تحقیق اور تدقیق جو فن تواریخ
مین ہے ان لفظون سے بخوبی ظاہر ہوگی۔ "تاریخ پنجزار سالہ مین بہت
مقام پر اسطرح لکہا ہے (یہان ہم تاریخ پنجزار سالہ کی تہوڑی سی عبارت
نقل کرتے ہین) ڈاکٹر بے نٹ ڈولر صاحب بہادر نے یہ اندازہ کیا ہے کہ
نیو اٹرلینڈ (ایک خطہ زمین ہے) کی عمر کم از کم ایک لاکھ اٹہاون ہزار برس
کی ہے کیونکہ وہان جو کہدائیان ہوئی ہین اور اونمین انسانی ہڈیان
دس جنگل کے سطح کے نیچے پائی گئین جو زمین مین بسبب گذرنے زمانہ دراز کے

دب گیا تہا تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس زمین مین ستاون ہزار
سال سے زیادہ عرصہ گذرا کہ یہان انسان کی نسل زندہ تہی۔
(دوسری عبارت) ایک فاضل ہیئت دان نے نہایت فاضلانہ دلائل سے
چہہ ہزار سال سے دنیا کی پیدایش ماننے والون کی تردید مین علم جیالوجی
اور اسٹرانومی سے بہت عمدہ معتبر و مستند شہادتین پیش کر کے اوسلسلہ
تحقیقات ۳۰ ہزار سال تک پہونچا کر سب کو چیلنج (یعنی اشتہار) کیا ہے کہ
اگر کوئی انکی تردید کردے تو تب مین اور ثبوت دونگا (یہانتک عبارت
تاریخ پنجہزار سالہ کی ہے) ناظرین ایسی دلیلون کو آریہ مسافر تحریر کر کے
دعوی کرتا ہے کہ آریہ قوم لاکہون اور کرورون برس سے ہے۔ اور
ہڈی جو صاحب موصوف کو دستیاب ہوئی تہی وہ کسی آریہ کی تہی۔ جو شخص
ایسے ایسے وجوہ پر اپنا یقین اور اپنی تحقیقات کا مدار رکہی اور ایسی ہڈیون کو
آریاؤن کی ہڈی سمجہے۔ اوسکی تحقیق کا اللہ ہی مالک ہے۔ کوئی ذی عقل
انسان تو مان سکتا نہین۔ حالانکہ ہڈی زمین مین دب کر اتنی مدت کبہی
اصلی حالت پر قائم نہین رہ سکتی۔ دوسری کتاب بہی اک ایسی لائق اور
محقق کی (بلکہ اونکو مجسم تحقیقات کہنا چاہئے) اہنسا دہرم پرچار نامی میرے
پاس موجود ہے جسمین اوس بیچارہ سادہ لوح نے اس امر کی تحقیقات
کی ہے کہ گوشت کہانا انسان کی قدرتی غذا نہین ہے۔ اس دعوی کی

دلیل مین لکھا ہے کہ سب سے پہلی انسان کی غذا - خربوزہ - اور خرما - اور انگور - اور سیب اور بادام وغیرہ تھی - بعدہ درندہ جانورونکی عادات دیکھکر گوشت کہانے کے عادی ہوے - نہ معلوم اس شخص نے کس میوہ فروش کے گھر جنم لیا ہے - کہ جبکو اسقدر تحقیق نہین کہ انسان کب پیدا ہوا - او کب اوسکے واسطے غذا کا سلسلہ جاری ہوا - اور تربوز - خربوزہ - انگور سیب بادام وغیرہ کب پیدا ہوے ہین - ایسے ایسے حضرات علم تواریخ مین قدم زن ہوتے ہین پھر کیون اس علم کی مٹی خراب ہنو - آدم برسر مطلب -

رام چندر جی کے اس فتح کے زمانہ حال تک فرقہ ہنود مین رام لیلا تیوہار اونکے نام سے یادگار باقی ہے - کشن جی دراصل چھتری تھے - کرشن اور کنہیا بھی انہین کے نام تھے - انکے باپ کا نام بسدیو اور ماں کا نام دیوکی تھا - خوردسالی مین کشن جی کو جسودھا نامی ایک عورت دودھ دیا کرتی تھی جو کہ ایک اہیر نند نامی کی زوجہ تھی - زیادہ وقت ایام طفولیت کشن جی کا اہیر کی قوم مین گذرا - اسی وجہ سے بعض نامحقق لوگ اونکو اہیر کی قوم سے سمجھتے ہین حالانکہ یہ غلط ہے - کشن جی ابتداء عمر مین بہت اچھے رنگ حسین خوش اندام سڈول نقشہ خلیق انسان تھے لیکن ایک وقت مین اونکو سانپ نے کاٹا اوسکی وجہ سے اونکا سپید سرخ رنگ سیاہی سے تبدیل ہوگیا - تاہم وہ سیاہی بھی کچھ ایسی نمکینی کے

رہی کہ جس سے اونکی حسن مین فرق نہین آیا- بانسری بجانیکا نہایت
شوق تہا بلکہ اس فن مین کمال حاصل تہا- کشن جی کے دیدار آرزو
مین قوم اہیر کی اکثر عورات دودہ اور سکہ لئے ایستادہ ہتی تہین
جس وقت کشن جی بانسری بجاتے ہوے اوسطرف سے گذرتے تہے
اکثر عورات پر حالت وجد طاری ہوتی تہی- فرقہ ہنود کے بعض لوگ
کشن جی کے اختلاط عورات کو فسق سے منسوب کرتے ہین اور بعض
معتقدین عصمت کے ساتہ اعتقاد رکہتے ہین- واللہ اعلم- کشن جی کی
اہیرون مین پرورش پانے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے- کہ اوسوقت کا
راجہ جو دراصل کشن جی کا ماموں تہا برہمنون کے کہنے سے اپنی ہمشیرہ کے
حمل اور اولاد ین نیست و نابود کرتا تہا کیونکہ راجہ سن چکا تہا کہ اوسکی
موت اوسکی کسی ہمشیرہ زادہ کے ہاتہہ سے آئیگی- جب راجہ کو اس ظلم
کی خبر کشن جی کی والدہ کو پہونچی- اوس بیچاری نے اس نو زائیدہ طفل صغیر
کو اپنی چہاتی پر پتہر رکہکر دایہ کی سپرد کیا اور تاکید کی کہ اسکا حال چہپائے
اور اپنے قریہ مین لیجا کر پرورش کرے- اور بوقت ضرورت ایسا
مشہور کرے کہ یہ طفل خود اوسی کے بطن کا ہے-
بعض لوگ فرقہ ہنود کے اس امر کے معتقد ہین کہ کشن جی کو خدا تعالے
نے دنیا کی زمین ہلکی اور سبک کرنے کے واسطے دنیا مین پیدا کیا تہا-

کیونکہ اوسوقت کثرت بنی آدم سے زمین متحمل بوجھ کی نہین تھی چنانچہ جنگ مہابھارت جوکہ کورو اور پانڈو کی لڑائی کی یادگار ہے - واقع ہوئی - اور اوسمین تمام روی زمین کے راجہ دونو فریق کے طرفدار بنکر باہم لڑکر مرگئے معدودے چند انسان رہ گئے تھے اس لڑائی مین کشن جی کے ہاتھہ پر فتح لکھی تھی وہ پیش آئی - یہ بھی پانڈو کے طرفدار تھے - دراصل پانڈو انکے عموزاد خویش تھے -

نہم اوتار بودہ گذرا ہے - دواپر جگ کے تمام ہونے مین جب ۲۰۰ برس باقی رہے تھے تو بودہ اوتار ہوا تھا دواپر جگ کا اختتام اور طوفان نوح کا آغاز ایک ہی زمانہ مین ہوا ہے - جیسا کہ الہند کی جلد اول المجوس مین ہم ثابت کر چکے ہین -

مسٹر اقتیل محقق حالات ہنود اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ اوتار نہم کا نام جگنناتھہ ہے - جو کشن جی کے مرنے کے بعد پیدا ہوا - اسکی نام کی زیارتگاہ ملک اوڑیسہ[1] مین سمندر کے کنارہ بنی ہے - جگنناتھہ جی کے نام سے رتھہ جاترا ہوتی ہے - اگرچہ اس مندر کے خدام قوم ہنود سے بہت سے ہین لیکن متولی اس مندر کا زمانہ دراز سے ایک مسلمان فرقہ چلا آتا ہے - لکھا ہے کہ ایک وقت مین ایک مسلمان

---

[1] ملک اوڑیسہ ہندوستان کی شرقی سمت سمندر کے کنارہ کنارہ آباد ہے -

صالح بیگ نام قوم مغل اطراف ایران یا توران سے ملک اڑیسہ
مین پہونچا چونکہ مفلس تہا۔ لہذا شب بہر بہوکا پیاسا پریشان رہا
صبح کو جب گذر اوسکا اوس مندر کی طرف ہوا تو اوس مندر کے حالات
دریافت کرنیسے اوسے ایسا معلوم ہوا کہ یہ مقام خانۂ خدا ہے بس وہ
ضعیف الاعتقاد شخص یہ کہکر وہین بیٹھ گیا کہ اگر یہ خانۂ خدا ہی تو مین
یہان سے ایک گہوڑا اور ایک ہزار روپیہ نقد لیکر ہٹون گا۔ الغرض
وہ شخص اوس مندر پر تین شبانہ روز بے آب و دانہ بیٹھا رہا۔ چوتہے دن
جگنناتھ جی بشکل انسان خود اوسکے پاس آئے اور مندر کے اندر
لیجاکر اوسکو اچہا کہانا کہلایا۔ گہوڑا اور ہزار روپیہ کا انتظام بہی کر دیا
جب اوس شخص نے یہ حالت دیکہی تو گویا ہوا کہ مجہے تو صرف مرتبہ درکار ہے
یہ اشیاء نہین لیتا۔ جبکہ جگنناتھ جی نے اوسکو اپنی محبت مین ثابت
پایا تو حکم کیا کہ اس مندر کا متولی اور ذی اختیار یہ شخص ہے کسی کو
اسکی سرتابی نکرنا چاہیئے۔ اوس وقت سے اوسی شخص کی اولاد نسلاً
بعد نسلٍ اوس مندر کی متولی چلی آتی ہے لیکن جیسے کہ یہ واقعہ پیش آیا
خود اوس شخص صالح بیگ کی شکل اور وضع اور بعد اوسکے اسوقت تک
اوسکی اولاد کی حالت بالکل ہندوؤن کی سی ہے نہ وہ مسلمان ہین
نہ مسلمانی سے غرض

جگنناتھ جی کے مندر مین جو شخص داخل ہوتا ہے اوسکو کسی دوسرے فرقہ سے کوئی پرہیز نہین رہتا۔ وہان ایسا حکم ہے کہ ایک دوسرے کا جھوٹا کہاتے ہین کوئی شخص کسی فرقہ یا قوم۔ یا ملت کا ہو اوس جگہ سب شیر و شکر ہین ایک دوسرے کے ہاتھ کا کہانا اچھی طرح بلا کراہت کہاتے ہین کیونکہ جگنناتھ جی کا تاکیدی حکم تہا کہ میرے مندر مین کوئی شخص غیر نہین ہے سب ایک ہین اسیواسطے بہت سے متعصب ہندو اوس مندر کے درشن کو نہین جاتے۔ اور بعض جو زیادہ معتقد ہین بہزار خوشی وہان جاکر درشن کرتے ہین اور کسی قسم کا پرہیز کسی دوسرے انسان سے نہین کرتے۔ داس مندر کی بنیاد کا حال التثلیث حصہ اول جلد دوم الہند مین گذر چکا ہے۔

دہم اوتار کلنگی نام کا ہوگا جسکا ظہور قصبہ سنبہل ضلع مرادآباد سے ہونا تسلیم کرتے ہین۔ لکہا ہے کہ یہ اوتار جسکا نام برہمن کے گہر پیدا ہوکر ملیچھون[1] کو برباد کریگا۔

عقائد و اعمال ہنود

التثلیث حصہ اول جلد دوم الہند مین۔ مذہب کی بحث مین

---

[1] سوائے قوم ہنود کے فرقہ ہنود کے نزدیک دوسری سب اقوام ملیچھ ہین۔

بیان ہوچکا ہے کہ انسان بوجہ جوہر عقل کے۔ پابندی اور قیود کے ساتھ
زندگی بسر کرنے پر راغب ہوتا ہے۔ یون سمجھنا چاہئے کہ روح انسان
ایام تعلق اجسام کسی پابندی کے ساتھ پور کرنے سے راحت مین
رہتی ہے۔ کیونکہ اوسکو ایک طریقہ تعین پر چلنے کی اجازت ملتی ہے۔
جسکی رہروی مین برائی یا بھلائی جو اوسکے ساتھ منسوب ہونے والی
ہوتی ہے۔ اوسکی رفتار سے پہلی ہی اوسکو معلوم ہوجاتی ہے۔ مگر خواص
حیوانی بھی کبھی غالب آکر انسان کو ایسے افعال کی طرف بھی متوجہ کرتی ہین
کہ جنکی برائی اسکو معلوم ہوچکی۔ اور اس واقفیت کے بعد بھی یہ اندھا
ہوکر چاہ ضلالت مین گرتا ہے۔

برہم چاریہ

بانیان مذہب ہنود نے (جو کہ حقیقتاً مصنفان پوران دھرم تی وغیرہ ہین)
چند قیود اپنی جماعت کیواسطے مقرر کی ہین۔ جنکو وہ اپنی شرع کہتے ہین۔
اور اوسکی پابندی باعث نجات جانتے ہین۔ کیونکہ ہر مذہب وملت کے
پیرو اس امر کی ضرور قائل ہین کہ روح اور جسم کے تعلق کا انجام کسیطرح
دو حال سے خالی نہین ہوسکتا۔ یعنی روح کو جسم کے تعلق کا زمانہ پورا کرنیکے بعد
راحت ملیگی۔ یا تکلیف۔ اگر اوسکا تعلق سلامت روی سے گذرا ہے تو

راحت کی مستحق ہے اور جو اوس تعلق مین راہ راست سے لغزش مین
پیدا ہوئی ہین تو ایذا پہونچیگی - اس وجہ سے ہر فرد بشر اپنے اپنے خیال
کی موافق راحت پانیکا مستحق بننا چاہتا ہے - چنانچہ بانیان مذہب
پوران وسمرتی نے جو قیود انکے واسطے مقرر کی ہین وہ ہم مرزا محسن کشمیری
محقق حالات ہنود کے صحائف سے جو کہ ہنود کی مذہبی کتب سے ملخص ہین
بطور خلاصہ لکھتے ہین پیروان مذہب پوران کے نزدیک پیدایش دو اقسام
سے مانی جاتی ہے ایک تو پیدایش کی یہ صورت ہے کہ انسان شکم مادر سے
بطور معلومہ تولد ہوتا ہے اور دوسری اوس وقت سے پیدایش کا شمار ہے
جسوقت سے کہ ہونجی یعنی زنار بند ہو - اور ادعیہ مقررہ پڑہنے کی قابل
سمجھا جاوے - کیونکہ جب تک زنار بندی نہین ہوتی ہے کوئی شخص پاک
دعائین پڑہنے کی قابل نہین ہو سکتا - اور اوسکا شمار اوس ملت مین
نہین ہوتا -

زنار بندی کے وقت سے جو اعمال اور افعال ہنود پر اونکی مذہبی عقیدہ
کی موافق واجب ہین اونکی تعداد سولہ ہے - جنکو شودکرم کہتے ہین -

اول - گربہادانہ کرم - ہے - یعنی دختر کا بیاہ کرنا -

دوم - پون سون - یعنی وقت جماع ادعیہ مقررہ پڑہنا تاکہ اولاد
نیکوکار اور صالح حاصل ہو -

سوم - جبکہ چھ مہینہ حمل کو گذر جائین - ادعیہ مقررہ پڑہے - اور برہمنون کی دعوت کرے - اچھے کہانے کہلاے - اسکو سمینت ہین کہتے ہین -

چہارم - جات کرم - یعنی پدر پر واجب ہی کہ فرزند پیدا ہونیکو دن غسل اور ہوم اور جپ - اور خیر خیرات کرے -

پنجم - نامہ کرن - یعنی گیارہوین دن فرزند کی پیدائش سے گذرنے کے بعد اوسکا نام رکہین اور اوسوقت جو دعائین کہ بتائی گئی ہین پڑہنا چاہیے -

ششم - پہ نشکرم - یعنی چوتہی مہینہ فرزند کو باہر نکالین -

ہفتم - ان پراس - یعنی جبکہ فرزند طعام کہانے کی قابل ہو تو ساعت سعید مین طعام کہلانا چاہیے -

ہشتم - چور اکرم - یعنی تیسرے سال فرزند کا مونڈن[1] کرائین فرقہ ہنود مین ان آٹہہ عملون کا انجام کو پہونچانا بہت تاکیدی ہے - اگر فرزند از قسم ذکور ہے تو تمام اعمال مذکورہ معہ ادعیہ مقررہ ادا کرے اگر از قسم اناث ہو تو بلا ادعیہ پوری کرنی چاہیئین - دختر کے نکاح کے وقت البتہ ادعیہ اور کلمات مقررہ ضرور پڑہنے چاہیئین -

---

[1] یعنی سر کی حجامت -

نہم[9] - سوتر - یعنی پانچوین سال فرزند کی کمر پر رسن[1] باندھنی چاہیے -
دہم[10] - پلیون پویت - یعنی رسن باندھنے کے تین دن کے بعد گردن مین زنار پہنائین -
یازدہم[11] - گئودان - یعنی جبکہ فرزند کو زنار پہنائین - ایک گائے کسی برہمن کو خدا کی راہ مین دین -
دوازدہم[12] - اشنان پنجہ پراپشچت - یعنی زنار بندی کے بعد دودھ - شہد - روغن وغیرہ سے غسل کرین -
سیزدہم[13] - اوداہ - یعنی جب فرزند سولہ برس کا ہو - اوسکا بیاہ کرین
چہاردہم[14] - پندہروان - یعنی فرزند کو اس امر کی تعلیم اور فرزند کا اوسپر عمل کرنا کہ - مان باپ کے مرنے کے بعد کیا کیا عمل خیرات اور حسنات کے واسطے کرنا لازم ہین -
پانزدہم[15] - دان پہل - یعنی ماگہ مہینہ کی ساتوین[2] تاریخ اجناس ماش - جو - گندم - دہان - کہنڈ - طلا وغیرہ برہمنون کو خیرات کرین
شانزدہم[16] - پہلسی - یعنی شیورات کے روز کہ ستائیسن[3] تاریخ پہاگن مہینہ کی ہوتی ہے چاندی کا ایک سانپ بناکر سرخ چاول کی ہمراہ برہمنون کو دین - یہ سولہ قاعدہ جو قوم ہنود کے ہر فرقہ پر

---

[1] اس عمل کو مونجی کہتے ہین - رسن کسی گیاہ اور مخصوص پوست سے بنائی جاتی ہے -
[2] اس روز آفتاب برج دلو مین ہوتا ہے -

اونکی مذہبی حالت مین ضروری ہین بیان کئے گئے۔ اسکے بعد بچہ او
ضروریات کی آسانی اور انتظام کاروبار کے واسطے مقرر ہین۔
مثلاً برہمن کو آٹھوین سال اور چھتری کو گیارہوین سال۔ اور
بقال ویش وغیرہ بارہوین سال اپنے فرزندون کے ہونجی باندہین
اور بعدہ مکتب مین تحصیل علم کے واسطے بھیجین صبح اوٹھین اور سب سے
پہلے بول و براز سے فارغ ہون۔ برہمن کو لازم ہے کہ بول و براز
کرتے وقت زنار کان مین ڈالین اور حتی الامکان شمال رو بیٹھین
اور شب کے وقت جنوب رویہ بیٹھنے کا حکم ہے اور پیشاب سے
فارغ ہونے کے بعد اعضاے تناسل کو تین جھٹکے دین اسکے بعد
پانی سے بدن صاف کرین۔ اور چاہئے کہ آفتابہ مین پانی اس کام
کے واسطے پہلے سے ہمراہ لین۔ اگر پانی میسر نہو تو مٹی بھی کفایت
کرتی ہے۔ اور بدن کو اسقدر دہوئین کہ بدبو دور ہوجاے یہی علامت
اوسکی پاکیزگی ہے۔ اسکے بعد بقاعدہ معین اپنی مذہبی طہارت سے
فارغ ہوکر کسی پاک جگہ اسطرح بیٹھنا چاہئے کہ دونو ہاتھ دونو زانو کے
نیچے رہین۔ اس ہیئت سے شمال رویہ یا شرق رویہ بیٹھکر ادعیہ
مقررہ پڑہین۔ غسل کا طریقہ یہ ہے کہ کسی تالاب یا ندی مین یا جہان
مناسب ہو پانی مین گھسکر جوان لوگ تین مرتبہ سیدھے ہاتھ سے

تہوڑا تہوڑا پانی لیکر پی جائین - اور یہ پانی بغیر دعا پڑہے درست ہے
اسکے بعد اپنی پیٹھ کے پیچھے کلی پہینکین پہر ہاتہہ مین پانی لیکر
اوسمین دوسرے ہاتہہ کی اونگلی تر کرکے اپنی بینی اور چشم اور گوش
کو چہوئین - جو پانی اس استعمال کیواسطے تجویز کیا جاوے چاہیے کہ
بے کف اور بے حباب ہو - اوسوقت مین برہمن صرف اتنا پانی
پیئے کہ تری اوسکی اندرون سینہ تک پہونچے - اور چہتری اسقدر پیے کہ
گلو تک پہونچے اور بقال وغیرہ صرف دہن ترکرکے چہوڑدین - اور کسان
لوگ اور عورات اور وہ طفل جنکی مونجی نہین ہوئی ہے صرف لب
تر کرنے کے سوا ہرگز نوشیدنی کے مستحق نہین ہین - اسکے بعد ناک
بند کرکے پانی مین تین بار ڈبکی یعنی غوطہ لگائین - اوسوقت وہ
لوگ جنکو دعا پڑہنے کا حکم ہے چند مرتبہ پانی اپنے سر پر بہی ڈالین
اور آفتاب کی طرف منہ کرکے ایک لحظہ ایستادہ ہون اور ادعیہ
مقررہ پڑہین - اسطرح طہارت ہوتی ہے - اور یہ سب امور واجب
ہین انکو سندہیا کہتے ہین محسن کشمیری لکہتا ہے کہ کتب ہنود مین
ایک مقام پر لکہا دیکہا ہے کہ برہمن اور چہتری کے واسطے طہارت کا
حکم تین مرتبہ روزانہ لکہا ہے - اول صبح کے وقت آغاز روشنی سے
طلوع آفتاب تک ہے دوم نیمروز اور وہ استوای شمس سے مراد ہے

سوم شام اسکا آغاز غروب آفتاب سے ایک ساعت قبل شروع
ہوکر غروب پر ختم ہوجاتا ہے۔ اگر آخیر وقت مین طہارت نکرے تو صرف
وضو کرلے اور تین بار اپنے سر پر پانی چھڑک کر ادعیہ مقررہ پڑھ کر
اسطرح ہوم کرے کہ پاک زمین مین آگ جلاکر بار یک لکڑیان چانول
کے پانی سے تر کرکے بدفعات سر پر رکہے۔ پس اُستاد اور پدر اور جو جو
زیادہ بزرگ ہون اونکا تصور کرکے بندگی ادا کرے اور سر زمین پر
رکہکر اشخاص متصورہ مذکورہ سے دعاے خیر کا طالب ہو۔ سجدہ کرتے وقت
اسقدر آواز کے ساتہ اپنا نام بتفصیل آیندہ زبان سے ادا کرے کہ
خود سن سکے۔ یون کہے کہ مین فلان ہون بسبب تمہاری تعظیم کے
تمکو بندگی اور سجدہ کرتا ہون۔ اسکے بعد اپنے اُستاد کے سامنے جاکر
ادب سے کہڑا ہے۔ اگر اُستاد خود پڑہنے کے واسطے کہے تو مضائقہ
نہین۔ ورنہ شاگرد پر لازم نہین ہے کہ اُستاد کو پڑہانے کیواسطے کہے۔
اگر اُستاد اور شاگرد دو نو مفلس ہون تو شاگرد پر واجب ہے کہ بہیک
مانگ کر اُستاد کی خدمت کرے۔

والدہ کے آگے سجدہ کرنا بہی مذہب ہنود مین درست ہے جسوقت سے کہ
طفل کے مونجی باندہتے ہین اوسوقت سے بیاہ کے وقت تک
برہم چاری کہلاتا ہے۔ برہم چاری کو چاہیے کہ بیاہ ہونے تک شہد

نہ کہاے۔ سرمہ آنکہ مین نہ لگاے۔ اور لغو اور غلط بات سے پرہیز رکہے۔ جہوٹا کہانا نہ کہاے۔ استاد سے سختی کے ساتہ بات نکرے۔ مجامعت سے دور رہے۔ طلوع اور غروب کے وقت آفتاب کو نہ دیکہے۔ جہوٹ نہ بولے۔ نامبارک سخن منہ سے نہ نکالے۔ کسی کو سخت وسست نہ کہے۔ استاد کی انتہا درجہ عزت کرے۔ ہمیشہ آتش کی حفاظت کرے۔ لیکن یہ آتش اوسوقت سے دور کردینی چاہیے جسوقت بیاہ ہوجاے۔ بیاہ کے بعد کسی قسم کی دوسری آتش کی نگرانی کرنا منع ہے اس گروہ کے عالمون نے لکہا ہے کہ پانچ برس کی عمر سے بارہ برس تک مذہبی تعلیم مثل وید پڑہنے کے ضروری ہے۔ برہمن چارون وید پڑہے اگر سب ممکن نہو تو سب مین سے تہوڑا تہوڑا پڑہے۔

لکہا ہے کہ اگر وید کی تعلیم کی موافق اوسکے بعینہ پڑہکر کوئی شخص ایک تیر دشمن کی طرف چہوڑے تو ایک لاکہہ تیر کا کام دیتا ہے۔

برہمچاری دو قسم کے ہوتے ہین ایک وہ کہ جب تک شادی نہین کرتے برہمچاری کہلاتے ہین۔ دوسرے وہ جو تمام عمر شادی نہین کرتے اور ہمیشہ برہمچاری کی صفت سے موصوف رہتے ہین صرف استاد کی خدمت مین اپنی زندگی کے دن گذارنے باعث راحت دارین سمجہتے ہین۔ استاد کے مرنے کے بعد اوسکی بازماندون کی

خدمتگذار ہوتے ہین۔ چونکہ خلیفہ یا اُستاد کے واسطے مسافرت
مین مزا بہت اچہا جانتے ہین اسلئے اکثر چلتے پہرتے رہتے ہین
زیادہ قیام کسی ایک جگہ نہین کرتے۔ آتش کی بزرگی اور عزت
وسبدم انکے دلون مین شعلہ زن رہتی ہے۔ ہر روز ہوم کرتے ہین
روزانہ تقلیل غذا پر مستعدی دکہاتے ہین۔

شادی۔ بیاہ

چونکہ برہم چاریہ لوگون کے حالات کی ناظرین کو واقفیت ہو چکی ہے
تو ضرور ہے کہ تہوڑا حال شادی بیاہ کا بہی پیش نظر کیا جاے۔
جاننا چاہیے کہ مرد اپنی راحت تن کے مونس حقیقی یعنی عورت کا
ایسے طریقہ سے طالب ہو کہ اوسکو اپنے عقیدہ مذہبی کی مطابق
بندون اور معبود کے سامنے شرمندہ ہونا نہ پڑے اور اوسکے اس
اجتماع اور جماع اور راحت روح وتن کو خدا کی مخلوق مین کوئی
فرد بشر ناپسندیدہ نظر سے نہ دیکہے۔ اس طریقہ کو بیاہ کہتے ہین۔ جو
مختلف زبانون مین شادی۔ لگن۔ نکاح۔ عقد۔ ازدواج۔ وغیرہ وغیرہ
لفظون کے ساتہ مشہور ہے۔ تواریخ قدیمہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے
کہ دنیا مین کوئی قوم اور گروہ انسان کسی وقت مین ایسا نہین گذرا

جب اس فعل کے واسطے کچھ قواعد نہ مقرر کئے ہون - کارنامہ
اسلاف پر نظر کرنے سے بہت سے طریقہ معلوم ہوتے ہین - جو
ہر زمانہ مین رسم و رواج ملک کی موافق اوس وقت کے فرمان روایان
او سر گروہون کے سردارون اور ہادیون نے جاری کئی ہین جس
اپنے اپنے زمانہ مین طریقہ معینہ کی موافق عورت سے اختلاط کرنا
معیوب اور باعث لعن طعن نہین ہوتا تہا البتہ طریقہ معینہ کے خلاف
ایسے میل جول قدیم الایام سے برے اور قابل نفرین رہے ہین
چنانچہ حالات طیمورسپ و پوبند و جمشید شاہان عجم وغیرہ اس بیان پر
دال ہین - اس کام کے واسطے داناؤن نے جو تہوڑے سے قواعد
مقرر کردئے تہے وہ دراصل کوئی ایسے جبریہ احکام یا طریقہ نہ تہے
جس سے انسان کو دوامی خوف یا دباؤ کے سبب اوسکے خلاف
کرنے کی جرات ہوتی ہی بلکہ منتظم حقیقی کی قدرت کاملہ نے قاعدہ
مقرر کیا ہے کہ روح انسانی کی تسلی اور تشفی جیسی ہوتی ہے کہ ایسی ہو
جو انسان کے ساتھ لازم و ملزوم کی نسبت رکھتے ہین - کسی پابندی
یا اختصاص کے ساتھ ہون - یہ باتین بہی ہمارے اوسی دعوی کو
قوت پہونچاتی ہین کہ روح انسان جسمی تعلق کے ساتھ اپنے تعلق کا
زمانہ قواعد معینہ پر گذارنے کے واسطے مجبور ہے اور اسمین اوسکو

اپنی نجات اور راحت ابدی نظر آتی ہے اس لئے وہ پابندی سے
خوش رہتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایک شخص غیر عورت کو لاکہون
آدمیون کے مجمع مین علانیہ اپنے ساتھ لیجاکر اپنی تصرف مین لاتا ہے
اوسکے اس فعل سے تمام تماشائی بہی خوش ہوتے ہین فریقین بہی
راضی اور فریقین کے اقربا اور ورثا بہی خوش وخورسم ہوئے ہین
اور خدا کی تمام خدائی مین اس بات کو کوئی بشر سنکر بہی برا نہین کہتا
اگر وہ شخص اوس عورت کو خود رضامند کرکے برادری سے خفیہ لیجاتا
اور اپنی تصرف مین رکہتا تو قدیم زمانہ مین زنا کا مرتکب ہوتا۔ اور
اوسکا وہ فعل جوکہ علانیہ لیجانے کے سبب امر حلال سمجہا جاتا صرف
ایک خفیہ لیجانے کے باعث حرام مانا جاتا۔ حالانکہ عورت کی رضامندی
بہی موجود تہی اور وہ مجمع بہی جو کچہ طریقہ اور برتاؤ اس امر مین عمل مین
لاتا ہے سب عورت کے ہی خوشنود اور راضی رکہنے کے ہوتی ہین
مگر نہین۔ اوسکی اس حرکت سے خلق خدا مین کوئی فرد بشر کسی ڈہب کا
خوش نہوتا بلکہ سب برا کہتے۔ باوجود اس بات کے کہ عورت کو
خفیہ لیجانے سے اوسکا وہی منشا تہا جو ظاہرا لیجانے مین مقصود تہا۔
پہر خلق خدا کی نفرت۔ شاہی عتاب۔ برادری کی لعن طعن۔ زنا کا
ارتکاب وغیرہ وغیرہ کسواسطے ہوتا۔ اسکی وہی وجہ ہے کہ روح انسان

جسمانی تعلق کے زمانہ تک قواعد معینہ پر چلنے سے راضی رہتی ہے
اور باطل آزادی سے بچتی ہے۔

طوفان نوحؑ کے بعد تھوڑی مدت تک کچھ ایسا زمانہ گذرا کہ جسکا کوئی
حال اچھی طرح معلوم نہین ہوسکتا اگر کسی نے کچھ لکھا بھی ہے تو صرف
قیاسات سے کام لیا ہے۔ تاہم اس امر کا پتہ جسکو ہم اسوقت لکھ رہے
ہین کسیقدر معلوم ہوتا ہے۔ مورخان عرب سے جو قدیم زمانہ کے حالات
لکھے ہین اونکو مطالعہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ نوحؑ کے طوفان کے بعد
جب اونکی اولاد مین کثرت شروع ہوئی۔ تو جب تک وہ قبیلہ ایک جگہ
مقیم رہا تب تک نوحؑ نے جس عورت اور جس مرد کا اپنی بیٹون کی اولاد
مین سے ہاتھ ملا دیا وہ باہم میان بی بی یا زن و شوہر مقرر ہوگئے
لیکن جو مرد و عورت باہم دودھ شریک یا حقیقی بھائی بہن ہوتے یا وہ
رشتہ دار جو والدہ اور خالہ اور پھوپی اور چچی اور ماموانی و نانی اور
دادی۔ وغیرہ و امثال آن فی الذکور کے مراتب تک پہونچتے باہم
زوج اور زوجہ نہین ہوسکتے تھے ان امور کا پتہ اسطرح بھی ملتا ہے کہ
طوفان نوحؑ کے کئی سو برس کے بعد سلاطین عجم مین یہ رواج پایا گیا ہے
کہ دختر کو مجمع عام مین کسی خاص مرد کی سپرد کر دینے سے خوشنودی
فریقین اور عزت دارین متصور ہوتی ہے اور اسیکا نام عقد یا

ازدواج یا بیاہ یا نکاح وغیرہ تہا۔ اسکے خلاف اوسوقت مین
بہی زناکاری اور بدکاری کہلاتی تہی چونکہ یہ امر بزرگون اور والدین
کے اختیار مین ہوتا تہا اور دختر کی مرضی کی طرف کچہ بحاظ نہین
کیاجاتا تہا۔ لہذا بعض وقت ایسا بہی دیکہا گیا کہ ایسے عقد کے چند
عرصہ کے بعد بعض زن وشوہر مین فتنہ و فساد بسبب ناموافقت
قلبی کے پیدا ہونے لگا۔ تو رحم دل اور منصف مزاج بادشاہون
اور مدبران قوم نے یہ تجویز پیدا کی کہ مجمع عام مین دختر جسے پسند
کرے اور وہ مرد بہی راضی ہو تو دختر اوسکی سپرد کیجاوے چنانچہ
یہ ایسا صلح کل قاعدہ تہا جسمین کسی کو شکایت کا موقع ہی نہ تہا۔ لہذا
اس قاعدہ نے ایسا رواج پایا کہ اُس زمانہ سے اس وقت تک
کوئی مذہب ایسا نہین نظر آتا ہے جسمین اس قاعدہ کی رعایت
نہو۔ اور زمانہ حال کی بہت سی اقوام مین یہ رواج جاری ہے بعض
اقوام جنمین حیا کا مادہ کم ہے علانیہ اس رواج کا عملدرآمد کرتی ہین
اور بعض قومین جو حیا اور شرم کی ساتہ مختص ہین کنایتًا دختر و
پسر کو مطلع کرکے اونکی مرضی دریافت کرلیتی ہین۔ بعض ناواقف
اور قصباتی ناول نگار یا اڈیٹران اخبار نے اپنی اور اپنے ناولون
یا مضامین کی غیر اقوام کے سامنے عزت دوبالا کرنیکی غرض سے

مذہب اسلام اور اوسکے پیروون پر یہ جہوٹہا الزام لگایا ہے کہ اسلام مین عورات پر یہ ظلم رکہا گیا ہے اور مردان اسلام بلا مرضی اور بے سوچے سمجہے جس مرد سے چاہتے ہین دختر کو منسوب کردیتے ہین اور نہین سمجہتے کہ تمام عمر بسبب ناموافقت مزاج کے دختر کی زندگی تلخ رہتی ہے۔ اول تو اون ناواقفون کو اسقدر دریافت کرنا چاہیے کہ مذہب اسلام مین ایسی اجازت ہی یا نہین۔ اس پاک اور سچے مذہب مین تاکیداً رضا، فریقین کا حکم ہے۔ اور تمام شرفا، مذہب اسلام کا اسطرح عملدرآمد ہے کہ جب دختر یا پسر کو کہین منسوب کرنے کی نوبت پیش آتی ہے۔ تو سب سی پہلے اس امر کا اظہار دختر یا پسر پر اونکی محرم راز اور ہمجولیون کی معرفت کرایا جاتا ہے جس سے اونکو بہت اچہا موقع آزادی سے اپنی دلی خواہش ظاہر کرنیکا ملتا ہی اسکے بعد رضامندی معلوم ہونے پر حسب نسب کی تحقیق (جسکی خوبیان مذہب اسلام مین بیحد بیان فرمائی گئی ہین) کیجاتی ہے۔ بعدہ نوبت ازدواج پیش آتی ہے۔ بہت جگہ ایسا دیکہا گیا ہے کہ ہمجولیون کے اظہار کے وقت فریقین کی نارضامندی کے سبب اوس گہرانے یا خاندان مین عقد موقوف رہا ہے۔ کوتہ اندیش لوگ جنکے دیدہ عقل کو طمع نے بند کردیا ہے۔ جہوٹی اور مہمل خیالی باتون کے سبب یا کہین

اپنے خاندان مین گذرے ہوے حادثون کو تمام اقوام اسلامی کے
واسطے نظیر سمجھکر ناول اور مضامین کے پیرایہ مین پیش کرکے عوام کو
دہوکہ مین ڈال کر مذہب کو بٹہ لگاتے ہین۔ ایسے لوگ بندۂ دولت
کہلاتے ہین۔ جو زر کو مد نظر رکھکر خود تو بے ننگ ہوتے ہی ہین مگر
دوسرون کو بھی بندہ بناتے ہین تاریخ بدیع کا مصنف اس امر کی
خبر دیتا ہے کہ قدیم زمانہ مین روی زمین پر ہر بادشاہ علاحدہ علاحدہ
اپنی رعایا مین شادی بیاہ کی رسم مناسب طور پر جاری کرتا تھا۔
بلکہ مجمع عام مین برادری کے سامنے عورت کو اوسکے شوہر کے ساتھہ
کردینے کی سخت تاکید تہی۔ چنانچہ بعض فرقون مین یہ رسم تہی کہ شوہر
عورت کو زر یا کسی خدمت کی عیوض خریدتا تھا۔ فرقہ آسوری مین
عورت بالغہ نیلام پر چڑہائی جاتی تھی۔ جو سب سے زیادہ قیمت لگاتا تہا
اوسکا شوہر کہلاتا تہا۔ جو عورات کہ حسین اور مہ جبین ہوتی تہین اونکی
بہت سی قیمت لگائی جاتی تہی ہزارون عاشق مزاج اور حسن پرست
لوگ دلدادہ ہوکر ملک و دولت قربان کرتے تہے ایک دوسرے سے
زیادہ قیمت لگاکر اوس پری جمال حور تمثال کو حاصل کرتے تہے۔
مگر بیچاریان بدصورت عورتین اوسوقت مین بہی قابل قدر نہین
اور انکا کوئی خواہان نہوتا تہا۔ چونکہ بیاہ کرنا ایک ضروری اور لازمی

امر تھا۔ اس وجہ سے مدبران قوم نے ان بدصورت عورتون کی
قدر کی بھی ایک اچھی صورت پیدا کی یعنی جب حسین عورت بیاہ کے
وقت نیلام ہوتی تھی تو بنفس نفیس تنہا ذات سے نیلام ہوتی تھی۔
مگر بدشکل عورات کے ساتھ لوگون کے دلون مین اونکی قدر اور
خواہش پیدا ہونے کے واسطے یہ قاعدہ جاری کیا کہ تھوڑا زیور اور
نقد اور سامان وغیرہ اونکی ذات کے ساتھ لگایا گیا۔ یعنی بدشکل
عورات معہ زیور و لباس و سامان نیلام ہوتی تھین بہت سے لوگ
مال و دولت کی وجہ سے اونکے ساتھ بیاہ کرنے پر راضی ہو جاتے تھے
اسطرح اون بیچاری مایوس دلونکی زندگی کشتی کا سہارا ہو جاتا تھا۔
یہی رواج تھا جو بڑھتے بڑھتے اب جہیز کے نام سے مشہور ہے جسکی
وجہ سے زمانہ حال مین ہر دختر کا باپ اوسکے بیاہ کرنیکی مصیبتون مین
پھنسا ہوا ہے کیونکہ ہر قوم مین عورات کا بیاہ خواہ حسین ہون یا بدشکل
اب اسوقت مقرر ہوتا ہے جب اس امر کی نسبت پہلے اچھی طرح ہو جاتی ہے
کہ دولہن کے نام کیا جائداد لکھی جائیگی اور دولہا کے وارث یہ دریافت
کرتے ہین کہ دولہن کے ساتھ کسقدر زیور دیا جاویگا۔ گویا باہم زیور
اور جائداد کا تبادلہ کرتے ہین عورت سے کوئی غرض نہین۔ بلکہ کم
جائداد والے پسر اور تھوڑے زیور والی دختر ین نہایت ذلت سے

بیقدری سے منسوب ہوتی ہین افسوس ہے اقوام کے اون دانا و بینر
کہ ادہر اودہر کی بیکار اور لاطائل امور پر مفسدہ اور مشورہ کرتے ہین
لیکن اس خباثت کو عوام کے دلون سے کہونے کی کوشش نہین کرتے
شادی بیاہ فی زمانہ مخلوق پر ایک وبال ہو گیا ہے کہ جسکا بوجہ
نہ امرا اوٹہا سکتے ہین نہ غربا۔ اس کار خیر مین امرا کا نتیجہ قرضداری
اور غربا کا ذلت و خواری۔ خدای تعالی مخلوق کو نیک ہدایت کرے
فرقہ ہنود مین قدیم زمانہ مین بہت سے طریقہ عورت حاصل کرنیکے تہے
جنکو صاحب دبستان نے ہنود کی معتبر کتب سے بکمال جانفشانی
ملخص کر کے قلمبند کیا ہے ہم کچہ اوسمین سے اس جگہ بیان کرتے ہین
تاکہ ناظرین کو تواریخ کے لطف مین کمی نہ واقع ہو۔ کتاب مہابہارت
کے آدہ پرب مین لکہا ہے کہ جس عورت کا شوہر مر جاے وہ دوسرا
شوہر بنا سکتی ہے۔ چنانچہ جبکہ پرسرام نے چہتریون کو ہلاک کیا تو
چہتریون کی عورتون سے برہمنون نے میل جول اور اختلاط کیا۔
اور اس طریقہ سے بہت سے فرزند حاصل کئے۔ اور درست ہے کہ
عورت کو اگر خاوند چہوڑ دے تو وہ دوسرا شوہر بنا سکتی ہے چنانچہ
جوجن گندہی کہ سب سے قبل پراشر کی زوجہ تہی۔ اوس سے
ایک پسر بیاس نام پیدا ہوا تہا جو بڑا عابد اور مرتاض گذرا ہے

بعدہ اس خاوند سے جدا ہوکر راجہ سنتن کی آغوش محبت مین
آرام گزین ہوکر لطف دنیا مین مشغول ہوے۔ اور اوسی کتاب مین
لکھا ہے کہ ہر عورت درانحالیکہ اوسکا شوہر زندہ بھی ہو اور اختیارات
شوہری بھی رکھتا ہو۔ اپنے شوہر کی مرضی سے دوسرے مرد سے ہم بستر
ہو سکتی ہے۔ اور اوسکی زوجیت مین کوئی فرق نہین آسکتا۔ چنانچہ
ایک راجہ جسکا نام کتب تواریخ مین راجہ بلی لکھا ہے۔ ایک تم
نامی برہمن کے پاس آیا اور بہ منت و سماجت اوسکو اپنے گھر لے گیا
اور خاطرداری سے پیش آنے کے بعد اپنی پیاری معشوقہ کو جو بیاہتا
بی بی تھی۔ اوسکی خلوت مین بھیجکر اپنا ایما اسطرح ظاہر کیا کہ اسکی ساتھ
ہم بستر ہو۔ آخر کار وہ برہمن کچھ بہار دانش والے برہمن کی طرح سادھو
تو تھا ہی نہین۔ راجہ کا اشارہ پاتے ہی سمجھا کہ آج کے دن شاید
آفتاب بخت رسا برج حمل مین جلوہ گر ہوا ہے جو اس زہرہ شمائل کی
خلوت میسر ہوئی۔ ایسے وقت مین جو کچھ کرے وہ زحل نصیب ہے۔
فوراً آسن مارکر بیٹھا اور دو ورقی پوتھی کھولکر کچھ انگلیون سی کام
لینے لگا۔ اوسنے کہا زمانہ تھا کہ اک نازک اندام لالہ فام گلبدن
گل پیرہن۔ اک آزاد اور بیدرد برہمن کے پالے پڑی۔ آخر تم مذکور
مشتری کی ساعت دیکھکر مشغول عیش و بوس و کنار ہوا اوس قمر طلعت

کی تقدیر کی ٹانگ پر گویا سنیچر سوار ہوا - عطارد - کہ منشئ فلک ہے
اس واقع کا انجام اسطرح لکھتا ہے کہ اس شب عیش مین اوس
پری جمال کو حمل رہا جس سے اک فرخ طلعت فرزند پیدا ہوا جو راجہ بلی کی اصل
خواہش تہی - اسیطرح راجہ پانڈو نے کہ اختلاط عورات سے پرہیز
رکہتا تہا - کہ کنتی نام رانی کو جو اوسکی بیاہتا بی بی تہی اجازت عام
دیدی تہی کہ تمام مردون کی خلوت مین رہے - لیکن چونکہ وہ عورت
نیک تہی اس اجازت سے ناخوش ہو کر ملتجی بدرگاہ باری ہوئی چنانچہ
فرقہ ہنود کی کتب مین اکثر جگہ اسکا حوالہ ہے کہ وہ عورت انسان سے
نہین بلکہ ملائکہ سے مخلوط ہوتی تہی جنسے کئی پسر پیدا ہوے - واللہ اعلم
بہائی کے مرجانے کے بعد اپنی بہاوج سے بیاہ کر لینا ہی درست
تہا - اور جائز تہا کہ پسر پدر سے غیر ہو اور مادر سے ایک - جیسے کہ
بیاس جو جن کندہی کے بطن سے ہے - اور پراشر جو کہ بیاس کا
باپ ہے چتر ویرج کی عورت سے ہم آغوش رہتا تہا - اور اس چتر ویرج
کی مادر (یعنی چتر ویرج کی خوشدامن) خود وہی جو جن کندہی تہی
اور باپ ان چتر ویرج کا شنتن مذکور تہا - چتر ویرج کی عورت کے
ساتھ پراشر کا اختلاط ہوا جس سے دہرت راشٹر اور پانڈو راجہ
پیدا ہوے - ایک عورت بالاشتراک چند ایسے مردونکی بہی زوجہ

ایک ہی زمانہ مین ہوسکتی ہے جنکا نسب ایک ہی ہو - اور باری
باری سے سب اوس سے اختلاط کرین اس امر کو عیب نہین تصور
کرتے چنانچہ دروپت راجہ کی بیٹی دروپتی (درو پدی) کے پانچ
شوہر ایک زمانہ مین گذرے ہین جو پانچ پانڈو کے نام سے مشہور ہین
ایک شخص گوتم کے بیٹے اہلہ نامی کے سات مرد ایک ہی زمانہ
مین بالاشتراک شوہر ہوے ہین - اور اک برہمن مرناص کی بیٹی ایک
ہی زمانہ مین دس مردون کی بی بی رہی ہے - چنانچہ ہندوستان
کی قوم جاٹ مین ابتک اس رواج قدیم کا عملدرآمد پایا جاتا ہے
آریہ ورت کے نہم تا مین یہ بھی لکھا ہے کہ قدیم زمانہ مین تخصیص
شوہر اور زوج کی نہ تھی - جسکی خواہش جس مرد سے مخلوط ہونیکی ہوتی
وہ اوس سے موافقت کرتی یہ رواج ایک زمانہ سے سینہ مین نواح
فارس مین بھی تھا - مگر عاقل بادشاہون کے ہوشیار - برہمناؤن کی
کوشش سے تھوڑی مدت مین دور ہو گیا - کیونکہ عقلا اس فعل کو افعال
و خواص حیوانی سے منسوب کرتے تھے - اور کہتے تھے کہ یہ امر حمیت
انسانی سے بعید ہے - اگرچہ بعض مفسدون اور بوالہوسون نے ایک
زمانہ مین غلو اور قوت حاصل کرکے اس اعلان کے ساتھ (کہ عورت
زمین پر باعث فساد ہے) پابندی کے رواج کو اوٹھانا چاہا - تاہم وہ

رواج خاص زمانہ اور متعدد انسانون اور محدود اقالیم مین گذرا ہے۔ تحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی آزادی بہت قلیل اور پابندی کثرت سے ہر زمانہ اور ہر وقت اور ہر ملک مین رہی ہے۔ قدامت اور پائداری پابندی ہی کو حاصل ہے۔ ہندوستان مین اس قسم کی آزادی کے رواج کی تصدیق یہ ہے کہ ایک مرتاض کی زوجہ کسی مرد بیگانہ سے اختلاط مین مصروف تہی۔ ناگاہ اوسکا بیٹا ستوبنت نامی اوس مقام پر پہونچا جہان کہ یہ ہر دو بوالہوس خیال پیش وپس سے آزاد ہوکر حظ نفس مین مصروف تہے۔ ستوبنت اس واقعہ کو بچشم خود دیکہکر ملول ہوا۔ اور رجوع قلب سے اسطرح دعا مانگنے لگا کہ خدای عالم اس وقت سے جو عورت مرد بیگانہ سے مخلوط ہو اوسکو جہنمی کرنا۔ ابتک بعض پہاڑی فرقون مین اس خصلت حیوانی کا رواج ہے۔

قدما رقوم ہنود نے عورات کو دو قسم پر تقسیم کرکے کہا ہے۔ ایک زن معین یعنی وہ عورات جو کسی کی زوجہ کہلاتی ہین اونکو سوای اپنے شوہر کے کسی مرد بیگانہ سے مختلط ہونا سزاوار نہین ہے۔ دوسری زن غیر معین۔ اور بے قید کہ فاحشہ ہوتی ہین اونسے واصل ہونا کوئی گناہ نہین عیب نہین ہے۔ اور یہ کسی خاص مرد کے ساتہ مخصوص

نہین ہوتی ہین زمانہ قدیم مین سلاطین نے اس گروہ کو اس غرض
جاری کیا تہا کہ جو مرد سفر اور تیرتہون اور جاتراؤن اور افواج مین
دور دراز ملکون مین مسافرت کرتے تہے اور بی بی کو ہمراہ نہین
رکہہ سکتے تہے۔ لہذا اونکی رفع حوایج اور غلبہ شہواتی د... کم ہونیکے
واسطے جوکہ باعث پریشانی خاطر اور حارج مدعا اصلی ہوتا ہے) فرقہ
عورات کا قایم کیا کہ جس سے راحت روح انسان مین ملے اور
انسان کچھ اجرت دیکر ایک ذریعہ سے اپنی حاجت روا کرے۔
اس عمل کو حسنات تصور کرتے تہے۔ اور مردون کی زیادتی کے
سبب ایسے ہبستری کو حرام نہین سمجھتے تہے۔ کیونکہ زن شوہردار سے
ہم آغوش ہونے کا نام زنا تہا۔ البتہ اجرت نہ دینا بہت برا سمجہا جاتا تہا
دبستان المذاہب مین لکہا ہے کہ شہر کلنگ مین ایک بتکدہ ہے
جو بتخانہ کورم (کشف) کے نام سے مشہور ہے۔ قدیم الایام مین اُس
نواح کے باشندہ اپنی خوبصورت اور ناکتخدا لڑکیان جوانی کی عمر مین
براے رضاے خدا و بقصد ثواب اوس بتخانہ کے برہمنون کو خیرات
مین دیتے تہے اور پہر بقیمت اونسے خرید کر اپنی آرزومند دل کو جو
مدت سے اونکے حسن و جمال بیمثال پر فریفتہ ہوکر اونکی پرورش کا باعث
ہورہا تہا) اونکی پرسر ور وصل ہی خوش کرتی تہی۔ اور وہ دولت حسن

گھر کی گھر مین ہی رہتی تھی گویا بتکدہ اونکے واسطے اک ٹٹی کی آڑ تھی
کہ اوسکے حیلے سے موسم بہار کی گدرائی ہوئی نفیس میوہ جسکو
اونہون نے بڑی احتیاط سے نظر بد سے بچا بچا کر پرورش کیا تھا
ہزار شوق اور تمناؤن کے ساتھ اونکے استعمال مین آتی تھی گویا وہ
اس عقیدہ کی پیرو تھی کہ انسان اگر باغ لگائے اور اوس باغ کی
پیاری پیاری فواکہ و اپہل خود نہ کہائے تو اوسکی کم نصیبی ہے۔
لعنت اللہ علی الخبیثین طائفہ ہنود مین زوجہ بنانے کی پانچ
صورتین ہین۔ اول یہ کہ دختر کا باپ اوس شخص کو جسکو داماد
بنانا چاہتا ہے۔ اپنے گہر بلاکر کسیقدر نقد و جنس اپنی دختر کی ہمراہ کرکے
اوسکے حوالہ کردے۔ یہ سب سے زیادہ اچھا کام ہے اسکو اوواہ
کہتے ہین۔ دوسرے داماد دختر کو اوسکے ماں باپ کی مرضی کے
خلاف زور ستم سے یا قوت مالی سے جبراً و کرہاً دختر کے ماں باپ
گھر سے نکال لیجائے اور اپنے گہر لیجا کر بیاہ کرلے۔ اسکو اسر وواہ
کہتے ہین تیسری زن و شوہر باہم ایک دوسرے پر مائل ہون
اور داماد بغیر رضائے پدر و مادر دختر۔ دختر کو اپنے گہر لیجا کر بیاہ
کرلے۔ اسکو گاندہرو وواہ کہتے ہین چہارم داماد اور پدر دختر
دونو مالک لشکر و سپاہ ہون اور باہم جنگ ہو اور دختر کو بزور شمشیر

حاصل کرکے بیاہ کرے اسکو راجیہ وواہ کہتے ہین پنجم یہ کہ دختر کو بغیر رضامندی اوسکی ماں باپ کے بزور طلسم وجادو وغیرہ اٹھال لیجا کر بیاہ کرے۔ اسکو پشاچیہ[1] وواہ کہتے ہین دختر کے بیاہ مین لازمی اور ضروری یہ بات ہے کہ کوئی برہمن دانا دختر کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر اموہ بعینہٖ مذہب ہنود ادا کرے۔ اور سات قدم چلے۔ اور چھتری کی دختر کے بیاہ کے وقت تیر کا ایک سرا دختر کے ہاتھ مین اور دوسرا داماد کے ہاتھ مین ہو۔ ویش فرقہ کی دختر کے عقد کے وقت ایک کوڑا (تازیانہ) یا کوئی دوسری چیز مثل اسکے فریقین کے ہاتھ مین ہونا چاہئے۔ لکھا ہے کہ دختر خواستگار شوہر ہو اور اوسکے والدین کو قدرت بھی ہو تو اوسکو پیوند نکرنا سخت گناہ ہے۔ دختر کا نکاح مدت العمر مین ایک ہی درست ہے اگر شوہر مرجاے تو عورت کو دوسرا بیاہ کرنیکی اجازت شریعت ہنود سے نہین ہے۔ عورت کو لازم ہے کہ بعد وفات شوہر اپنی سسرال مین ہی عمر پوری کردے۔ واضح رہے کہ استحکام نکاح اوسوقت ہوتا ہے جبکہ برہمن سات قدم چلتا ہے اگر سات قدم چلنے سے قبل یا درمیان مین شوہر مرجاے یا عورت سے جدا ہوجاے تو وہ عورت دوسرا شوہر کرنیکی ضرور مستحق ہے۔ اور اگر زن

---

[1] پشاچہ سنسکرت لفظ ہے کسی جن کا نام تھا۔

منکوحہ بدکار ہو تو اوسکے ساتھ مباشرت کرنی جائز نہین ہے - اوسکو
مارڈالنا یا گہر سے نکالدینا درست ہی - بلکہ بہتر یہ ہے کہ اوسکو ایک
حجرہ تیرہ و تار مین قید کرکے مبتلاے آزار کرین آٹھہ پہر مین صرف ایک
مرتبہ خوراک اور برا لباس پہنائین - برہمنون کے خیال کی موافق
ایام حیض عورات سولہ محسوب ہوتے ہین - جسمین سے اجراے حیض ہو
چار روز تک مباشرت کرنی منع ہے - عروس پر پدر و مادر و شوہر
و دیگر بزرگان خاندان کی تعظیم واجب ہی - شوہر کے مال و منال کی
حفاظت کرنی یا شوہر کے سفر کے جانیکی حالت مین اپنے آپ کو آراستہ
نکرنا - خوش نہ رہنا - عزیزون دوستون کے گہر مین نہ جانا اور نہ انکو
بلانا - ضروریات سے ہین - دختر جب تک کنواری ہو اوسکی حفاظت
اور نگرانی تا بمقدور لازم ہے - اور عقد کر دینے کے بعد حفاظت درست
نہین ہے - جب شوہر سفر مین ہو عورت کو لازم ہے کہ گہر مین تنہا نہ رہے
چاہیے اپنے ماں باپ کے گہر جاے یا سسرال مین ایسی مقام پر رہے
کہ جہان کوئی دوسرا انسان بہی ہو - شوہر کے مرنیکے بعد عورت اگر
ستی نہو - تو چاہیے کہ تقلیل غذا کے ساتھ یاد الہی مین مصروف رہے
لکہا ہے کہ زن - شوہر کے مرنیکے بعد جو ستی ہوتی ہے تو زن و شوہر
دونو کے گناہ بخشے جاتے ہین - اور ہمیشہ بہشت مین رہتے ہین بشوہر

چاہے کسیقدر گنہگار ہو اور دوزخ مین مبتلاے آزار ہو۔ تو جو عورت
ستی ہوتی ہے وہ اوسکو دوزخ مین سے اسطرح کھینچ لاتی ہے جیسے
کوئی سانپ پکڑنے والا۔ سانپ کو اوسکے سوراخ مین سے نکال لیتا ہے
اور جو عورت ستی ہو جاتی ہے وہ پھر عورت کے جنم مین نہین آتی۔
اگر بالفرض اوسکو دوسرا جنم لینے کی نوبت ہی آئیگی تو مرد کے جسم مین
ظاہر ہوگی۔ برہمن کی عورت اپنے شوہر کے ساتھ ایک چتا مین جل سکتی
ہے باقی اقوام علاحدہ علاحدہ۔ عورت کو زبردستی سے ستی کرنا درست
نہین اسیطرح ستی ہونے سے اوسکو باز رکھنا بھی ممنوع ہے۔
محققین ہنود نے ستی ہونے کی رمز کو اسطرح خیال کیا ہے کہ ستی ہونا
دراصل زندہ در آتش ہونے سے غرض نہین ہے جیساکہ عوام خیال
کرکے جل جاتی ہین۔ بلکہ ستی ہونے سے یہ مراد ہے کہ شوہر کی وفات
کے بعد عورت اپنی تمام خواہشین اوسکے ساتھ جلادے۔ گویا مرنے سے
قبل مرجاے۔ زن پارسا وہ ہے جو اپنے آپ کو کسی مرد بیگانہ کو نہ
دکھاے۔ لباس اسقدر نیچا استعمال کرنا چاہیے کہ سر سے ایڑی تک
بدن پوشیدہ رہے۔ لیکن پارسائی اور پوشیدگی وغیرہ کا جسقدر
ذکر ہے سب اون عورات کے واسطے جنکے شوہر مرچکے ہین اور ستی
نہین ہوئی ہین۔ زن شوہر دار کی پردہ پوشی کے واسطے صرف ردا کے

حیات شوہر ہی کافی ہے - اوسکے واسطے کوئی ہدایت کی ضرورت
نہین ہے -

ہوم

برہمن پر فرض ہے کہ ہر سال ایک جگ کرے - اگر خود قوت نہین
رکہتا ہو تو اہناسے جنس سے مدد لیکر اوسکے صرف کو پورا کرے - طریقہ
ہوم کرنیکا یہ ہے کہ تین الاؤ آگ کے لگاے - اور الاؤ کے آگے چوبی
ستون نصب کرے - بعد ازان اوس گہاس کی رسی بناے جسکا
سنسکرت مین کوسالم کہتے ہین اوس رسی کو ایک کالی بکری کی گردن باندھکر
اوس ستون سے باندہے - اور ہوم پانچ روز مین پوری ہوتی ہے اول
روز جو شخص کہ صاحب ہوم ہو زن و مرد غسل کرین - اور دوسرے
نو نفر بہی سردتن رہو کر ہوم کے معاون بنین - یعنی اون نو نفر مین سے
ایک برہما تصور کرکے سب اوسکی قربانی کرین - اور باقی آٹہ نفر
بہی برہما کی مانند متصور ہون اور سوا انکے سولہ نفر برہمن دوسرے ہون
کہ یہ بہی ہوم کے وقت دعا و منتر خوانی مین مصروف ہوتے ہین - اور
آگ روشن کرتے وقت درخت آرن (سنسکرت لفظ ہے) یعنی درخت
آک کی لکڑی جلائین - اور ایک درخت کا نام سنسکرت مین کندر

اور تلنگی زبان مین جندرو ہے اوسکی لکڑی بھی ہوم کے واسطے
مخصوص ہے - اور درخت پا مارک (جسکو تلنگی زبان مین برسی
اور دکھنی زبان مین اکھارہ کہتے ہین اور اوسکی اکثر مسواک بہی
بناتے ہین) کی لکڑی بھی ہوم کے وقت آگ جلانے مین کام آتی ہو
اور اسیطرح پیپل کی لکڑی اور درخت گولر کی لکڑی جسکو سنسکرت
مین اودم براہ - اور تلنگی مین مہری - اور پارسی مین انجیر دشتی کہتے ہین
ایک لکڑی جسکو سنسکرت مین سمی - اور تلنگی مین خمی کہتے ہین اور
ایک قسم کی گہاس ہے جسکو سنسکرت مین دوورداہ اور تلنگی مین
کرکی - اور دکھنی مین ہریالی کہتے ہین اور ایک گہاس ہے کہ اوسکو
درپاس کہتے ہین - یہ جملہ نو قسم کی لکڑیان وغیرہ ہوم کے وقت
کام آتی ہین - وہ آٹھہ برہمن جو برہما کی مانند متصور ہوتے ہین - اوس
کالی بکری کو منتر پڑہکر پکڑتے ہین اسطرح پر کہ اول درخت خازہرہ
کی خاردار شاخون اور پتون کا فرش کرتے ہین اس درخت کو سنسکرت
مین کال شاکہا اور تلنگی مین بلسوکوما - اور دکھنی مین کارنکاٹہانا
کہتے ہین) پس اوس فرش خار پر اوس بکری کو جبرا گراتے ہین اور
نہایت قوت و احتیاط سے اوس بکری کے قدرتی جسمی سوراخ مثل
آنکہ - کان - ناک - منہ - مقامات بول و براز وغیرہ اسطرح پکڑتے ہین

حتی الامکان سانس اور ہوا کی آمد و شد بند ہو جاے - اور وہ باقی سولہ برہمن منتر خوانی مین مصروف رہتے ہین یہانتک کہ اوس بیچارہ بے زبان جانور کی جان گہٹکر نکلجاتی ہے - پس اون سولہ برہمنون مین سے ایک برہمن اوس بز مردہ کا سر کاٹتا ہے - اور پوست دور کر کے تمام اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کر کے استخوان نکالڈالتے ہین تہوڑا روغن آمیز کر کے وہ آٹہون برہمن آگ مین ڈالتے ہین اور وہ سولہ برہمن لکڑیان جلانے مین معاونت کرتے ہین اور اوسپر تہوڑا تہوڑا روغن ڈالتے رہتے ہین - جبکہ وہ گوشت کباب کی مانند ہو جاتا ہے - تو وہ آٹہون اوسکو کہا جاتے ہین - اور صاحب جاگ بہی کہانے مین شریک ہوتا ہے - پس ایک سو ایک گاے مع بچہ کے اور کچہ دچہنا یعنی از قسم زر نقد اون آٹہون اور سولہ برہمنون کو دیتے ہین - اسیطرح پانچ روز تک منتر خوانی کرتے ہین مگر بکری کی بری گت ایک ہی روز ہوتی ہے - اس پانچ روز مین کوئی بہی برہمن صاحب ہوم کے گہر آوے اوسکو کہانا کہلانا ضروری ہے - اور خوشبو اور عطریات وغیرہ کا استعمال کرتے ہین اور جسقدر کہ ہو سکتا ہے اوسکو کچہ دیتے ہین - پانچ روز کے بعد الاؤ کو بند کر دیتے ہین - صرف ایک الاؤ کہلا رکہتے ہین جسکی آتش گہر مین لاتے ہین - یہ ہوم ہمیشہ شہر کے باہر کرتے ہین

جبکہ وہ آتش گھر مین آتی ہے گھر مین ایک الاؤ کہود کر اوسمین آتش
افروختہ کرتے ہین اور حتی الامکان اوسکو سرد نہین ہونے دیتے
پھر روزانہ گھر مین اسطرح ہوم کرتے ہین - کہ غسل کرکے اوس الاؤ
کی راکھہ سے پیشانی پر قشقہ یعنی ٹیکا لگا کر دعا خوانی مین مصروف
ہوتے ہین - ہوم کرانیوالا کوئی برہمن دانا ہونا چاہیے - اگر برہمن
نہ میسر آئے - تو بز سیاہ مذکورہ آٹے کی بنا کر اوسپر کارروائی مذکورہ کا
عمل کرین - ایسا ہی دستور ہے کہ پانچ روز ہوم کرتے ہین ہر روز ایک
بکری کی جان اوسی بیرحمی سے لیجاتی ہے - اور اسیطرح جس جگ
مین گائے کی قربانی کرتے ہین اوسکو گومعدہ اور جسمین اسپ کی قربانی
ہوتی ہے - اوسکو اشمیدہ اور جسمین آدمی کی قربانی کرتے ہین اوسکو
نرمیدہ کہتے ہین - اکثر ماہ بیساکھہ یا اگھہن مین ہوم کرتے ہین - جو شخص
ایک مرتبہ ہوم کرے چاہیے کہ ہر سال ایک بکری کی قربانی کرے - اگر
بز میسر نہ آئے - آٹے کی بنا کر اوسپر عمل مذکورہ کرنے سے عیوض پورا
ہوجاتا ہے - لیکن اگر صاحب جگ طریقہ وشنو کا پابند ہو تو ابتدا
ہی سے آٹے کی بکری بنانا چاہیے کسواسطے کہ اوس فرقہ کے نزدیک
حیوانات کا مارنا نہایت ممنوع ہے اور شریعت ہنود مین بعض مقام پر
ایسا ہی لکھا ہے کہ وہ شخص کسی حیوان کی جان لینے کا مستحق ہے -

جسکو زندہ کرنے کی بہی قدرت ہو۔ عقلا اور اہل تصوف نے جوکہ فرقہ ہنود مین مشہور ہین اس قربانی کی مزکو بعض امور کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔ یعنی کشتن بز ترک نادانی ہے۔ اور ہلاکت گاؤ ترک بیش خواری وغرض کا اشارہ ہے۔ گہوڑے کو مارنا نفی خاطر سے تعلق رکہتا ہے۔ اور آدمی کی قربانی کرنے سے اوصاف ذمیمہ بشریہ کا دور کرنا ہے۔ مرزا محسن کشمیری نے چند ہدایات بطور افعال و کردار نیک فرقہ ہنود کی کتب سے نقل کئے ہین چونکہ مفید ہین اسلئے ناظرین کے پیش کش کئے جاتے ہین۔

برہمن کو کہیتی کرنا سزاوار نہین۔ اپنی ہم قوم کے دروازون پر جاکر تہوڑا سا غلہ بخوشنودی خاطر فریقین طلب کرنا اور اوسی پر قناعت کرنا بہتر ہے۔ عبادت مین مصروف رہے۔ اسقدر غذا نہ فراہم کرے کہ کل کے واسطے باقی رہے۔ جس جگہ کہ بتخانہ۔ یا گائے۔ یا مرد زاہد سے مقابلہ ہو اوسکا طواف کرنا چاہئے۔ اور آب روان پر اور گاؤ کی رہنے کی جگہ پر۔ اور راکہ پر اور برہمن کے سامنے۔ اور گای کے مقابل اور سورج اور آگ کے مقابل بول و براز کرنا ناروا ہے۔ برہنہ بیت الخلا مین ستارون کو دیکہنا اور بارش مین برہنہ نکلنا بہی ناز یبا اور آگ سے پاؤن گرم کرنے کی واسطے آگ کی طرف پاؤن پہیلانا بہی ادبی

آگ کے اوپر سے گذرنا اور دونو ہاتھوں سے پانی پینا- اور سوتے کو
بیدار کرنا مناسب نہین مگر بضرورت- سوا دو دروازہ معمولی کے
شہر اور مکان مین جانا منع ہے- خسیس اور ارذل بادشاہ کی
کچھ لینا نہ چاہیے- اپنی عورت کو چھینک اور جماہی- اور انگڑائی لیتے
وقت اور جبکہ وہ خلوت مین غافل بیٹھی ہو- اور سرمہ لگاتے وقت
اور سر مین تیل ڈالتے وقت ہرگز دیکھنا نچاہیے- برہنہ چادر اوڑھکر
نہ سوئے- اکیلے گھر مین بغیر کسی دوسرے کے نرہے منہ سے آگ
نہ پھونکے- ہاتھ پاؤن سے بازی کے طور پر پانی کو نہ ہلاوے- بزرگون کو
عزت سے دیکھے- گنہگار یا شاگرد کو اسطرح زدوکوب کرے کہ زخم شدید
جسم پر نہ پڑے- جس سے جسم کی اصلی حالت مین تغیر واقع ہو- اور
اپنے سے بڑے سے اور زن بیوہ اور بیکس اور ضعیف اور سائل
اور اطفال سے بحث اور مناظرہ وغیرہ نکرے- اور تکلم کرکے اپنی عورت
کے ساتھ ایک سفرہ پر کھانا نہ کھائے[1]- اور جس شخص کی عورت
بدکار ہو اور شخص مذکور سے آگاہ ہوکر تجاہل کرتا ہو یا ایسا شخص
جو ناسپاس ہو- اور قصاب اور دیوس کے ساتھ ایک سفرہ پر کھانا
کھانا منع- شریعت ہنود مین خدا کی پرستش کے بعد فرشتون کی

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید قدیم مین ایک سفرہ پر کھانا کھانا اقوام ہنود مین جائز تھا-

پرستش درست ہے۔ اور سوای گائے کے گوشت کے دوسری کا
گوشت کہانا بھی ممنوع نہین ہے۔

حالات مرتاضان ہنود

اب ہم کچہ تہوڑے سے حالات قوم ہنود کے مرتاض لوگون کے تحریر
کرتے ہین جس سے ناظرین علم تواریخ پراس بری قوم کے صاحب کمال لوگو
کمال بھی ظاہر ہون گے۔ اور معلوم ہوجائیگا کہ اس قوم مین ہماری
بیحد وبے نہایت تارک الدنیا ایسے انسان گذرے ہین جنکی ذات
بہت سے عجائبات کا ظہور ہوا ہے بڑے بڑے اشخاص بڑی بڑی
ریاضتون کے کمال کے بعد مشہور آفاق ہوکر اپنا نام دنیا مین باقی
چہوڑ گئے ہین۔ جاننا چاہئے کہ مذہب پران کے جاری ہونے کے بعد
اسقدر ہادی اور رہنما قوم ہنود مین پیدا ہوگئے کہ جنکی شمار مین علم
اعداد ناکافی معلوم ہوتا ہے جس شخص نے تہوڑا سا فلسفہ دیکہا وہ
بجای خود ایک شخص خدارسیدہ بنکر مخلوق کو ہدایت کرنے لگا جو جسکی
سمجہ مین آیا اوس راستہ کا پیرو ہوگیا۔ کوی رک اور تنبیہ نہی یہ لوگ
اسی کو غنیمت سمجہے ہوے تہے کہ بودہ دہرم کے مٹ جانے کے بعد اونکا
اصلی اعزاز کسیقدر پہر قایم ہوگیا تہا۔ لہذا اونہون نے عوام کی

روک ٹوک سے غرض نہ تھی راجہ اپنی عیش و آرام میں مصروف
تھے بس بے انتہا لوگ جوگی اور ساد ہو بن بنکر عوام الناس کو
اپنے گرد جمع کرکے اپنی راہ پر لگانے لگے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ
ایک اعتبار سے راجہ اور صرف برہمن شرع ہنود کے پابند رہ گئے
اور باقی عوام الناس سب جوگیون اور سادہوون کے عقیدتمند
پیرو ہو گئے اور اونکی پیروی کو ذریعہ نجات تصور کرنے لگے
یہانتک کہ فرقہ ہنود مین یہ عقائد بھی دین کے قائم مقام ہوگئے اور
اونکا عملدرآمد ایسا صحیح ہونے لگا جیسے کسی بڑے دین کا ہوتا ہے
ان سادہو اور جوگیون مین بعض اشخاص بلکہ معدود و چند ایسے
ہوتے ہین جو ریاضات اعمال علویہ سے مستفیض ہوئے ہین باقی
سب طرف ایک الدنیا لوگون کے ریاضات اعمال سفلیہ سے واقف
ہوتے جہانتک اس قسم کے لوگون کے حالات کی کتابین مثل
بہگت مال وغیرہ دیکھی جاتی ہین اونسے ایسے اشخاص کے
حالات معلوم ہوتے ہین جو مرتاض اعمال سفلیہ سے ہین اور اونکی
تمام حرکات اور سکنات اور ریاضتین افعال سفلیہ سے منسوب ہین
ایسے لوگ ذی عقل انسانون کی نظر مین تو قابل نفرین ہوتے ہین
لیکن جہلا اونکو برگزیدہ اور صاحب کمال باطن سمجھکر اونکی پیروی

اور اونکا اعزاز کرتے ہین۔ جیسا کہ ناظرین اجزاء المرشد کو آیندہ معلوم ہوگا اور وہ اب ہم بیان کرتے ہین انشاء اللہ تعالی۔

جاننا چاہیے کہ قوم ہنود مین جسقدر فقرا اور مرتاض گذرے ہین ان سب کو ہنود کے مقبولہ خدا کے ظہور لاثانی مین سے دو ظہورون مین سے کسی ایک سے ضرور تعلق ہوتا ہے۔ یعنی پرستاران شیو یا پرستاران بشن۔ بعض لوگ بشن جی کے اوتارون کے نام کی تسبیح اور ورد کے ذریعہ حضوری بشن تصور کرتے ہین اور بعض بطور خود ذات خاص سے تعلق رکھتے ہین۔ اب ہم جسقدر فرقہ اور گروہ کا بیان کرتے ہین اونکو ہر دو مذکورہ بالا ظہور مین سے کسی ایک سے ضرور واسطہ ہے

پرستاران شیو

فرقہ ہنود مین یون تو ہمیشہ مرتاض لوگ ہوتے رہے ہین پرانی زمانہ کی تواریخ ہند پر غور سے اگر نظر کیجاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی راجے جو بڑی بڑی حکومتون کے مالک تھے ترک سلطنت کرکے گوشہ گزین اور خاک نشین بنے ہین کوئی زمانہ ایسا نہین نظر آتا ہے جسمین کوئی نہ کوئی صاحب دل قوم ہنود مین موجود نہو لیکن سن عیسوی کی آٹھوین صدی سے سادھو سنتون کی زیادہ کثرت ہونے لگی اور

بہت سے اجارپہ پیدا ہوگئے - جنکے تعجب خیز حالات اور کراماتون کے
تذکرون سے اکثر کتابین مملو ہین - منجملہ اون کتابون کے ایک
کتاب بہگت مال بہت مشہور ہے - قدمائے ہنود ان سنتون اور اپاپیو کے
ظہور کی بہت مدت قبل پیشین گوئی بہی کر گئے تہے اور اونکی خاص کر مشہور پیشین
یعنی کنواریون[1] سے پیدا ہونا - شیرون سے لڑکر مغلوب کرنا - ہوا مین اوڑ جانا
آدمیون کی نظر سے یکایک غائب ہونا - پہاڑ اوٹہانا - عمیق دریاؤن کو
مثل خشک زمین کے چلنا وغیرہ وغیرہ سب پیشتر کہہ دی گئین تہین
چنانچہ پرانون مین اس قسم کی باتین اگر غور سے تلاش کیجائین تو
دستیاب ہوتی ہین - یہی زمانہ ہندوستان کی تواریخ دوبارہ بدلنے
کے واسطے مخصوص ہوا ہے - کیونکہ اسیوقت مین اہل اسلام کے حملونکا
آغاز تہا - ہنود مین اہل اسلام کی آمد سے تعصب کی آگ زیادہ تر بہڑکنے
لگی تہی یون تو تعصب سے اہل ہند کبہی خالی نہین رہی - گوتم کے
زمانہ مین کیا کیا طوفان نہ اوٹہائے گئے - تعصب نے یہانتک غلو کیا
کہ برہمنون نے بودہ دہرم مٹانے کی غرض سے اپنے اصلی وید کو
بہی بدل ڈالا - اور خود بدل گئے - مگر تخریب مذہب بودہ کی کوشش سے

[1] کنواری وہ لڑکیان کہلاتی ہین جو مندر اور تیرتہون پر راہ خدا مین خدا کی خوشنودی کیواسطے پن کردی جاتی ہین وہ عورتین بیاہی ہوئی عورتون سے زیادہ صاحب اولاد ہوتی ہین لیکن تاہم ہمیشہ کنواری کہلاتی ہین کیونکہ اونکا کوئی مخصوص شوہر نہین ہوتا اونہین کو دیو کنیان بہی کہتے ہین ۔

ہاتھ نہیں اوٹہایا۔ اب اہل اسلام سے مقابلہ پیش آیا۔ بودھ و دہرم تو پہر بھی ایک لحاظ سے کسیقدر ہندو خیالات سے ملتا تہا۔ مگر اسلام بالکل اوس سے علاحدہ ایک دوسرا مذہب تہا۔ اسپر تعصب ہونا تعجب نہا۔ اسی تعصب نے یہ نتیجہ دکہایا کہ اہل اسلام کی آمد کے وقت ہندوؤں نے پوران مت بھی چہوڑ کر ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالنا چاہی یعنی ایسے عقیدہ اور خیالات قائم کئے جو ہندو اور مسلمان دونو کو مرغوب تہے اور دونو مذاہب سے ملتے ہوئے تہے گویا ہندو اور مسلمانون کے پاس پاس ایک نیا عقیدہ قائم کرنا چاہا جسکا نام ساد ہو پنتہ رکہا گیا۔ لیکن ساد ہو پنتہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بہت سے رنگ ڈہنگ ہو گئے جیسا آیندہ ظاہر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اب ہم شیوجی کی پرستارون کے حالات قلمبند کرتے ہین جس سے سادہو پنتہ کے ٹکڑے ہو جانے کی پوری تصدیق ہوگی۔ اور ناظرین پر ظاہر ہوگا کہ سادہو پنتہ نے کیا کیا برا ئیان ہند مین پیدا کین اور دین اسلام کے خراب کرنے کی بجائے تعصب نے خود اونکو کسقدر برباد کردیا کہ مذہب اور تہذیب دونو رخصت ہو کر خالص ہندویت رہ گئے

بید انتہان

اس فرقہ کے عقائد ویدانت شاستر کے متعلق گذر چکے ہین تاہم
بعض نام آور اشخاص کا حال (جو اس عقیدہ کے ساتھ مشہور ہوئے)
اس جگہ بیان کرنا لطف سے خالی نہوگا۔ جاننا چاہیے کہ اس فرقہ
مین زیادہ تر تاکید ہوم اور منترا ور ڈنڈوت کی پائی جاتی ہے۔
اور انکے عقیدہ کی موافق دھیان گیان پر تمام کاروبار منحصر ہے۔
بڑے بڑے گیانی جوگی گذرے ہین چنانچہ بھرتری اسی فرقہ کا ایک
مشہور جوگی ہے ایک وقت مین ایک شخص نے اوس سے دریافت
کیا کہ تو منتر پڑھتا ہے؟ بھرتری نے جواب دیا کہ بیشک۔ سائل نے
دریافت کیا کہ ہوم کرتا ہے؟ جوگی اسطرح گویا ہوا کہ جو کچھ مین
کھتا ہون اسی کو ہوم تصور کرنا چاہیے۔ پھر سائل نے پوچھا کہ ڈنڈوت
کسطرح ادا کرتے ہین؟ بھرتری نے ہنسکر سمجھایا کہ خواب کے وقت
مین جو انہوتا ہون بس یہی ڈنڈوت کرتا ہون۔ یعنی اسقدر مستغرق
باللہ تھا کہ اپنی ظاہری افعال سے باطنی منازل مراتب ادا کرتا تھا۔
بت پرستی کا منشا انکے نزدیک صرف فرشتون کو مطیع اور راضی
کرنا ہے۔ اس طائفہ کا قول ہے کہ نفس ناطقہ انسان اک فرشتہ ہے
بس بت پرستی صرف اسی فرشتہ کے مطیع کرنیکے واسطے کی جاتی ہے۔
یعنی کسی شئی پر ہمارا اعتقاد جما کر نفس ناطقہ کو مجبور کرتے ہین اور پھیدہ کو

(کہ دراصل خیال اور گیان کی ابتدا ہے) اسطرح مضبوط کرتے ہین
پہر گو وہ الہا معدرت الوجود مین ہمہ اوست کہنا برا نہین سمجہتا بلکہ
اچہا خیال کرتا ہے - اور اس مدعا کو یہانتک ترقی دی ہی کہ افضایین
مرتاض ہمہ منم کہتے ہین لکہا ہے کہ جو شخص فقرۂ ثانی کے ادا کرنیکے
پایہ کو نہ پہونچے صرف فقرۂ اول ہی ادا کرے - اس عقیدہ کے لوگ اکثر
صاحب گفتار و کردار ہوتے ہین اپنا آغاز و انجام پہچانتے ہین اور
اپنی ذات کی شناخت مین مشغول رہتے ہین قید جہان و جہانیان
سے آزاد ہین -

شنکر اچاری

شنکر اچاری جو کہ بزرگترین برہمنان و سنیاسیان ہندوستان سے
مشہور ہوا ہے اس عقیدہ کا پیرو تہا مقام ملابار اسکا مولد اور کیدار ناتہ
اسکا مدفن ہے - یہ عجیب شخص تہا جو کچہہ اسپر گذرتی تہی اوس سے
ہر حال مین خوش رہتا تہا - ایک روز اوسکو بعض لوگون نے منافق
اور گمراہ تصور کرکے ایسا مشورہ کیا کہ اسکی طرف ہاتہی دوڑائے - اگر یہ
بہاگ جاوے تو سمجہو کہ جلد اپنے اقوال اور افعال مین جہوٹا ہے - مگر
بیٹہا رہے تو سچا سمجہکر اسکی پیروی کرنی چاہیے آخر ہاتہی دوڑایا گیا -

سنکراچاری - ہاتھی سے خوف کہاکر ہٹ گیا پس مخالفین نے
دریافت کیا تم ادیت کا قائل ہوکر تو کسواسطے ہاتھی کے سامنے سے
ہٹ گیا - ؟ شنکر مذکور جوابدہ ہوا کہ تمہاری حالت مثل خواب کے ہے
حقیقت مین نہ ہاتھی تہا - نہ مین تہا - نہ بہاگنے والا تہا -
تمام بزرگان ہنود کا اسپر اتفاق ہے کہ سدہ حقیقت مین طریقہ
ویدانت سے بڑہ کر کوئی دوسرا طریقہ نہین ہے - تمام اوتار - اور رکہیشر
اور پنڈت اسی طریقہ کے پیرو گذرے ہین - زبان کشمیر کی اصطلاح مین
اس گروہ کو کورہ اور کوریشہ کہتے ہین - کتب ہنود مین پایا جاتا ہو کہ
اس فرقہ مین سب سے افضل اور اول گیانی اندشوریشہ نام ساکن
کشمیر تہا جسمین ویسی ہی ادسکو کمال حاصل تہا - اوسنے ایک روز ایک
شخص ساکن نوشہرہ سے بیان کیا کہ کل کے دن میری وفات ہوگی
اس خبر کو سنکر بہت سی مخلوق دوسرے روز اوسکے پاس جمع ہوئی -
شوریشہ نے لکڑیان فراہم کرنیکی ہدایت کی چنانچہ بعض لوگ اوسمین
مصروف ہوئے بعض اوسکے پاس بیٹھے رہے شوریشہ مذکور بطریق
پدم آسن[1] بیٹھ گیا - اور لوگون سے باتین کرنی شروع کین اور

[1] فارسی مین اس آسن کو بہمن نشستن و فرنشین کہتے ہین کتاب زردشت افشار مین جو کہ موبد سروش کی تصنیف ہے اس آسن کی ترکیب یون لکہی ہے کہ چارچار بیٹھکر سیدہا پاوٴن اولٹی ران کے اوپر رکہے اور اولٹا پاوٴن سیدہی ران پر رکہے اور دونو ہاتھ پشت کے پیچھے نکالکر سیدہے ہاتھ سے اولٹے پاوٴن کا انگوٹہا اور اولٹے ہاتھ سے سیدہے پاوٴن کی انگلی پکڑے اپنی نظر ناک کی نوک پر جمائے اور اس حال مین مستغرق ہوجائے - یہ آسن یا بیٹھک جوگیون سے ہند مین آیا ہے -

اوسوقت تک مصروف تکلم رہا کہ کافی لکڑیان جمع ہوگئین اسکے بعد
اوسکی روح نے جسم سے اپنا تعلق جدا کیا اور جسد خاکی کو لوگون نے
اونہین لکڑیون مین جلادیا۔ شخص مذکور جوانی مین حبس دم کی مشق
رکھتا تہا اور ریاضت کرتا تہا۔ کسیقدر علم سے بہی واقف تہا مگر تعجب کی
یہ بات ہے کہ تمام کتب ہنود کا مطلب اچہی طرح لوگون کو سمجہاتا تہا۔
اور تمام علوم برہمنی۔ برہمنان موجودہ زمانہ خود سے اچہی طرح جانتا تہا۔ چنانچہ سب
پنڈت اوسکے قائل تہے۔ اور نہایت آزاد طبع تہا یہانتک کہ رنج
اموال سے اوسکو نہ ملال ہوتا۔ اور نہ حصول دولت سے شادی۔ دوست
دشمن۔ آشنا۔ بیگانہ وغیرہ کو یکسان شمار کرتا تہا۔ کوئی برا کہتا تو
اوسکو اوس سے رنج نہوتا کوئی اوسکی تعریف کرتا تو وہ خوش نہوتا۔
جس مقام پر کسی درویش کی خبر سنتا وہان جاکر اوس سے ضرور ملتا۔
اگر اوسکو صاحب باطن سمجہتا تو اوسکی صحبت اختیار کرتا۔ اور مدام
توحید کی گفتگو سے خوش ہوتا سوای اسکے کسی دوسری قسم کی گفتگو
اوسکو مرغوب نہتی۔ علاوہ فقرا کے کسی دوسرے کی ملاقات کو
نہ جاتا۔ اوسکا اک خواہرزادہ سودرشن نام اوس سے مریدی
کی نسبت رکہتا تہا۔ شو رینہ مذکور تمام اشیاء دنیاوی سے (مثل زن
پسر۔ خانہ وغیرہ) اوس چیلہ کو عزیز رکہتا تہا جو کچہ دوسرے مرید نذر وغیرہ

لاتے تھے وہ سب سودرشن کو ملتی تھی - شوبھٹہ کا نام بعض مقام پر گیانی رینہ بھی لکھا ہے - مرزا کشمیری اپنی تصنیفات مین لکھتا ہے کہ سنہ ۱۰۵۰ ایک ہزار پچاس ہجری نبوی صلعم مین گیانی رینہ سے وہ خود ملاقی ہوا ہے اور اکثر اوسکے مکان پر آمد و رفت رہتی تھی اوسنے کچھ حال چشم دید لکھے ہین جو ناظرین تواریخ کے مذاق کی موافق رہین یہان درج کئے جاتے ہین - گیانی رینہ ایک دوسرا خواہرزادہ گنگو نام اٹھارہ برس کی عمر کا تھا یہ سودرشن سے چھوٹا تھا ایک روز کوئی شخص اوسپر غصہ کی راہ سے تنبیہ کرنے لگا گنگو مذکور رونے لگا - مرزا محسن نے ازراہ تمسخر اوس سے کہا کہ کل کے دن تو کہتا کہ جہان اور جہانیان خیالی ہین - پھر تو روتا کیون ہے - ؟ جواب دیا کہ جسطرح جہان کا وجود نہین ہے اسیطرح میری رونے کا بھی وجود نہین ہے مین اپنے اوسی قول سابق پر ہون - یہ کہکر پھر رونے لگا - گیانی رینہ کا ایک ہشت سالہ بیٹا تھا - ایک روز ایک کتے (سگ) کو پکڑکر بتخانہ مین لے گیا (کشمیر مین اکثر بتخانہ ہر شخص کے گھر مین ہوتا ہے) اور بت کی برابر اوس کتے کو بٹھا کر اوسکی پیشانی پر قشقہ لگاکر اوسکے سامنے مودب بیٹھ گیا - لوگون نے اوس سے پوچھا کہ کیا کرتا ہے - ؟ اس طفل ہشت سالہ نے جواب دیا کہ پتھر مین جان نہین ہے مخلوق دیوانی ہے کہ بیجان کی پرستش کرتی ہے

اسکو کیون نہین پوجتے کہ ہر حالت مین پتھر سے اچھا ہے - جان بہی
رکہتا ہے - اور سواے اسکے مخلوق کو خوشی خوش کرتی ہے وہ
اوسکے پرستش کرتی ہے گویا پرستش در اصل بازی ہے لہذا یہ کتا
بہی خوش کر رہا ہے میرا جی بہلا رہا ہے مین اس سے بازی کرتا ہون
چونکہ تمام حاضرین خانہ آزادی کا دم بہرتے تہے لہذا کوئی اوسکو
اس خیال سے مانع نہ تہا - بلکہ اوسکو تحسین کرتے تہے - مرزای کشمیری نے
ایکبار گیانی رینہ سے دریافت کیا کہ بڑا شاگرد کون ہے اوسنے
جواب دیا کہ جو خدا تک پہونچا ہو اور خدا کو سوای خدا کے کچہہ بہی
اور نہ دیکہے - وہی میرا شاگرد ہے - ایسے گروہ کے مرتاض لوگ
سناسی کہلاتے ہین - مؤلف دبستان نے گیانی رینہ کے اکثر
مریدون کو دیکہا ہے - ازانجملہ شنکر بہٹ - گنیش بہٹ - سودرشن
کول - آدب بہٹ - مہتاب رینہ - اور ساوت کہ معروف بہ گوپال کول
ہے - عظماے مریدان سے ہین -

شنکر بہٹ مرید گیانی رینہ سے ایک زرگر نے دریافت کیا کہ گیانی رینہ
باوجود آزاد منش ہونے کے بت پرستی کسواسطے کرتا تہا - شنکر بہٹ
نے جواب دیا کہ تو زرگری کسواسطے کرتا ہے - ؟ زرگر نے کہا کہ یہ
میرا پیشہ ہے اور روزی کے واسطے کرتا ہون پس شنکر نے کہا کہ

وہ بہی ایک قسم کی صنعت اور کسب وست ہے اور احضار
غذا کا وسیلہ۔

ہر رامپوری

ہر رام پوری سناسی اسی گروہ گیانیان سے تہا جبکہ وہ کشمیر مین
پہونچا اور ازبس موئی سر سے تنگ آکر اک رودخانہ کے کنارہ جسکو
نہر بہٹ بہی لکہا ہے بیٹہکر تمام بال تراش ڈالے اور سر منڈاکر
ونڈ سنڈ بیٹہنا سرگنت بہٹ کہ اس وقت مین بڑا پنڈت پنڈتان
کشمیر سے تہا۔ اوسکو دیکہکر کہنے لگا۔ کہ تجہے بال تراشنا ہی منظور
تہے تو کسی تیرتہہ گاہ مین جاکر تراشے ہوتے کہ موجب ثواب ہوتا۔
سناسی نے جواب دیا کہ جس جگہ انسان کا دل خوش ہووہی تیرتہہ ہے
بعد چندے سنہ ۱۵ ہجری مین مقام کشتوار مین پہونچا۔ اور وہان
چوگان نام ایک دشت مین مقیم ہو (اوس خطہ کے امرا کی چوگان بازی
کے واسطے وہ مقام مخصوص تہا) الغرض مہا سنگہ پسر بہادر سنگہ
راجہ کشتوار اوسکا دوست ہوگیا۔ اور اوسکی صحبت سے اشکال
پسندون کی قیود سے آزاد ہوگیا۔ سنہ ۱۵ ہجری مین راجہ کشتوار کو
باغیون سے لڑائی پیش آئی۔ ہر رام پوری بہی لڑائی کے وقت

ایک پہاڑ کی بلندی پر چڑھ کر تماشہ دیکھنے لگا۔ چونکہ لڑائی مین طبل اور تنبورا اور دوسری لڑائی کے باجون کی آوازین میدان مین گونجنے لگین سناسی مذکور پر عالم وجد طاری ہوا اور ناچنے لگا چنانچہ نیچے کھوہ مین گر کر زخمی ہوا آخر اوسی زخم سے جلد مر گیا۔ اس موقع پر مرزا رفیع ناظم زبان پارسی نے ایک رباعی نہایت موزون لکھی ہے رباعی

شد تیرہ دلم بتعلیم حکمت روشن ہر چند کہ در دلائلش بود سخن

بر پاین غلط بسوی مقصود ہم برد این راہ تمام طے شد از لغزیدن

ستره اور جادو دو فقیر آزادمنش تہے۔ انمین سے ستره سادہو نگر کوٹ کے علاقہ مین قشقہ لگا کر اور زنار گردن مین ڈالکر بازار کی روٹی اور گاے کے کباب کہاتا پہرتا تہا۔ ہندوون نے اوسکو پکڑ کے قاضی شہر کے روبرو پیش کیا قاضی شہر مسلمان تہا اوسنے سادہو مذکور سے دریافت کیا کہ اگر تو ہندو ہے تو گای کے گوشت کے کباب اور بازاری روٹی کہانے کا کیا سبب ہے؟ اور بالغرض اگر تو مسلمان ہے تو قشقہ اور زنار لگا کر مذہب اسلام کو کیون بدنام کرتا ہے؟

سادہو نے جواب دیا کہ قشقہ صرف زعفران اور صندل سے لگایا گیا ہے اور زنار ایک سوتی ڈورہ ہے۔ گای کا گوشت گہاس سے بنا ہے اور

وجود نان گندم سے ہے۔ تنور خاک و پانی سے ترتیب پایا ہے
لیکن حقیقتاً جو سب کو غور سے دیکھا جاے۔ تو چہار عنصر آب و
آتش و خاک و باد سے مرکب ہین۔ اور یہ عنصر نہ ہندو ہین نہ مسلمان
پس مین بھی انہین چار عنصر کی اک مجموعی حالت ہون۔ اور سوا اسکے
جو کچھ آپ کا حکم ہو مین موجود ہون۔ قاضی نے اوسکو بخوشی خاطر
رہا کر دیا۔

دوسرا ایسا ہو جادو نام بھی نہ ہندو تہا نہ مسلمان۔ اسکا پیشہ
اکثر یہ تہا کہ عورات سے شادی کرتا۔ اوس سے اولاد حاصل ہوتی تو
اوسکو فروخت کر ڈالتا۔ جبکہ دار الاسلام بلخ مین وارد ہوا۔ ایک قاضی
سائل ہوا کہ اگر اوسکا نکاح کرا دیا جاے تو وہ مسلمان ہوتا ہے۔ قاضی نے
ایک زن بیوہ خوشرو سے اوسکو مسلمان کر کے پیوند کیا۔ اوس عورت
کی پہلے شوہر سے ایک دختر تھی بعد چندے جادو مذکور عورت سے اس
امر کا طالب ہوا کہ یہ دختر میرے حوالے کر کہ اسکو فروخت کر کے گذران کی
صورت کیا جاے۔ اور بعد اسکے جب دوسری اولاد حاصل ہوگی
اوسکو بھی ایسا ہی کیا جاویگا۔ کیونکہ میرا پیشہ ہی یہ ہے۔ عورت نے
اوس سے دوری اختیار کی۔ جادو فرصت کا موقع دیکھکر فرار
ہو گیا۔

بعدہ کابل مین آکر اوسنے کچہ کمال دکہلاے۔ بعدہ ۱۰۵۲ ہجری مین
اسکا جلال آباد مین انتقال ہوگیا۔ یہ اک بڑا صاحب ریاضت النسان
تہا۔ اور سخت ریاضتون کا بہت عادی تہا۔

پرتاب مل چڈہ[1] ایک گیانی تہا جسکی پیدایش سیالکوٹ مین ہوئی
اور بڑے بڑے عارفون کی خدمت مین پہونچکر صاحب کمال کہلایا
کسی مذہب کا پیرو نہ تہا۔ اسکا یہ خیال ضرور تہا کہ تمام مذاہب کے
راستے اوسے مقام[2] اصل تک رہنمائی کرتے ہین۔ اور ہر پیکر مین
اپنے مطلوب کا جلوہ دکہائی دینے کا قائل تہا۔ اسکی آزادی کی چند
روایتین اسطرح مشہور ہین۔

دوارہ

اُس زمانہ مین ایک شخص دوارہ نام مرتاض مشہور تہا جسکو نانک پنتہی
گروہ کے ہرگوبند گورو کے خلفاؤن مین شمار کرتے تہے۔ ایک روز
پرتاب مل دوارہ کے پاس کسی ضرورت سے گیا اور اپنی حاجت کا
خواستگار ہوا۔ نوبت باینجا رسید کہ دوارہ نے پرتاب کو اپنا شاگرد

---

[1] چڈہ ایک فرقہ کا نام ہے جو کہ دراصل کہتری ہین مگر گیانی مشہور ہے۔
[2] یہ ہر سر عقیدہ پارسیان سیاسیان وغیرہ کا ہے۔ جسکو مرزا محسن نے اپنی تصنیف دبستان صفحہ ۱۹۰ مین تحریر کیا ہے

اپنی مرید بنایا۔ اور حسب دستور خود پرتاب کے پاؤن دہوکر تمام حاضرین کو وہ پانی پلایا۔ (اس گروہ مین مرید کرنیکا یہی قاعدہ تہا کہ مرید کے پاؤن دہوکر حضار کو پلاسے جاتے تہے) دوسرے روز پرتاب اور دوارہ مذکورین باہم کسی بحث پر تکرار ہوکر لڑائی تک نوبت پہونچی۔ دوارہ پرتاب پر طعنہ زن ہوا کہ کل کے دن تو میرا مرید ہوا ہے مین نے تیرے پاؤن دہوکر حاضرین کو پانی پلایا ہے اور آج تو مجہسے جنگ کرتا ہے۔ یہ گستاخی نازیبا ہے۔ پرتاب نے جواب دیا کہ نادان تیرے جیسے جتی[1] لوگ ہمیشہ میرے پاؤن دہویا کرتے ہین مین خود اپنا ہاتہ پاؤن کو نہین لگاتا ہون۔ ہرگوبند کے فرقہ مین ایک دستور ہے کہ جب کوئی آرزو پوری ہونے کے واسطے کسی گورو وغیرہ سے دعا کا طالب ہوتا ہے تو گورو کے سامنے یا گورو کے خلیفہ کے سامنے کچہ نقد پیش کرتا ہے۔ ایک روز پرتاب مل نے بہی کچہ نقد کابلی نام ایک جوگی کے سامنے پیش کیا (یہ شخص ہرگوبند کے خلفاؤن مین سے شمار کیا جاتا تہا جو ہمیشہ کابل مین رہتا تہا) کابلی نے قبل از اظہار آرزو پرتاب مل سے کہا کہ شاید تمکو ہرگوبند کے دیدار کی تمنا ہے۔؟ پرتاب مل نے جواب دیا کہ نہین

[1] جتی فقراء ہنود مین سے ایک گروہ فقر کو کہتے ہین یہ لوگ اکثر ننگے یا ہی ہوتے ہین۔

بلکہ اس آرزو سے میری آرزو غریب تر ہے - کابلی متحیر ہوا اور
پوچھا کہ وہ کون سی ایسی شی ہے جو گروہ ہر گیند کے دیدار سے
افضل ہے - پرتاب مل نے آزادانہ اظہار کیا کہ مسخری - اور ناچنے وا
لے اور سامسگر وغیرہ خوبصورت اور خوش گلو لوگ پشاور سے یہان
آموجود ہون اور مین اونکی حرکات اور وضع غریب اونہین دیکھکر
اپنا جی خوش کرون۔

فرقہ ہنود مین اکثر دستور ہے کہ چھوٹے پتھر کے بت اکثر
مکانون مین کسی خاص جگہ پر رکھکر روزانہ اوسکی پرستش کرتے ہین
(گویا مندر تک جانے کی تکلیف سے بچنے کے واسطے اور عورات کی
آمد و رفت بچانے کے واسطے یہ سلسلہ قدیم سے جاری ہے ملت
ہنود کے بعض اشخاص اسکو موجب برکت بھی تصور کرتے ہین)
الغرض پرتاب مل کے گھر مین بھی ایک پتھر کا بت تھا - ہنود ہمسایہ
اوسکی پرستش بھی کیا کرتے تھے - ایک چوہا جو کہ اوس مکان مین
رہا کرتا تھا اکثر پرتاب مل کی اشیاء کو نقصان پہونچاتا تھا - ایک روز
پرتاب مل نے اوس بت کو چوہے کے بل مین ٹھونس دیا کہ موش
کی راہ آمد و رفت بند ہو گئی - اکثر ہنود اس امر سے پرتاب مل پر طعنہ زن
ہوے اور کلمات نفرت آمیز اوسکو کہے پرتاب نے کہ ہمیشہ آزاد خیال تھا

آزادانہ جواب دیا کہ وہ ٹہاکر (یعنی بت) کہ جو ایک چوہی کی راہ بھی بند نکرسکے اور چوہے پر غالب نہ آسکے - ہمکو کیونکر یقین ہوسکتا ہے کہ مسلمانون کے شر سے ہمین کیونکر محفوظ رکھیگا -

اسیطرح ایک پتھر شیولنگ[1] کے نام سے پرتاب مل کے مکان مین تہا - ایک روز اوسکو بجاے میخ زمین مین گاڑکر اوس سے ایک گہوڑے کی رسی باندہ دی تھی -

ایک روز ایک مسلمان نے (جو کہ اوسکی جلسہ مین بیٹھا تہا) برسبیل تذکرہ بیان کیا کہ کفارون مین سے دو شخص جنت مین جاوینگے ایک حاتم اور دوسرا نوشیروان - پرتاب مل ہنسا اور جواب دیا کہ غنیمت ہی تمہارے عقیدہ کی موافق کافرون مین سے دو انسان تو جنت کی قابل ہین - ہمارے عقیدہ کی موافق تو ایک مسلمان بہی جنت مین جانیکی قابل نہین -

آزادہ نام ایک برہمن تہا جو مرتاضان قوم ہنود مین سے مشہور تہا - ایک روز مجلس مسلمانان مین مسلمانون کے ساتھ شراب پیکر کہانے مین شامل تہا اونمین سے ایک مسلمان نے آزادہ سے کہا کہ

---

[1] شیولنگ ایک میخ کی طرح کا پتھر ہوتا ہے جسکو اہل ہنود مین سے اکثر قوم نہایت ادب سے پوجتی ہے - باقی دیگر اقوام بہی عزت کرتے ہین اور بیان ہے کہ وہ اصل شیوجی مہاراج کا اعضاے تناسل ہے - اسی کو مہادیو کا لنگ کہتے ہین -

تم لوگ ہندو ہو۔ اور تمہاری ذات اور مذہب کے لوگ سوای اپنے ہم مذہب کے کسی کے ساتہ اکل و شرب مین شامل نہین ہوتے کیا وجہ ہے کہ تم ہمارے ساتہ کہانے پینے مین مشغول ہو ہم مسلمان ہین اور تم پرہیز نہین کرتے۔ آزادہ نے ہنسکر جواب دیا مجہے معلوم نہ تہا کہ تم مسلمان ہو آیندہ ایسا نہوگا۔ دوسرے روز پہر اوسی جلسہ مین انہین لوگون کے ساتہ اوسیطرح اکل و شرب مین شامل ہوا ہنگام طعام پہر ایک شخص نے کہا کہ باوجود معلوم ہونے کے آج تم کیون شامل ہوے آزادہ نے جواب دیا کہ مین سمجہتا ہون تم خوش طبعی کرتے ہو۔ خدا نکرے جو تم مسلمان ہو۔ اسیطرح آزادہ کی حرکات بالکل آزاد تہی۔ آزادہ شاعر بہی تہا اور تخلص آزادہ کرتا تہا۔ فارسی زبان کے تذکرون مین اسکا بعض بعض مقام پر ذکر آیا ہے۔

نیوای۔ ایک ساہو تہا جو ہیرامن کایتہ کا بیٹا تہا نہایت بزرگ اور نامشہور تہا شاعری کا مذاق بہی حاصل تہا۔ نہایت پاکیزہ اور آبدار مضامین کے اشعار کہتا تہا۔ بچپن سے اسکو درویشون کی صحبت کا شوق رہا۔ اور صغرسنی مین ایک مسلمان درویش کی صحبت سے فیضیاب ہوا۔ اس درویش کا نام خلیفۃ الارواح تہا۔ نیوای نے شیخ مذکور کی صحبت مین ابتداءً ذکر اللّٰہ حاضری و ناظری اللّٰہ شاہدی

کی دعوت مین مصروف ہوا بعدہ ۱۰۴۴ ہجری مین ہندو مذہب کے فقراؤن سے بھی بہرہ اندوز ہوا - اور بعدہ کشمیر مین جاکر ملا شاہ بدخشی سے فیض پاکر کامیاب شناخت ہوا - اور اسکے بعد بمصداق الصوفی لا مذہب لہٗ کے تمام ادیان اور مذاہب کی قیود سے آزاد ہوگیا نہ مسجد سے واقف نہ بتخانہ کا آشنا اور نہ کسی سے بیگانہ - شعر

اگر تو فقر اسلام و کفر پارہ کنی — یقین شود بتو کین شیخ و برہمن ہمہ اوست

اوسکے دو چار اشعار جو ہمکو دستیاب ہوے ہین ہم ناظرین کے لطف کے واسطے یہان درج کرتے ہین - نظم

ما نہ آن خودیم آن توئیم — بے نشانی تو ما نشان توئیم
این نشان با نشان ذات تواند — مظہر و جلوۂ صفات تواند
پاکی از فکر و از قیاس ما — ای تو پیدا درین لباس ما
مظہر ذات تو ہمہ اشیا — بے تو ما توئی و خود تو ما
ذات تو و صفات تو پیدا — صفت عین ذات ای مولا
ما ہمہ ہیچ و ہرچہ ہست توئی — اے منزہ ز فہم و وہم دوئی
ما ہمہ ہیچ بجز ذات توئیم — مظہر مجمل صفات توئیم

آزادہ اور نیواہی دونوں ہندوؤں کا سا لباس رکھتے تھے لیکن تحقیق ان کے بالکل مشکل گیانی گروہ مجوسی سے تھے - اسواسطے اونکو نیاشترا

ہو گئی ہے۔

ہر چند۔ سادہو جو کہ دراصل پنجاب کا رہنے والا زرگران گجرات کی نسل سے ہے اگم ناتھہ کے شاگردون سے فیضیاب ہوا ہی۔

اگم ناتھہ

اگم ناتھہ۔ ایک جوگی تہا کہ ہند مین بڑا مرتاض اور صاحب حال گذرا ہے اوسکے شاگردون کا قول ہے کہ اوسکو حیات ابدی حاصل ہے بلکہ اوسکی عمر کے ابہی دس ہزار برس گذرے ہین۔ جہانگیر بادشاہ ہندوستان کے دربار مین ایک روز حاضر ہوا۔ شہریار مذکور نے اوس سے سوال کیا کہ تیرا نام کیا ہے۔ اگم ناتھہ نے جواب دیا سرب انگی (یعنی تمام موجودات میرے اعضا ہین) دربار مین اوسوقت ایک شخص کتاب پڑہ رہا تہا بادشاہ نے وہ کتاب اگم ناتھہ کو دی کہ اسکو پڑہ اور دیکہہ کہ یہ تیری گفتار ہے۔ اگم ناتھہ نے وہ کتاب اوسی قاری کے ہاتہہ مین پہر دیدی اور کہا پڑہو۔ بادشاہ نے اگم ناتھہ کو مخاطب کرکے سوال کیا کہ مین نے تجہے پڑہنے کے واسطے کہا تہا اور تو دوسرے پر ٹالتا ہے۔ اسکی وجہ کیا ہے۔ اگم ناتہہ نے باخندہ پیشانی جواب دیا کہ مین آپ سے پہلے ہی کہہ چکا ہون تمام موجودات

میرے اعضا ہیں - لہذا یہ شخص میری زبان سے آپ میری زبان کے
کتاب سنئے - میں اس زبان سے آپ کو سناتا ہوں اسکی ایک
روایت دبستان میں اسطرح لکھی ہے کہ ایک مرتبہ اگم ناتھ فقیری
لباس میں کعبۃ اللہ میں پہونچا اور حرم شریف کے اندر بہت غور
سے ہر طرف کچھ تلاش کرنے لگا - لوگوں نے پوچھا کہ کیا دیکھتا ہے
اگم ناتھ کہنے لگا کہ صاحب خانہ کو دیکھتا ہوں - لوگ اسکو دیوانہ سمجھکر
خاموش ہو رہے اسکے بعد اگم ناتھ نے دو چار سے خود دریافت کیا
کہ جسکا یہ گھر ہے وہ صاحب خانہ کہاں ہے لوگ خاموش ہو رہے تو
اگم ناتھ نے شور مچایا کہ جب یہاں صاحب خانہ نہیں ہے تو پھر کسکے
پاس آتے ہیں ہرگز آنا نہ چاہیے حاضرین نے جواب دیا کہ زمانہ
قدیم میں اس مکان میں انسانوں کے ہاتھ کے بنائے ہوئے پتھر
بت رکھے تھے چونکہ اشیاء ساختہ انسان قابل پرستش نہیں ہوسکتیں
اسلئے وہ یہاں سے نکالڈالے گئے - اگم ناتھ نے کہا کہ بت پتھر کا
اور ساختہ انسان ہے اسطرح یہ گھر بھی پتھر کا ہے اور ساختہ انسان ہی ہے
پھر اسکی پرستش کیا ضرور ہے یہ سنکر شیخ اسکو گرفتار کرکے ایک
کوٹھری میں بند کر دیا [illegible] صبح کو دیکھا گیا تو اگم ناتھ اوس میں نہیں
تھا غیب ہو گیا -

مولف ہفت تماشہ بعد تحقیق کامل رقم طراز ہے کہ بیدانت کے اصطلاحی معنی تصوف کے ہوتے ہین اور بیدانتی صوفی کو کہتے ہین اس گروہ کے خیالات بالکل ایسے ہین جیسے صوفیہ اہل اسلام کے اقوال اور افعال - اور قریب قریب دونو فرقون کے اعمال ایک ہی ہین - بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ حضرات صوفیہ صافیہ نے اپنے قوانین اور اصول کو کتب بیدانتیان سے اختراع کیا ہے - کیونکہ بہت سی روایتین اور حکایتین اور صالحین کے واقعات جو دیکھے جاتے ہین تو اسلامی زمانہ سے قبل کسی نہ کسی ہندو سادہو وغیرہ کے نام سے کتب ہنودین موجود ہین -

کتاب مسمی نور العین فی تفضیل الشیخین مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی پدر مولانا شاہ عبد العزیز صاحب مصنف تحفہ اثنا عشریہ مین لکہا ہے - کہ زمانہ آغاز اسلام مین ملک عرب مین ایک گروہ صوف پوشون کا تہا جنمین سے ہر ایک اپنے آپ کو واصل باخدا جانتا تہا اونکی حالت یہ تہی کہ اونکو ذکر و اشغال تمام و کمال ایک ہی ڈہنگ پر تہی جنکو وہ لوگ عبادت شرعیہ سے زیادہ اور بہتر سمجہتے تہے - اور نماز روزہ کی طرف نہ متوجہ ہوتے تہے - حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم جناب رسول مقبول محمد مصطفے صلعم

اونکو خلاف شرع محمدی دیکھکر قتل کیا تھا۔ اونکی عقیدہ اور طریقہ
تمام وکمال زمانہ حال کے صوفیہ صافیہ مین پیدا ہین۔ خوش
آوازون کے گانے پر ڈہیان اوچہالنا اور بیتاب ہوجانا۔ اور
خود رقص کرنا وغیرہ وغیرہ اوسی گروہ کے افعال ہین۔

اسیطرح بیدانتیان ہی شریعت ہنود سے بالکل جداگانہ افعال
واعمال رکہتے ہین لیکن اقوام ہنود اس فرقہ کو مرشد کامل اور اپنا
رہنما جانتے ہین۔ باوجودیکہ بیدانتی گروہ کا ہر فرد اپنے آپ کو بمنزلہ
خدا تصور کرتا ہے۔

مرزا قتیل تحریر کرتا ہے کہ جو کچھ حضرت شیخ محی الدین عربی نے فصوص
وغیرہ بیان فرمائے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا بالکل ترجمہ
اقوال بیدانتیان ہین۔ اور یہین سے معلوم ہوتا ہے کہ بعضی
دسمروک عبارت وید سے ہے اور فرقہ چشتیہ مین اوسکو بہت رواج
دیا گیا ہے۔ بیراگیون سے اخذ کیا ہے۔ جیسا کہ آگے آئیگا انشاء اللہ
تعالی۔ اور بڑے لطف کی بات ہے کہ بہت سی روایتین اور قصص
اقوام ہنود کے نام بدلکر صوفیون نے اپنے بزرگون کے نام سے
مشہور کئے ہین۔ چنانچہ اسکی تصدیق کے واسطے ہم دو ایک حکایتین
نقل کرتے ہین۔ ازانجملہ حکایات سکہدیو جی جنک وغیرہ ادہم کی قصے مین

بیاس

حکایت- بیاس نامی ایک شخص ہندوستان مین زمانہ قدیم
مین گذرا ہے جو جمیع علوم ہند کا عالم تہا- عبادات اور ریاضات شاقہ
کرنیکی بدولت مقرب بارگاہ ایزدی مانا گیا ہے- اسکو اجی ابدی
(یعنی ہمیشہ زندہ رہنے والا) بہی لکہا ہے- اوسکا ایک پسر نیک سیر تہا
جو مثل باپ کے یگانہ روزگار تہا- اور اعمال و افعال مین بیاس کے
قدم بقدم چلتا تہا- اکثر اپنے پدر سے دربارہ عالم و صانع عالم سوال
کیا کرتا تہا بیاس ہمیشہ سکوت کرتا تہا ایک روز اصرار پسر زیادہ
دیکہکر اوسکو راجہ جنک پدر سیتا زن رام اوتار ہفتم مقبول ہنود کی خدمت
مین بہیجا- سکہدیو مذکور بعد قطع منازل راجہ کی خدمت مین پہونچا- راجہ
جنک باوجود راجہ ہونیکے دولت فقر و توکل سے بہی تونگر تہا- اور
صاحب باطن ہونے کے سبب جسقدر اوسکی ظاہری شان و شوکت
تہی اوس سے کہین زیادہ اوسکا دبدبۂ فقر بڑہا ہوا تہا- جب خادم نے
راجہ کو اطلاع دی کہ ایک شخص سکہدیو نامی حضور کا خواہان ہے
راجہ مذکور نے پہلے یہ انتظام کیا کہ ایک مکان مین بیشمار زنان پری جمال
حور تمثال کو لباس و زیور سے آراستہ کرکے اوسمین بٹہایا اور

سکھدیو تمہارے کمرہ مین قدم رکھے دلفریبی اور دلبری مین کوئی پہلو
واگذاشت نکرنا جسطرح ممکن ہو اوسکو اپنے دام مین اوجھانا۔ اور دوسرے
کمرہ مین جو پہلے کمرہ کے بعد تہا بے انتہا زر و جواہر فراہم کیا قسم قسم کے
دل بہلاؤ سامان مہیا کئے۔ اور خدام کو ہدایت کی کہ سب سکھدیو کو
نذر دینا اور کوشش کرنا کہ وہ اسطرف متوجہ ہو۔ تیسری کمرہ مین جو
سب کے بعد تہا خود بیٹھا۔ اور سکھدیو کی طلب مین اسطرح حکم صادر
فرمایا کہ محل کی سیر کراکر ہمارے پاس لاؤ۔ الغرض جسوقت سکھدیو
پری خانہ عالم خاکی مین داخل ہوا۔ دیوانہ وار ہر اک نازنین طرح طرح کے
انداز معشوقانہ اور ادائے مستانہ سے اوس آزادمنش کو اپنی کمند
گیسو مین اوجھانے کی کوشش کرنے لگی ہرچند کہ دلربا کے حسن
ہوش ربا اور رفتار قیامت زا سے سکھدیو کے حواس مثل پری
پران ہوئے۔ اور خاکی پریون نے اس سوختہ نار عشق وحدت کو
اپنی اپنی اداؤن سے دیوانہ بنایا لیکن بمصداق دیوانہ بکار خویش ہشیار
سکھدیو کی ثابت قدمی نے اس بے بنیاد لغزش سے اوسکا پاؤن
پھسلنے ندیا۔ اور وہ اصلا کسی کی طرف متوجہ ہوا۔ اور وہان سے دوسرے
کمرہ مین داخل ہوا جہان وہ سامان ہے کہ بڑے بڑے متوکل
اس زر و سیم سرخ و سفید کی رنگت پر مفتون ہو جاتے ہین لیکن استغناء

فقر کے سبب اوس سبک روشنرل کان الوہیت کو بادی النظر مین جواہرات سنگریزون سے زیادہ دکھائی نہین دئے۔ اور اسیطرح بے پروائی سے راجہ کی خدمت مین پہونچا راجہ سکہدیو کہ اس حال سے پہلے ہی واقف ہوچکا تہا۔ سمجھ گیا کہ سکہدیو بڑا کامل ہے۔ جب راجہ کی نظر سکہدیو پر پڑی راجہ خود گویا ہوا کہ اے سکہدیو تو خود کامل ہے کوئی بھید خدا کے بھیدون مین سے تجھسے پوشیدہ نہین ہے۔ تیرا دل مثل آئینہ کے صاف ہے۔ اور تمام علوم غیبیہ اوسمین نظر آتے ہین تجھکو مرشد یا تعلیم کی حاجت نہین ہے۔ کون سا عقیدہ باقی ہے جو تیرے ناخن تحریر سے حل نہین ہوا۔؟ سکہدیو راجہ کی یہ باتین سنکر بغیر کلام کئے رخصت ہوگیا۔

مرزا قتیل لکھتا ہے کہ یہ نقل مین نے بچشم خود ایک کتاب مین دیکھی جو کہ ابراہیم ادہم صوفی علیہ الرحمۃ کی طرف منسوب کی گئی تھی اور ابراہیم ادہم پیشواے حضرت چشتیہ خیال کئے گئے ہین۔

حکایت دیگر

قتیل لکھتا ہے ایک روز مین اور برادرم تاج الدین خان پسر غلام علی خان صاحب کے مکان پر بیٹھے ہوے تھے اس صحبت مین

سبحان علی خان صاحب کمبوہ (کہ عقل و دانائی مین یکۂ روزگار
و عالم اکثر علوم و مصاحب علماے عالی مقدار تھے) شریک تھے
فضائل صوفیہ کے ذکر مین بیان فرمانے لگے کہ فلان بزرگ نے
ایک دوسرے عارف کے واسطے (جسکا مسکن دریا کے اوس
پار تھا) طعام بھیجا لیکن وہ طعام اسقدر تھا کہ دو سو آدمیون کی
بسری کے واسطے کافی ہوسکتا تھا جب حاملان طعام نے دریا
مین طغیانی دیکھکر بزرگ فرستندہ طعام سے آکر عرض کیا کہ دریا پر کشتی
نہین ہے اور پانی پایاب گذرنے کی قابل نہین۔ بزرگ موصوف
گویا ہوا کہ دریا کے کنارہ کھڑے ہوکر باواز بلند ہمارا یہ پیغام
سناؤ۔ کہ اگر فلان بزرگ نے آجتک کسی عورت سے مقاربت نہ کیا ہو تو
بپاس عفت بزرگ مذکور ہمکو راہ دے۔ حاملان طعام کو سخت تعجب
ہوا کیونکہ وہ ہمیشہ اس بزرگ کو عورات حسینہ اور زنان جمیلہ سے
مخلوط دیکھتے تھے۔ الغرض دریا پر پہونچکر پیغام پہونچایا دریا خشک
ہوگیا اور طعام اوس عارف کو پہونچایا گیا وہ تمام طعام عارف مذکور
تنہا کھا گیا۔ حاملان کو اور زیادہ تعجب ہوا۔ لیکن واپسی کیواسطے
اوس عارف سے کہا کہ آتے وقت ہم اسطرح دریا سے پار ہوکر
آئے تھے اب جائین کسطرح۔؟ عارف مذکور نے جواب دیا کہ دریا کو

کنارہ ہمارا نام لیکر پیغام پہونچاؤ کہ فلان عارف نے مدت العمر
مین طعام نہین کہایا ہے اور تو گواہ ہے لہذا ہمکو اوسکی گرسنگی
کی خاطر سے راہ دے - کہانا لیجانے والے از حد متحیر ہوی کہ وہ سو
آدمیون کے کہانے کی غذا یہ تنہا کہا گیا اور کہتا ہی کہ مدت العمر
مین طعام مین ہاتہہ نہین ڈالا - المختصر دریا پر پہونچکر پیغام سنایا
دریا خشک ہوا اور خدام پار اتر گئے -

مرزا قتیل لکہتا ہے کہ یہانتک سنکر مجہے ضبط کی تاب نہ رہی اور
بے اختیار ہنسی آئی - مین نے کہا کہ حضرت معاف فرمائیے یہ قصہ
مین نے کہنیا جی کا دیکہا ہے - اور آپ حضرات صوفیہ کے ساتہ
منسوب فرماتے ہین واللہ اعلم بالصواب -

سانکہیان

اس فرقہ کا زیادہ تر تعلق سانکہ شاستر سے ہے لیکن اصل
شاستر کے بعض مدعامین تاویلات کرتے کرتے یہانتک نوبت
پہونچی ہے کہ اوس سے جدا ہی ہو گئے ہین فی الحال گروہ سانکہیان
کا عقیدہ ہے کہ ہستی (یعنی وجود) دو چیز پر موقوف ہی ایک پرش کی
اوسکو حقیقت کہتے ہین - دوسری پرکرت جسکو سبب کہتے ہین - انکا

مقولہ ہے کہ پرش بوجہ عدم دانش و ذہول عقل پرکرت سے آمیز ہوگیا ہے اور اسی سبب سے عالم میں سرگردان ہے۔ اس پرش کو پانچ آزار لاحق ہوئے ہیں جنکو پنچ کلیش کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ اودیا۔ اسمتا۔ راگ۔ ودیش۔ ابہاویش۔ جسد اور حواس کو نفس گمان کرنا اسکو رودیا کہتے ہیں۔ اودیا کا آغاز اور مبدا نہیں ہے۔ اسمتا۔ اشارہ ہے خودی اور انانیت سے۔ راگ کہتے ہیں اپنے مطلوب اور مطبوع سے ملجانے کو۔ ودیش کا مدعا سوچ کرنا۔ بچار کرنا ہے۔ ابہویشیہ حالت غضب کو کہتے ہیں دل جب پاک ہوجاتا ہے تو اس پنچ کلیش سے رہائی پاتا ہے۔ دل کے پاک ہوجانے کے بعد بہت سے طریقہ ہیں جس سے اعلی مرتبہ حاصل کرنے کی آرزو رکھتے ہیں۔ جبکہ اعمال اور اشغال کرتے کرتے ایسی حالت کو پہونچے ہیں کہ سبب اوس سے ناپید ہوجاے۔ اور صرف حقیقت باقی رہے اوسوقت پرش (یعنی نفس) کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ پرکرت اصل مدعا عالم عناصر سے ہے۔ شہر گجرات من مضافات پنجاب میں دو ساد ہو اس عقیدہ کے نامور گذرے ہیں ایک آتما چند دوسرا مہادیو یہ دونوا اپنے آپ کو سانکھی کہتے تھے۔

مقاصد جوگ

جوگ دراصل ایک شاستر ہے جسکا حال دالتثلیث حصہ اول جلددوم الہند مین لکھہ چکے ہین واضح رہے اس گروہ کے پیشواؤن نے بہت سے طریقہ اور آسن عبادت کے واسطے مخصوص کئے ہین چنانچہ اون طریقون کی بزرگی یہانتک بیان کی گئی کہ اوسکے ذریعہ سے انسان خدا تک پہونچتا ہے بلکہ بعض پیروون کے عقیدہ کی مطابق برہما بشن مہیش کے مرتبہ کو اور بعض اس سے بھی زیادہ ترقی دیکر خودکو خدا کے مرتبہ کو پہونچاتے ہین۔

لیکن جسقدر طریقہ اس فرقہ مین مستعمل ہین وہ تمام اہل پارس کے فرقہ سپاسیان مین موجود ہین بلکہ آسنون کے جو نام ہر دو اقوام مین مستعمل ہوے ہین ایسے معلوم ہوتے ہین کہ گویا ایک زبان سے دوسری زبان مین ترجمہ کرلیا گیا ہے۔ پارسی فرقون کی طرز عبادت کتب موسوم بہ ساہنال و زردشت افشار و سرودستان وغیرہ مین بہت لکھی ہین اور ہنود کے طرز آسن وطریقہ عبادت رسالہ سو آٹہار اہم جوگی (گورکہ ناتہہ) و گورک سنگہی (کی تصنیف سے ہے) و امرت کنڈ وغیرہ مین بخوبی تمام لکھی ہین

اور امرت کنڈ کا ترجمہ فارسی زبان مین بھی ہے اوسکا حوض الحیوۃ
نام رکھا گیا ہے۔ اوسمین لکھا ہے کہ گورکہ ناتہہ مراد حضرت خضرؑ
سے اور مچھندر ناتہہ عبارت یونس ؑ سے ہے لیکن اصل امرت کنڈ
مین یہ عبارت نہین ہے صرف فارسی والون کی آمیزش ہے۔
جوگی لوگون کا قول ہے کہ کئی لاکہہ برہمن آئے۔ اور چلے گئے۔
مگر گورکہہ ناتہہ اپنی جگہ پر برقرار ہے۔ اب ہم اسکے مقلدون کا
تہوڑا تہوڑا بیان کرتے ہین۔ جو ناظرین کے واسطے لطف سے
خالی نہوگا۔
بالک ناتہہ پتری۔ بقول بعض یہ راجہ کا زادہ تہا۔ لیکن اوائل
عمر سے جوگ کی طرف اسکی طبیعت مائل تہی۔ سن شعور کو پہونچتے ہی
امیری کی شان اسکی آنکہون مین کہٹکنے لگی۔ آخر جوگی ہوکر حبس
نفس مین یہانتک کمال حاصل کیا کہ ایک ہفتہ تک دم روک
سکتا تہا۔ اسکی ایکسو بیس برس کی عمر تک اوسمین کوئی آثار
پیری پیدا نہین ہوئی تہی ایکہزار اڑتالیس ہجری مین موجود تہا۔
سرور ناتہہ پتری اسکا حسب نسب بھی نہایت اعلیٰ تہا۔ یہ بھی
جوگ کے سلسلہ مین اوبہکر بیچارہ جوانی مین بوڑہا بنگیا تہا۔ اور
دو روز تک حبس دم کی مشق بہم پہونچائی تہی۔ ایکہزار اڑتالیس ہجری کے

مین لاہور مین لوگون نے اسکو مقیم پایا۔
سنجا ناتہ۔ اہی پنتہی ایک شخص تہا جو کہ اکثر اپنجاب مین ہجری
مین لاہور مین مقیم تہا۔ جس وہی مین بڑا کامل تہا۔
سوچ ناتہہ بہی اسی زمانہ مین گذرا ہے اسکی اکثر بود و باش
پشاور مین رہی ہے اپنے فن مین اچھی دستگاہ رکہتا تہا۔ اور اسیطرح
زمانہ ماضی مین بے انتہا جوگی گذرے ہین اگر سب کا حال لکہا جاتو
ہم اپنے اصل مدعا سے بہت دور ہو جائینگے۔ لہذا خلاصہ یہ ہی کہ
جوگیون مین اکثر دستور ہے کہ جب مرض شدید مین مبتلا ہوتی ہین تو
اپنے آپ کو زمین مین زندہ دفن کرا دیتے ہین۔ اور اس عقیدہ کے
کاملین نے کوشش کر کے یہ بات حاصل کی ہے۔ کہ اپنے دونو ابرو کے
درمیان نگران ہو کر تصور باندہتے ہین تو اونکو اوس شخص کی
صورت نظر آتی ہے جسکا تصور باندہا گیا ہے اور اوس شکل مصورہ کے
اعضا وغیرہ بیان کر کے وہ بتا سکتے ہین کہ فلان شخص کی اسقدر
عمر باقی ہے۔ چنانچہ بقید سال و ماہ و روز بتاتے ہین فی الحال
ایسے کاملین کی تعداد بہت کم ہے۔

سناسیان

ہندی زبان مین سناسی تارک الدنیا کو کہتے ہین۔ یہ فرقہ بہی قدیم سے ہندوستان مین پایا جاتا ہے۔ دراصل یہ بہی پیروان جوگ شاستر کی ایک شاخ ہے۔ جو بعض عقائد اور افعال وغیرہ مین جوگ سے علاحدہ ہوگئے ہین۔ اور یہانتک غلو حاصل کیا ہے کہ گویا فی نفسہ ایک دوسری فرقہ بن گئے ہین۔ چونکہ یہ لوگ تناسخ کے قائل ہین لہذا انکی فقیری اور ترک دنیا تین بنیاد پر ہے۔

ایک یہ کہ آیندہ جنم نہ حاصل اور اسی حالت مین مکت نصیب ہو۔

دوسری یہ خواہش کیجاتی ہے کہ بہشت نصیب ہو۔

تیسری یہ آرزو ہوتی ہے کہ دوسرا جنم جسوقت ملے تو امرا۔ راجہ بادشاہ۔ وغیرہ کا ملے۔ غرض ہر سناسی کی آرزو ان مین اسو مین سی ایک ضرور ہوتی ہے جسکے واسطے اس جنم مین سخت سخت ریاضتین کرتے ہین کوئی اپنا ایک ہاتھ اوٹہاکر ہمیشہ اوسیطرح بلند رکہتا ہے یہانتک کہ وہ خشک ہوجاتا ہے۔ کوئی اپنا ایک پاون گردن کے پیچھے ڈالکر سُکہا دیتا ہے کوئی منہ مین پتھر رکہہ لیتا ہے جس سے اوپر اور نیچے کے جبڑے کبہی ہل نہین سکتے۔ کوئی پیٹہ سے پتھر باندہ لیتا ہے غرض بہت سی ریاضات شاقہ ہین جو اس فرقہ مین مستعمل ہین۔ ملت ہنود کے ذی فہم اشخاص اونکی ان وحشیانہ ریاضتون پر

رشتمندی کرتے ہین کہتے ہین کہ جسکا ہاتھہ شوکھہ گیا ہے اوسنے گذشتہ
جنم مین ضرور کسی برہمن کا ہاتھہ توڑا تھا اوسکی سزا اوسکو ملی ہی ہے
اور جسنے پاؤن سکھایا ہی اوسنے کسیکا پاؤن توڑا تہا۔ غرض اسطرحکی مثالین تصور
کرکے مسئلہ تناسخ کو فی الذہن ترقی دیتے ہین چنانچہ ایک حکایت رامچندر جی
اوتار کی اسطرح مشہور ہی کہ جبکہ سیتاجی کو راون کے بہگالیجانیکی سبب رامچندر جی
اپنے بہائی لچھمن اور رفقا وغیرہ کی ساتہ جمع ہوکر راون پر چڑہائی کرنیکی واسطے
سفر مین تہے تو ایک مقام پر لچھمن کو جنگل مین بہیجا تاکہ کچھہ جنگلی پہل اور
دوسری سبز اشیا مثل گہاس وغیرہ کے فراہم کرکے لائین تاکہ سب رفقا
وغیرہ کہائین لچھمن تمام صحرا مین پہرکر واپس آئے اور کہا کہ کوئی ایسی سبز شی خوردنی
اس جنگل مین نہین دستیاب ہوتی۔ رامچندر جی نے سوچکر سر ہلاکر کہا کہ افسوس
تمام جنگل ایسی ہی اشیاء سے بہرا ہوا ہی مگر ہمارے نصیب مین نہین ہے کیونکہ
یہ وہ دن ہی کہ اس دن مین نے برہمنون کو بہوکا رکہا تہا۔ الغرض سناسیونکی
بدن پر سوا ہی خاکستر کے کوئی دوسرا لباس نہین ہوتا بالکل برہنہ رہتے
ہین۔ عورت مرد کی ایک سی حالت ہی۔ انکو ہندی زبان مین ناگا کہتے
ہین باوجود برہنگی کے فسق وفجور سے دور ہین۔ اب اسکی بہت سی
شاخین ہو گئی ہین۔ بعض بالکل برہنہ ہین جو اسوقت تک ناگا
کے نام سے مشہور ہین انہین کے بعض لوگ جو دوسری اقوام سے

آبادیونکے قریب آبادہین البتہ اسقدر لباس کا استعمال کرنے لگے ہین کہ ستر ضرور پوشیدہ ہوجاتا ہی۔ لیکن وہ تارک الدنیا نہین رہی بلکہ اونکا بڑا پیشہ لوٹ مار اور راہزنی ہی۔ اغلام۔ زناکاری۔ شراب خواری۔ اور آزار رسانی انسان وغیرہ انکی سرشت ہی۔ اکثر ین صاحب فرمان کی فوج مین ملازمت سے بھی ممتاز ہوتے ہین بہادری اور جان نثاری دکہانی مین کمال کہتے ہین۔ ہندو مسلمان یا کسی دوسرے فرقہ کی حاکمون کی ملازمت سی پرہیز نہین کرتے۔ لیکن افعال قبیحہ اونکی خمیر مین ہین۔ سزا بہی پاتی ہین مگر باز نہین آتی۔ اسی فرقہ کے بعض لوگ جو کچہ شعور بہی رکہتے تہے زر کثیر جمع کرکے زمانہ قدیم مین کوئی موقع پاکر بلاد دکن مین مسکن گزین ہوئے ہین جو زمانہ حال تک صاحب ثروت و جاہ ہین بڑے بڑے اندوختہ اونکی پاس ہین جنسے سود وغیرہ کا کاروبار چلاتے ہین اونکی دولت اسوقت تک دمبدم زیادہ ہوتی جاتی ہی کیونکہ اپنی کمائی کا تقریباً دسوان حصہ خرچ کرتے ہین اور نو حصہ جمع کرتے ہین۔ لیکن اونکا باطن بہی اوسیطرح خراب ہی جسطرح فرقہ سپاہیانہ مذکور کا۔ لباس وغیرہ بہی پہننے لگے ہین۔ بعض اب بہی سوای گیروا رنگی ہوئی ایک چادر کے جسکو وہ اپنی سینہ سے گہٹنون تک باندہتے ہین دوسرا لباس نہین رکہتے۔ اور بعض علاحدہ چادر مذکور کی ایک لنگی گیروا سر کو بہی باندہتے ہین بلاد دکن مین یہ لوگ اکثر پائی جاتی ہین۔ زنان پری طلعت اور اطفال خوش جمال اونکی تفریح طبع کا

باعث ہین افسوس کہ یہ ناعاقبت اندیش لوگ تفریح دنیا کی سبب
پریشان خاطری ہی یعنی جمع کرتے ہین عورات حسینہ چہری اور بالکی اور
خوبصورت اطفال چیلہ اور انکہ کی نام سی نامزد ہوکر بجای روشنی قلب کے
روسیاہی حاصل کرتی ہین۔ اور بسرخروئی بالائی کی عوض سرخروئی زیرین کے
جویان ہوتی ہین زنار نہین پہنتی۔ اور جو زنار دار فرقہ کی اشخاص ہین شامل
ہوتی ہین وہ بہی زنار کو اوتار ڈالتی ہین۔ فی الحال گروہ سناسیان دس
فرقون پر تقسیم ہوگیا ہی بن۔ ارن۔ تیرتہہ۔ آشرم۔ گر۔ پربہہ
بہارتی۔ ساگر۔ پرگی۔ سرستی۔
اس عقیدہ کے مرتاض اکثر حیوانات جلالی اور جمالی سی محتاط رہتی ہین
اور آمیزش عورات سی حتی الوسع احتیاط کی پابند ہین۔ عوام مین اس فرقہ کا
نام دتاتری مشہور ہی۔ کہتی ہین کہ دتاتر جسکا دوسرا نام دیوت بہی ہی
اصل مین نارائن کا اوتار ہی جس نی کی سبب یہ مرتبہ اوسکو حاصل ہوا کہ
مراد سی آزاد ہوگیا ایک مرتبہ گورکناتہہ (جوکہ جوگیون کا مرشد اور بزرگ
سناسیان مہادیو کا اوتار ہی) دیوت کی مقابل ہوا۔ اور بامتحان اپنی
کیواسطی دیوت نی ایک چٹنگ گورکناتہہ پر پہینکا گورکناتہہ اوسکی ہاتھ کی
آہن بنگیا۔ دیوت نی اوسپر طعن کیا کہ تم آہن اشیا شکستنی ہین سی

ے یہ دیوی دیوت ہی جو شیشی ہی یا کینہ پیکش بین جبل گوتم بدہ بہار کے جہنوں نے کا پدیہ تپا اسنی
گوتم کی نسبہ کا ہین نے مذہب کی بنیاد ڈالی تہی۔

نہیں ہی تمکو ایسا منظور نہین تہا۔ تیرا یہ ناز بیجا ہو۔ الغرض گورکنا تہہ نے حملہ کیا۔ تو دیووت پانی کا مجسم بنگیا۔ گورکنا تہہ کا حربہ دیووت کی بدن پر پڑا مگر اسطرح اوسکی بدن سی نکل گیا جیسے کوئی شی پانی مین سے نکلجاتی ہیں گورک خائف ہوکر پانی مین گہس گیا۔ دتاتری جی تلاش کی تو گورکنا تہہ کو پانی مین بصورت خوک پایا۔ اور پکڑکر باہر لایا۔ بعدہ دتاتری جی دیووت پانی مین گہسا تو پانی مین ملگیا گورکنا تہہ نے ہرچند تلاش کیا مگر تلاش بےسود گئی۔ المختصر سنیاسیون کی دسون فرقہ دوطرحکی پائی جاتی ہین ایک تو وہ لوگ جو شرع ہنود (یعنی کارتک) کے پابند ہین اور دوسری جو پابند نہین اور سر کے بال بڑہاکر اونکی جٹائین بنالی ہین زنار نہین رکہتے ہر روز غسل کی بہی پابند نہین بہوت ملتی ہین دونو جماعتین اپنی اپنی مردون کو نمک وغیرہ اور دوسری بوجہ باندہکر دریا مین ڈالتی ہین۔ کمارل ایک سام موانٹہوین صدی عیسوی مین اس عقیدہ کا اعلان کرنیوالا گذرا ہی۔ اسکو کمارلا بہی لکہا ہی یہ ملک بہار کا ایک برہمن تہا جسنے بدہونکی خدا سیائی اور اونکی مت کا کہنڈن کرکے مرکر باندہی ہی۔ بعض لوگ اس امر کی قائل ہین کہ کمارلا۔ شنکر اچاریج کا گرو تہا۔ لیکن شنکر وجیج مین جو کہ راجہ بہوج زمانہ کے حالات بتانے کیواسطے ایک کسیقدر معتبر کتاب مانی جاتی ہی جو گروہ کہ شرع ہنود کا پابند نہین ہی اوسکا مرشد شنکر اچاریج نامی ایک

شخص مرتافنس صاحب کمال گذرا ہی - جسکا زمانہ نوین صدی مسیحی مین
منسوب ہوا ہی - یہ شخص نہایت دانشمند اور آزادی پسند تہا - راجہ سہدیو
راجہ کشمیر نی اسکو اپنا پیشوا بنایا - ہنود اس شخص باکمال کا نام عزت سے لیتے
ہین کہتے ہین کہ ویدانت شاستر کو علمای ہنود نی نہین سمجہا تہا اوسکی رموز کا
انکشاف سادہونڈکور کی ذات سی ہوا ہی - اور شنکراچارج کو درحقیقت مہادیو
اوتار سمجہتے ہین پس اس شخص گیانی کی موحد ہونی مین کسی کو کلام نہین - اسکا
مولد ملیبار ہی تمام ہند مین اسکا سفر کرنا اور ہر جگہ اپنی عقیدہ کا اعلان
کرکے مخلوق کو اپنی خیالات کا پابند کرنا ثابت ہوتا ہی - بنگالہ بہار پنجاب
اور کوہ ہمالیہ کشمیر کدارناتہ وغیرہ صرف بتیس برس کی عمر مین پاپیادہ
چہان ڈالے - ویدانتیون کی فلسفہ کو کچہ تغیر و تبدل کی اپنی مذہبی عقیدہ
مین شامل کرکے مخلوق کو اوسکی تعلیم کرنی شروع کی - اسکی تعلیم عام مین
بنی نوع انسان کیواسطی تہی - اسکی تصانیف سے تین کتابین جو کہ بران
کے نام سی مشہور ہین اسکی خلاف لکہا ہی جیسا کہ شنکراچارج کی حالات مین ہم مکرر
آئندہ نقل کرینگے - انشاء اللہ تعالی - اسنی شیوجی یعنی مہادیو کی بنیاد
ڈالی یعنی برہم کے ظہور ثلاثہ مین سی مہادیوجی کو قوی تر تصور کرکے اونکی
پرستش پر تقدیم دی گئی - چونکہ اس پرستش پر شنکراچارج نی بہت زور دیا تہا
اسلئے عوام اونکو مہادیو کا اوتار خیال کرتی ہین - الغرض کتاب شنکر وجی

ہین لکہا ہی سنکرا چاریج راجہ بہوج کی زمانہ مین گذرا ہی۔ بہوج کی دربار مین آچاریج
مذکور نے بڑی بڑی عالم فاضل برہمنون کو جو کہ دربار مین ہمیشہ موجود رہا کرتے تہی
اپنی خیالات سناکر اور شاستراَرتہ مین قائل کر کی اونکو اپنی طرف متوجہ کر لیا تہا
چنانچہ جو لوگ اونکی کلام کو گوش ہوش سی سنتی تہی اونکی نام حسب ذیل ہین۔
مہا شنکر بہٹ۔ پربہاکر گرو۔ کماریل سوامی۔ ابہنو گوپال شی۔ گپت پاد۔ ادوتیا نند آچاریہ
مراری مشر۔ منڈن مشر۔ یان میورنڈری۔ (از تزک مختصر منتاج) شنکر آچاریج
نے شیو کی پوجا دہیان گیان اور خاموشی کی ساتہ کرنیکی تعلیم دی ہی۔ لیکن عوام مین
پوجا کرنیکی واسطے شیو کی تصویر اسطرح بناتی ہین کہ پانچ منہ۔ چار ہاتہ۔ بیل پر
سوار۔ سر پر گنگا ندی کی روانی کی علامت۔ گورا رنگ۔ دہیان مین
مستغرق۔ گلے مین کہوپڑیون کا ہار۔ بدن پر سانپونکی ہیکل۔ شیر کی
کہال۔ ایک عصا جسکے سر پر آدمی کا سر لگا ہوا ہی ہاتہ مین ہی۔
اسیطرح شیو کی بی بی کی بہی کئی مختلف طریقہ کی شبیہین بناتی ہین۔ برہمن شیوجی
کی زوجہ کو ایک حلیم اور نہایت موزون اعضا والی اعلی درجہ کی حسین عورت
تصور کرتی ہین اونکی بہی کئی صفتین ہین ان صفات کی نام ہم پہلی کسی
جگہ بتا آئی ہین۔ درگا کی شبیہ مین دو حالتین پائی جاتی ہین یعنی سنہری
رنگ کی عورت مگر چہرہ پر غصہ کی آثار نمایان۔ شیر پر سوار۔
نیز آریہ لوگ اسی تصویر کو کالی کی نام سی مشہور کرتی ہین اور خون آلودہ

سر پر سانپ لپٹے ہوے ۔ آس پاس کہوپڑیان لٹکتی ہوئین مہیب سیاہ
صورت بنائی ہین ۔ الغرض بہت سے مختلف روپ ہین درگا جی کی بہی
پرستش ہوتی ہے ۔ برہمن اور ذی علم لوگ درگا جی کے روپ کو ایک دیوی تصور
کرتے ہین الغرض شیوجی اور اونکی استری کی پوجا کو ترقی دینے والے شنکر اچارج
ہوے اسکے بعد اونکے پیروون نے اونکی تقلید مین اس عقیدہ کو ترقی دی ۔

فی الحال یہ پرستش دو طرح پر ہوتی ہے ۔ جو ذی علم لوگ ہین وہ صرف دہیان
گیان مین مستغرق ہو کر شیوجی کی پوجا کرتے ہین اسیطرح شنکر اچارج کی ہدایت
بہی تہی ۔ وہ لوگ کوئی ظاہری رسم کی پابندی سواے لنگ کے دوسری نہین
استعمال مین لاتے ہین ۔ اس لنگ کی علامت پتہر وغیرہ سے مثل اعضاے تناسل
کے بناتے ہین اوسپر پہول چاول ڈالکر پوجا کرتے ہین ارذل اقوام ہزارون
قربانی کرتے ہین یعنی بہت سے جانور اونکے غصہ سے امن مین رہنے کیواسطے ذبح کرکے
قربانی چڑہاتے ہین ایسی قربانیان قحط اور وبا کے زمانہ مین زیادہ استعمال کیجاتی
ہین ۔ بعض نادان انسان انسان کی قربانی کرنے سے بہی نہین چوکتے ۔ بلکہ زمانہ
سابق مین تو انسان کی قربانی ایک ضروری امر تہا دیکہو حالات قربانی کی
بحث مین دیکہو شنکر اچارج کے بعد اونکے بہت سے چیلے ہین جن سب سے زیادہ قدیم
مقدم راما نج سوامی ہین جو کہ جنوب کے ساکن سنہ ۱۰۳۹ ؟ عیسوی
مطابق سنہ ۱۵۳۱ بکرم مطابق سنہ ۱۴۷۵ء یا سنہ ۸۸۲ ہجری مین تہی

اور شنکر سوامی کی عقائد کی پہیلانیوالی گذری ہین - انکی بعد سمبوج شاکہ
۱۱۲۴ مطابق سمت ۱۲۵۷ بکرم برابر سنہ ۱۲۰۰ع یا سنہ ۵۹۶ ہجری مین
نامہ ہوا چارپہ اسی طریقہ کا پیرو ہوا - (منتخب از ترک مختصر - گلبرت
بہگت مال)

کسا مُن چترویہ سناسیون کی گروہ مین بڑا مرتاض گذرا ہی - یہ شخص صاحب
جاہ و ثروت تہا - امرائہ شوکت و شاہ کی اوسکی گہر کی نوکری تہی - قریب تہا اینہ
اوسکی مقابلہ کا کوئی ذیشان شخص نہ تہا اسکی نسل برہمنان گجرات سے
ملتی ہی چونکہ ناگر برہمن مشہور ہین -

اوسی نواح کا جوہریون مین چترویہ کی باپ کی بڑی عزت تہی - باوجود اس
ظاہری جاہ و دولت کی چترویہ کی دلمین فقر او تجرد کی الفت گوشہ گزین تہی
عشق الہی کی آگ نے ظاہری دولت اور شان وغیرہ کی خیالات کو مثل خس و
خاشاک جلا کر اوسکی دلکو تعلقات ماسوا اللہ سی آزاد کیا تہا - اس امیر کی
چہرہ کی شان و جلوس کی عوض فقیری بہیس پسند آیا کیا سب تعلقات دنیا کو
قائمہ اوٹہا یا - مادر - پدر - زوجہ - فرزند وغیرہ کو چہوڑ کر جوگی ہو گیا کو اس
قالب ہی پر جسم کو جوگ کی حالت مین یا اسباب ظاہر سے اوٹہا لیا تہا مگر عیش
اوٹہی - او فقر کی تکالیف اور سر و پا کی ایذا اوس عیش کی بندہ کو سکہی
چہوڑا ہی - لیکن (بمصداق ضرب المثل کہ الک ہست بری بلا ہی) چترویہ

ثابت قدمی نے دنیا کی تکالیف سے راہ حق مین اوسکے بڑہتے ہوے قدم کو لغزش
نہ کہانے دی بلکہ جسقدر جسمانی صدمہ اوسکو پہونچتے جاتے ہین اوسکی مستعدی زیادہ
ہوتی جاتی جسطرح کوئی ہوشیار انسان راہ کی نشیب و فراز مین ٹہوکر کہاکر سنبہلتا
جاتا ہے یہی حال اس صاحب ہمت کا گذرا آخر سنیاسی لوگونکی صحبت اختیار کی اور
ہمت مضبوط باندہکر ریاضت پر مستعد ہوا ایک مدت تک حبس دم کی کوشش
کرکے شہرت حاصل کی مشہور خلق ہونے پر بہی اپنی ریاضت کرنے پر جارہا - ایام
ریاضت مین قلت غذا بہی پیش نظر تہی حتی کہ صرف تین مرتبہ کف دست
پرکر کے غذا پر اکتفا کیا کرتا تہا - ایک مقام پر لکہا دیکہا ہے کہ ایک مرتبہ اسقدر
قلیل غذا بہی میسر نہوئی بلکہ بجاے اناج نمک موجود تہا - چتروپہ مذکور نے موافق
معمول اپنا سے تین مرتبہ کف دست پرکر کے اوسی پر صبر کیا - سنیاسیون مین
اُسکے خوارق عادات کی بہت سی حکایتین زبان زد ہین سنہ [illegible] ہجری مین
ایک مجوسی درویش ایرانی نژاد ملک ہند مین سیاح تہا - اوسکی تصنیف سے مرزا
محسن کشمیری ایک حکایت نقل کرتا ہے - سیاح نے لکہا ہے کہ ایک رات چتروپہ
میرے پاس آیا اور مجہے ہمراہ لیکر سیر کرنیکو واسطے صحرا مین پہونچا - ایک عمیق دریا
کے کنارہ پہونچکر دریا مین اسطرح چلنے لگا کہ جیسے عام مخلوق زمین پر چلتی ہے یعنی
اوسکے پاؤن ہرگز تر نہوے مجہے سخت تعجب رہا - ابہی دریا سے پار نہین ہوا تہا کہ چتروپہ
نے مجہے بہی طلب کیا - چنانچہ مین بہی اوسیطرح دریا مین روانہ ہوکر اوسکے

پاس پہونچا ہین اور چترویہ دونو دریا مین مثل خشک زمین کی چلنے لگی چترویہ
دریا سی پار اوترکر ایک سطح سنگ پر پہونچا اوس پتہر پر بیٹہی۔ چترویہ نی سطح
سنگ کی طرف اشارہ کرکی مجہسے کہا کہ یہ کیا چیز ہی جسپر ہم تم بیٹہی ہین اور یہ کسکا
کام ہی؟ چونکہ وہ سطح جسپر ہم دونو بیٹہی تہی کم سی کم دس گز طول و عرض ہوگی اور
ہموار ہی تہی مین نی تعجب کرکے اپنی عقل کی موافق کہا کہ یہ سطح ایسی ہی جیسی کسی
مکان کی چہت ہو کہ مٹی اور ریت مین غرق ہوگیا ہی اور چہت برآمد ہوئی ہی
چترویہ ہنسا اور کہا کہ ایسا نہین ہی۔ بلکہ ایک سناسی میرا دوست ہی اوسنی
خواہش کی تہی کہ بڑی بڑی پتہر فراز کوہ سی فراہم کرکی اس جگہ ایک عمارت بنائی
چنانچہ یہ پتہر وہ اپنی کاندہی پر اوٹہاکر ایک بلند پہاڑ سی یہان لایا۔ جبکہ گرد نواح
کی مخلوق کو یہ معلوم ہوا تو مخلوق اس حال کی دیکہنی کو کمین گاہ مین پوشیدہ ہوئی اور
جب سناسی کو دیکہا تو اوس سے عرض کرنے لگی کہ تم اسقدر تکلیف مت گوارا کرو
بلکہ تمہین جو عمارت بنانی ہی اوسکی واسطے ہم چہوٹی چہوٹی پتہر فراہم کرکی تعمیر کرادینگے۔
چونکہ سناسی کا یہ کام مخفی طور پر تہا اور اب اوسکا افشا ہوگیا لہذا سناسی
اپنی اس خیال سی باز آیا اور کسیقدر ناخوش ہوکر اس مقام سی کہین چلا گیا ہی
چلو اب ہم تم دونو ملکر اوسکی تلاش کرین۔ مین اوس پتہر کی مقدار دیکہکر اوس شخص کی
قوت سی اوسکا اوٹہانا ناممکن سمجہکر سخت حیران تہا۔ الغرض اوسکو تلاش کرنی
روانہ ہوئی۔ ایک مقام پر دیکہا کہ وہ سناسی بطور نشست بیٹہا ہوا اپنی

مشغول ہو۔ چترویہ نے اوس سناسی سے کہا کہ یہ ہمراہی درویش میرا مہمان ہو
اپنے خادموں کو حکم کرو کہ اسکی طبیعت بہلانیکو واسطے کچہ شغل کریں۔ سناسی نے او
سنے جواب دیا کہ چونکہ یہان تاریکی ہو تو پہلی روشنی کا انتظام کرو۔ اوسکے کہتے ہی
چترویہ نے صحرا کی طرف دیکہا پہر دیکہتے دیکہتے ایک مشعل بزرگ صحرا مین پیدا ہو
اور گشت کرتی ہوی قریب آئی اوسکی روشنی سے تمام جنگل روشن ہوگیا۔ اور
تمام برگ و بار اشجار سے مختلف سازونکی صدا آنے لگی اور صبح تک یہ لطف خیز
ہنگامہ رہا۔ الغرض وقت صبح مین اوسنے جدا ہوکر واپس آیا۔

حکیم کامران شیرازی لکہتا ہو کہ سیاحت ہندوستانکے وقت چترویہ سے شہر بنارس
مین ملاقات ہوی۔ اوسکی مجلس مین ایک شخص مردان اسلام مین سے موجود
تہا۔ اوسنے چترویہ سے سوال کیا کہ ہمارے پیغمبر آخرالزمان محمد مصطفے صلعم کے بارہ مین
تمہارا کیا خیال ہو۔ اوسنے جواب دیا کہ تم خود کہتے ہو کہ فرستادہ خداوند تعالی ہو
جس گروہ پر اوسکو خدا نے بہیجا ہو بیشک وہ اوسکا راہبر ہو۔ لیکن واصلان حق
اور مقربان بارگاہ ایزدی کیواسطے کوی ضرور نہین ہو۔ جہانگیر بادشاہ ہندوستان
اوسکا معتقد تہا۔ اور عبدالرحیم خان خانان اوسکو برگزیدہ سمجہتا تہا۔
گسائین چترویہ سنہ [illegible] ہجری مین شہر بنارس مین راہی ملک بقا ہوا۔

کلیان بہارتی سنہ [illegible] ہجری مین مقام کرتپور دیا کرتارپور مضافات
پنجاب ملک راجہ تاراچند مین گذرا ہو۔ صاحب ریاضت اور عامل

حبس دم تھا۔ دو ساعت تک۔ انس روک لینی کی مشق بہم پہونچائی
تھی۔ اس شخص مین ایک طرفہ کمال تھا کہ روغن چراغ پیتا تھا اور
اوپر دودھ پیتا تھا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد استغراق کرکے عوام کو دکھاتا
کہ دونو اشیا جداگانہ ہین ایک دوسرے سے آمیز نہین ہوئین۔

ایشر گیر۔ ایک مرتاض سنہ ۱۲۴۹ ہجری مین ملک کشمیر مین اوقات بسر
کرتا تھا تین ساعت تک حبس دم کرنیکا عادی تھا۔ اسکو فن سحر و طلسم
و شعبدہ وغیرہ مین بھی دخل تھا۔ بہت عجائبات اس سے ظاہر ہوئی تھے۔
باقی اور بہت سی اقسام کے سناسی ہین بعض دس بارہ برس تک
ایک ہی پاؤن پر کھڑے رہتے ہین انکو تھا ولیسر کہتے ہین۔ اور بعض لوگ
تکلم نہین کرتے زبان بند رکھتے ہین انکو مون کہتے ہین۔ گروہ سناسیا
مین اکثر لوگ امیر کبیر بھی ہوتے ہین۔

ساکتی فرقہ

اس فرقہ کی حالات تمام اقوام ہنود سے جدا اور مذموم پائے جاتے ہین
ساکتی گروہ کا عقیدہ ہے کہ برہم کے ظہور ثلثہ مین سے ظہور سوم یعنی مہادیو
کی ایک بی بی ہے جسکو پاربتی کہتے ہین لکھا ہے کہ وہ عورت عجب شوخ
مزاج اور حیلہ باز ہے۔ ہر چیز کو اوسکی اصلی حالت کے خلاف مخلوق کو دکھاتا

اور روحون کو جسمون مین پہونچانا - اوسکا کام ہی - تمام مخلوق اوسی سے
پیدا ہی - اس مایا شکتی کو فنا سے تعلق نہین ہی اوسنی جملہ موجودات
علویہ اور سفلیہ کو اپنا دلفریب روپ اور دلکش ادائین دکھا دکھا کر
فریفتہ بنا رکہا ہی - بغیر اوسکی پرستش کے مکت ملنا ممکن نہین جو لوگ
اس گروہ کے پیرو ہوکر نجات ابدی کے طالب ہین اوسکی عبادت سے
غافل نہین ہوتے - صاحب دبستان جو کہ محرر حالات ہنود سے بہت تحقیق سے
لکہتا ہے - کہ شاکتی فرقہ کے عقیدت بہوانی کو مہادیو پر غالب جانتے ہین
اونکے نزدیک افضلترین پرستش لنگ (یعنی ذکر مہادیو) اور بہگ
(یعنی فرج بہوانی) کی ہے اگرچہ لنگ وغیرہ کی پوجا سوا اس فرقہ کے بعض
دیگر اقوام ہنود بہی کرتی ہین لیکن شاکتی گروہ سب سے زیادہ عقیدتمند ہی
اسکی وجہ یہ بتاتے ہین کہ تمام انسان انسے پیدا ہوے ہین - لہذا یہ دونون
قابل پرستش ہین - مرزا محسن کشمیری ایک روایت نقل کرتا ہے - کہ
ایک شخص جو اس فرقہ کے بعض لوگون کا زیادہ تر دوست تہا اور
اکثر وقت اونسے صحبت نشست و برخاست بہی رکہتا تہا - اوسنے اونکی
جلسونمین اکثر سنا ہی کہ شاکتیون کے عقیدہ کی موافق تمام گروہ ہی آدم
جو ملت ہنود کا دوسری ملتون کے پابند ہین حقیقت مین وہ سب بہی
لنگ اور بہگ کی پوجا کرتے ہین چنانچہ دنیا مین اونکی عبادت خانہ

کسی فرقہ کا اس رمز سے خالی نہیں ہے۔ گرجا کا بلند مینار اور محراب خیالی
لنگ اور بہگ کی تصویریں ہیں اسیطرح اہل اسلام کی مساجد کے مینار اور محرابیں
اوسی کی یادگار ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ شراب نوشی کو اچھا جانتے ہیں
بلکہ ایک وقت مخصوص میں جسکو الم کہتے ہیں انسان کی کھوپڑی میں
شراب بہر کر پینا متبرک خیال کیا جاتا ہے - اور اوسوقت میں جانورونکو
ہلاک کرکے سب کا خون ایک تسلی میں جمع کرتے ہیں۔ جو شخص اونکی عقیدہ کا
پیرو ہونا چاہتا ہے اوس خون میں اوسی نہا کر خود بہی خون کہاتے ہیں
اور اوسکو بہی کہلاتے ہیں اسوقت جسقدر خون جمع ہو سکتا ہے خود اہم گرو
ہیں اس عمل کو صاف ہو جاتے ہیں - اور اکثر اون کو مسان میں
(جہان مردہ جلائے جاتے ہیں) زن و مرد جمع ہوتے ہیں مرے ہوئے جانور
اور انسانون کا گوشت جہانتک بہم ہو سکے کہاتے ہیں - اور بعدہ تمام
زن و مرد برہنہ ہو کر ایک دوسرے کے سامنے عورات سے جماع کرتے ہیں
اس فعل کو شکتی پوجا کہتے ہیں - اسوقت میں اگر پر استر
(یعنی غیر مرد کی عورت) دستیاب ہو تو ثواب عظیم سمجھا جاتا ہے - اور اگر
غیر عورت میسر ہوں تو از یاد لطف و ثواب کی نظر سے اپنی ایک
دوسری کی زوجہ سے مشغول ہو کر حظ تام حاصل کرتے ہیں - اکثر انکے
مرید اور شاگرد اپنی بیبیاں اور بیٹیاں اون مرشدان نذر نفس امارہ

اور سالکان طریق ناکارہ کیواسطے حاضر کرتے ہین اس فرقہ کے عقیدہ
کی موافق وطی مادر وخواہر وعمہ وخالہ ودختر وغیرہ سب جائز ہی برخلاف
دیگر اقوام ہنود کے کہ وہ بہی اپنی قبیلہ کی دختر سے ہم بستر ہونا بہی
اچھا نہین سمجھتے - مرزا ای کشمیری ایک روایت چشم دید لکھتا ہی کہ اس
فرقہ کے ایک ذی علم شخص سے اسیوقت ملاقات ہوی کہ وہ ایک
کتاب کے مطالعہ مین مصروف تہا - اوسمین ایک مقام پر لکہا تہا کہ سوای
اپنی دختر کے تمام عورات بنیت حصول حظ نفس اور ہم بستری بغرض مجامعت
درست ہی - شخص مذکور نے سخت نفرت ظاہر کرکے بیان کیا کہ یہ لفظ
خلاف قدماء عقیدت کیشان شاکتیان کے لکہا ہی شاید کاتب کی
غلطی ہے کیونکہ استثناء دختر قدماء مین نہین ہی - ظاہر ہی کہ زن مجامعت
کیواسطے پیدا کی گئی ہی - اگرچہ وہ مادر یا دختر ہو - اس گروہ مین کوئی خیرات
اور عمل از حسنات جماع سے بڑہ کر نہین ہی - اور وہ بہی غیر عورت کی ساتہہ
کہتے ہین کہ زن ومرد دونو عناصر سے پیدا ہین اور جو کچھ انسے پیدا ہوتا
وہ بہی عناصر ہی پہر اگر عناصر عناصر سی آمیز ہوی تو کیا مضائقہ ہی چنانچہ
اس فعل کو کام[1] دان کہتے ہین - انکا قول ہی کہ جو شخص عورت
مرد کو آمیزش سے باز رکہی وہ سخت قابل نفرین ہی - عورت کی تعظیم کرتے ہین

[1] کام یعنی شہوت اور دان یعنی خیرات -

برای کے ساتھ یاد کرنا گناہ عظیم جانتے ہین - اونکا عقیدہ یہ کہ جب
مرد اور عورت مجامعت پر آمادہ ہون تو چاہیے کہ مرد اوس عورت
کی طرف ایسا تصور کرے کہ یہ فلان دیوی ہے مین اسکے ساتھ
مجامعت کرتا ہون - اور علی ہذا عورت کو یہ تصور کہ وہ مرد خاص
فلان دیوتا ہے جب ایسا خیال رہی تو اوس مجامعت کا بہت برا ثواب
ہی آدمی کی قربانی کرتے ہین اوسکو نرمیدہ کہتے ہین اور گائی کی قربانی
کے وقت اوسکو گئومیدہ کہتے ہین اور گہوڑے کی قربانی کو اسپ میدہ
(یعنی اشو میدہ) کہتے ہین اس گروہ کے ہم عقیدہ لوگ اپنی بیبیان
اپنے دوستون کی خدمت مین بغرض حصول حمل اکثر بہیجتے ہین اور
وہ اونکے شوہرونکے روبرو اون عورات سے مباشرت کرتے ہین جو شخص اپنی
عورت اپنے مرشد کی خدمت مین نہین بہیجے اوسکا عقیدہ کی صفائی
مین شک کرتے ہین -

گسائین لوچن ناتہ

یہ گسائین دراصل ایک برہمن تہا ہمیشہ کالکا کی پرستش
کرتا تہا سنہ [illegible] ہجری مین کشمیر مین پہونچکر ایک مدت تک رہا
کرتا رہا - آخر اپنے عقیدہ کی موافق ایک واسی سے زنا کیا

اوسکے اعتقاد مین پانچ ضروری چیزین ہین جنسے انسان کو پرہیز کرنا خطا ہے۔ ماہی۔ شراب۔ زن بیگانہ۔ گوشت حیوان۔ منتر خوانی۔ جبکہ گسائین مذکور اپنے اوس فعل مین مداخلت کرچکا۔ تو چند عرصہ کے بعد اوسکے کامل ہونے کی خبر کوچہ و بازار مین مشتہر ہوئی۔ چنانچہ احسن اللہ خان معروف بہ ظفر خان بن خواجہ ابوالحسن ترمذی کہ اوسوقت مین حاکم کشمیر تہے گسائین مذکور سے ربط بڑہانے کی کوشش کرنے لگے۔ اسی اثنا مین گسائین سے التماس کیا کہ ملک تبت فتح کرنے کا قصد رکہتا ہون۔ اوسکے واسطے تدبیر عمل بتلائے ترلوچن نے جواب دیا کہ اگر فقیر کے کہنے کی بموافق عمل کیا جائیگا تو تبت پر فتحیاب ہونا کچہ دشوار نہین ہے۔ ظفر خان نے قبول کیا اور طرفین سے عہد و پیمان ہوا۔ ترلوچن نے کہا کہ چند کس لولیان (یعنی طوائف) میری خدمت کے واسطے مقرر کردو کہ ہر دم میری خدمت مین حاضر رہین اور کبہی مجہسے جدا ہون کیونکہ میرے کیش مین طوائف کے ساتہ مشغول ہونا دوسری عبادات کی نسبت سے بہتر ہے۔ مگر حتی الامکان نارسیدہ ہون چنانچہ ظفر خان کے حکم سے خوبصورت خوبصورت لولیان اور پری جمال دیو کنیان گسائین کے واسطے موجود کی گئین اور ظفر خان

بعد فوج کشی بہ ملک تبت مظفر اور منصور ہوئے۔ اوسوقت سے
گسائین کی زیادہ معتقد ہوگئے تھے۔ بعد چند مدت کے ظفر خان اور
گسائین مذکور مین رنجش پیدا ہوگئی۔ گسائین بہاگ گیا مگر اوسی
زمانہ مین ملک کشمیر مین اہل اسلام کے ہر دو فرقون سنی اور
شیعہ مین بنیاد فساد برپا ہوئی۔ ظفر خان معزول ہوکر کابل
کی طرف بہاگ گئے۔ مگر کابل مین اوسکے خویشون مین سے ایک
شخص محمد طاہر نامی نے بیت الخلا مین ظفر خان کو خنجر سے زخمی
کیا جسکے صدمہ سے ظفر خان مدت تک مبتلائے آلام رہا۔ اوسی
زمانہ مین منصب بہی چہن گیا مدت تک لاہور مین بحالت بیکاری
مین سنہ ۱۰۵۵ ہجری مین مقام گجرات مضافات پنجاب مین تراوچن
سے ملاقی ہوا۔ تراوچن نے کہا کہ میری رنجش کے سبب تجہپر اسقدر
مصائب نازل ہوئے عرفی شیرازی سے عنایت صمدی ردی کہہ

ع ۱؎ یعنی وہ کنواری لڑکیان جو قوم ہنود پچہلے زمانہ مین مندر اور تیرتہ گاہون پر پن کرکے چہوڑ
دیتے تھے یا جس شخص کے اولاد نہوتی تہی وہ عہد کرتا تہا کہ اگر اولاد ہوگی تو دیوتا کے نام پر
اوسکو پن کرونگا چنانچہ بعد پیدا ہونیکے اصطلاح مندر یا تیرتہ گاہون پر وہ آزاد کردیجاتے
تہے اونکو دیو کنیان (یعنی دیوتا کی کام کی کنواری) کہتے تہے اوسکے ساتہ صحبت کرنے مین گناہ
تو درکنار ثواب حاصل ہونیکا امیدوار ہوتے ہین بلکہ اکثر دختر کو پن کرکے بیپاریون سے
خود ہی خرید کر اپنے تصرف مین لاتے ہین۔ بعض مقامات مین اب بہی یہ
رواج ہے۔

حاشیہ صفحہ ۴۷۶

نامکمنہ اگر کمال پنہود جنم پرستی بادشاہ شیدوش ابن الوشن لکھتا ہی کہ
حکماے متقدمین اور اسلاف محققین نے اپنی ضروری تحریرات مین لکہا ہی
کہ دعوت اسمامین مناسبت کا بڑا لحاظ رکہنا چاہیے کیونکہ اگر نسبت
برابر ہی تو عمل سریع الاثر ہوگا اور مناسبت نہین ہی تو اوسکی اثر کرنیمین کلام اور
تامل ہی یعنی دعوت ارواح طیبہ مین تقدس اور تنزہ ضرور ہی اور دعوت
ارواح خبیثہ مین عدم طہارت اور غلاظت کی آمیزش ناگزیر ہی ۔ اور دعوت
ارواح خبیثہ کو اعمال کی قسم ثانی شمار کرنی چاہیے ۔ مرزای کشمیری چشم دید واقعہ
لکھتا ہی کہ اوسی زمانہ مین ایک سائین کو مین نے دیکہا کہ رات کو وقت ہمیشہ کسی
تن مردہ پر بیٹہا کرتا اسکے واسطے ہر روز اوسکو بہت جستجو کرنی پڑتی تہی ۔

سدانند شاکتہ

اور اسیطرح ایک شخص سدانند تہا جو اسی عقیدہ کا معتقد تہا ایکروز اوسنے اپنی مرید سے
کہا کہ مجہکو کیش پوچا لینیکی ضرورت ہی اگر اپنی دختر حاضر کرو تو بہتر ہو ۔ مرید نے
فرمودہ گسائین فورًا پورا کیا سدانند نے اوس دختر کو نظر غور سے دیکہا اور
یکبارگی اوسکو لپٹا کر بوسہ لینا شروع کیے یہانتک وہ اوسمین محو ہوا کہ کسی
امر او کسی دست بردسے باز نہ رہا ۔ حالانکہ پدر دختر اس حرکت کو دیکہتا تہا ۔
ایک دوسری شخص نے ایک روز اپنی بی بی سدانند کیو اسطے حاضر کی ۔

اور عرض کیا کہ اولاد نہونے سے دل نہایت اندوہگین ہے۔ (واضح ہو کہ
اوس گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی غیر شخص کسی زن بیگانہ سے اختلاط
کرے حالت اختلاط مین عورت جس قسم کا تصور اپنے دل مین پیدا کرے
اولاد اوسیطرح کی پیدا ہوگی۔ چنانچہ بہت سی عورات اس غرض سے کامل
اور ساد ہوون سے ہم بستر ہوتی ہین کہ اونکے بطن سے ایسی اولاد پیدا ہو جسکی
وجہ سے اونکو مکت نصیب ہو) الغرض سدانند نے اوسکے شوہر کے سامنے
اختلاط آغاز کیا۔ اور بدبخت شوہر کسا ئین کا اور کہبی عورت کا معاون تہا
یہ سب موجود ہونے پر سدانند صاحب کمال بہی تہا چنانچہ صاحب دبستان
چشم دید واقعہ لکہتا ہے کہ ایک روز سدانند ایک مسان مین اپنے
احباب کے ساتھ برہنہ بیٹہا ہوا شراب وکباب اور فواحشات مین مبتلا
ہو رہا تہا۔ ناگاہ ایک برہمن جو پابند شرع ہنود تہا اوسطرف سے گذرا
سدانند کے احباب خائف ہو کر عرض کرنے لگے کہ اس برہمن نے
ہمکو اس حالت سے اس مقام پر دیکہا ہے یہ بدنام کریگا۔ سدانند ہنسا
اور کہا تم کچہ فکر نکرو اوسکو کہنے یا بدنام کرنیکی نوبت ہی نہ آئیگی چنانچہ
اسطرح اوسکا حال تحقیق ہوا کہ جب برہمن اپنے مکان مین پہونچا بغیر
کسی سے کلام کیے اوسکی روح قالب خالی سے پرواز کر گئی۔ یہ سب
حالات مرزا محسن کشمیری نے چشم دید لکہے ہین جو ہمنے بغرض ازدیاد لطف

ناظرین درج کئے۔
باوجود ان سب باتون کے ایک گروہ پرستاران شیو کا ایسا ہی ہے کہ جسقدر عقائد اور حالات مزبورہ مرقوم ہوئے وہ انہین سے کسی ایک کا بھی پابند نہین بلکہ ان سب باتون کو گناہ عظیم جانتے ہین۔ کسی عورت سے زنا کرنا اونکے نزدیک راہ نجات مسدود کرنی ہے۔ بدنظری۔ بدفعلی بدکرداری۔ بداطواری۔ سے ہمیشہ تائب ہین۔ البتہ شب شیوراتؔ مین شرب شراب اونکے عقیدہ کی موافق کار ثواب ہے اوسمین ضرور مصروف رہتے ہین مگر وہ بھی صرف ایک ہی شب۔ کیونکہ اونکے مذہبی کتب مین اوس روز شراب پینے پر تاکید لکھی ہے لیکن جو لوگ نہین پی سکتے ہین وہ شہد وغیرہ کا شربت بناکر رسم ضروری کو ادا کرتے ہین۔
چھوٹے بڑے ملاکر شیو کی پرستش کرتے ہین اور اونکے جملہ تیرہ فرقہ ہین جنمین سے بعض کا ذکر کیا یہانتک جسقدر گروہون کے حالات لکھے گئے وہ شیو کی پرستارون مین شمار ہوتے ہین۔ اب ہم بشن کی پرستارون کے احوال لکھنے کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔

سلہ جو کہ فرقہ ہنود مین نہایت متبرک مانی جاتی ہے۔

بہت قدیم زمانہ سے جبکہ دنیا مین پرستشون کا آغاز ہوا اور
طبائع انسان تنبیہ نفس کیواسطے اپنے خیال اور اعتقاد کے
موافق کسی ایسی قوت فاعلہ کی متلاشی ہوئین کہ جسپر نفس انسان کا
قابو نہ پہونچ سکے اور اوس قوت کے خوف سے انسان اون بیجا
افعال سے بچے جو حیوان مطلق اور انسان کی درمیان ممیز ہین اسی
بنیاد پر ابتدا مین توحید جاری ہوئی اور رفتہ رفتہ جسقدر زمانہ گذرتا گیا
اوس توحید کی تشریح ہوتی گئی یعنی وقتًا فوقتًا پیغمبران برحق نے نزول
فرماکر دنیا کی باشندون کو زمانہ کے رنگ کی موافق مختلف فروعات کے
ساتھ شریعت خدا کا سبق پڑہایا۔ جیساکہ اس کتاب کی پہلے حصہ مین
ہم بخوبی دلائل عقلی اور نقلی سے ثابت کرچکے ہین۔ ابتدا ہندوستان مین
بہی وہی توحید مطلق جاری تہی۔ بعدہ ایرانیون کی آمیزش سے ہند مین
مختلف پرستشون کا آغاز ہوا۔ اور اوسکے بعد آریہ گروہ کے علوم کی
ترقی کی زمانہ مین جبکہ ہندوستان دار العلوم مانا گیا اور فلسفہ کی بنیاد پڑی
تب سے ہندوستان کی تواریخ مین پرستشون کے حالات کو
جگہ نصیب ہوئی اور پہلے جس خدائے واحد برحق کی
پرستش صرف تصور سے کیجاتی تہی فلسفہ کے جاری
ہوتے ہی اوس خدا کی ہر ایک صفت کا نام جدا جدا رکہا گیا

فلسفہ کے جاری ہوتی ہی اوس خدا کی ہر ایک صفت کا نام جداگانہ مقرر
کرکے اوس نام سے اوسکی پرستش کرنیکا طریقہ جاری ہوا۔ اور کوتاہ عقلی کے
سبب اون صفاتی افعال کے ظہور کیواسطے جوکہ خدا کی ہر ایک صفت
کیواسطے لازمی تہی۔ ایک جسم مانا گیا کیونکہ ایسا خیال کیا گیا کہ افعال
بغیر جسم کے ظاہر نہین ہوسکتے چنانچہ برہم یعنی خداوند تعالیٰ قادر مطلق کی
ایک فرضی تصویر فی الذہن قرار دیکر اوسکو سنگ وغیرہ سے مجسم تراش کر
پرستش کرنے لگے لیکن یہ خود ہی کہ دنیا کو اور دنیا کی مخلوق کو کبھی
ایک حال پر قرار نہین ہی۔ جب خاص خدا کی مجسم شبیہ اپنے خیال کی
موافق بنالی گئی تو بمصداق الشئی یلحق بالکل اوسکی ہر ایک صفت کو
بہی مجسم کیا گیا اور اوسکے واسطے بہی پتھر وغیرہ کے تصویری پتلے بنائے گئے
منجملہ خدا کی صفتون کے تین صفتین زیادہ ترقی پذیر ہوئین اور باقی
اوصاف انہین اوصاف ثلثہ کے متعلق سمجھے گئے۔ چنانچہ برہما۔
بشن۔ مہیش۔ (یعنی پیدا کرنیوالا۔ فنا کرنے والا) انہین
تین نامون سے خدا کی پرستش ہونے لگی ابتدا مین ہندو لوگ
برہم کی پرستش کرتے تہے لیکن چونکہ اوسکی پرستش کے قاعدے
اور طریقے زیادہ تر سخت ہین کیونکہ اوسکو گمان بشری سے دور مانا گیا ہے
لہذا اوسکی پرستش ترقی پذیر نہین ہوئی خاص خاص اشخاص جو اس

معاملہ میں زیادہ جد و جہد کر سکتی تھی برہم کی پرستش کرتے تھے اور یہ حال
مدت دراز تک جاری رہا اسکے بعد بشن اور مہیش کی بھی پرستش
ہوتی رہی لیکن کمی کے ساتھ۔ بعدہ اسی سلسلہ میں خدا کی اُن قوتوں کی
پرستش بھی کی گئی جنسے کہ باسباب ظاہر دنیا کا کاروبار متعلق تھا جیسے اندر
اور اگنی اور بایو وغیرہ اور لڑائی کے دیوتا وغیرہ بھی اسی زمرہ میں
کیئے گئے۔ المختصر بڑی شد و مد کے ساتھ سمت ۸۰۰ بکرمی میں مہیش
(یعنی شیو۔ مہادیو) کی پوجا جسکا حال ہم اوپر بیان کر چکے ہیں جاری
ہوئی اس پوجا کو ابھی تخمیناً ڈیڑھ سو برس گذرے ہونگے کہ لوگوں کے خیالات نے
پھر پلٹا کھایا اور بشن جی کی پوجا نے رواج پایا اس پرستش کے
جاری کرنیوالوں نے یہانتک غلو کیا کہ ہندوستان کی بہت سی
مخلوق انکی پیرو ہوئی۔ اور شیو جی کی پوجا کرنے والوں سے بہت
مباحثے اور جھگڑے عمل میں آئے۔ بالآخر غلبہ نئے خیالات
والوں کو نصیب ہوا۔

سن عیسوی کو تخمیناً ایک ہزار برس گذرے ہونگے کہ [illegible] جی کی پوجا [illegible]
اپنے خیالات کو قلمبند کرنا شروع کیا اور [illegible] جسکا [illegible]
جو کہ شیو جی کی [illegible] اور اوصاف سے [illegible]
[illegible] نام [illegible] پران رکھا۔ [illegible] زیادہ [illegible]

ہین جو بطور مباحثہ پرستاران شیو اور ملت بودھ کے پیرو ون سے ہوتی چلی آتی ہین۔ **بشن پران** کے مضامین کا ماخذ فی نفسہ وید نہین ہے بلکہ **رامائن** اور **مہابہارت** جو کہ ہنود مین مشہور دو بڑی رزم نامہ ہین تصور کرنا چاہیے منجملہ اٹھارہ پرانون کے (جنکو ہندو دھرم کے لوگ علم الہی کا مجموعہ کہتے ہین فی زمانتا یہ بہی ایک گنا جاتا ہے۔

واضح رہے کہ بشن جی کی جملہ پرستار دو خطاب سے مشہور ہین ایک **بشنو اور ہواچاریہ** جنکے عقائد اس طرح پر ہین۔ کہ خدا کی تین صفتین ہین۔ سب سے بڑائی اور فضیلت بشن جی کو حاصل ہے کیونکہ یہ ہی باعث تخلیق اور موجد کل ہین اور کہتے ہین کہ بشن جی کا جسم مثل انسان کے جسم کے ہے اور اونکی استری یعنی عورت بہی مثل انسانون کے ہے۔ برہما کہ خالق جمیع اشیاء عالم ہے اور شیو کہ نادم تمام مخلوق کا ہے ہر دو آفریدہ بشن ہین۔ ان دونون سے اوسکی ذات مقدس جدا ہے۔ کیونکہ شئی مخلوق خالق سے کبھی ملنے کی قابلیت نہین رکہتی ہے۔ اونکا عقیدہ ہے کہ ہر جسم کے واسطے جان ضرور ہے۔ اور جان زندگی مین تن سے جدا نہین ہوتی۔ ہر جسم کے واسطے دو حالتین ہین تذکیر اور تانیث۔ اس جسم کا بہی خالق وہی بشن ہے جسم مرکب ا[illegible] عناصر سے۔ اجسام اعمال اور افعال کی سزا اور جزا کے پانے

واسطے ترکیب حیوانی یا انسانی پاتے ہین - جان ہمیشہ قید غفلت اور
بند حرص مین گرفتار ہے - ارواح کی تین قسمین ہین اول **ساتک**
دوم **راجس** - سوم **تامس**

ساتک وہ روح ہے جو ہمیشہ **مکت**[1] کے درپے اور اوسکی جستجو مین
ہے اور اوسکا شعار پرستش بشن ہوتا ہے - اور ہمیشہ اعلی علیین
مین اوسکا مقام ہے -

راجس اوس روح سے مراد ہے کہ اوسکو عذاب و ثواب کی کچھ
پرواہ نہین ہے - اوسکی نظر مین نیکی اور بدی سب ایک ہین کبھی
اچھے کام کرتی ہے اوسکی اچھی جزا ملتی ہے اور کسی وقت برای
کرکے مبتلاے آلام ہوتی ہے - یہ روح اسی حالت اجساد مین
گردش کرتی ہے اور کبھی مکت کے درجہ کو نہین پہونچتی -

تامس - یہ دشمن مکت ہے یعنی جس فعل سے مکت حاصل ہوتی ہے
اوسکے خلاف کرنا اسکا فرض ہے - اور ہمیشہ اسفل السافلین
مین مسکن گزین رہتی ہے اور رہیگی - یہ بشنوان مادھواچاریہ

---

[1] اس فرقہ کے نزدیک اوسکو کہتے ہین کہ روح انسان جسم ظاہری اور جسم مثالی چھوڑدے - اور وہ حالت پیدا کرے جس حالت ترکیب روح ناسوتی سے بیکنٹھ یعنی بہشت مین رہتے ہین -

کا عقیدہ تھا جو لکھا گیا۔
دوسرا طریق پرستاران بشن کا یہ ہے کہ اونکے عقیدہ کی موافق
ساتک اُس صفت کو کہتے ہین کہ جو تحصیل مرتبہ اعلیٰ اور بلندی
مکت کے واسطے ہے۔ حصول مکت کا طریقہ ان کے عقائد مین اسطرح
ہے کہ سوای بشن جی کے دوسری کی پوجا نکرنی چاہئے۔ بلکہ دوسرے کی
پوجا کو برا جانتے ہین۔ اور دوسرون کی پرستارون سے اپنا
لباس اور وضع جدا بناتے ہین۔ کہتے ہین کہ جس طرح عورت پر
سوائے اپنے شوہر کے محبت کے دوسرے مرد کی محبت حرام ہے
اسیطرح پرستاران بشن پر دوسرے کی پوجا حرام ہے۔ ادہواچاریہ
اور اس فرقہ مین صرف اتنا فرق ہے کہ مادہواچاریہ سوائے
بشن کے مقربان بارگاہ بشن کی بھی پرستش کرتے ہین۔
اور یہ فرقہ بالکل دوسرون کی پرستش کو برا جانتا ہے۔ اس
گروہ کا نام صرف **بشنوی** ہے۔

رامانج

یورپین مورخون کی تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شخص جسنے سب سے
پہلے بشن جی کی پوجا کا اعلام کیا۔ اور وعظ کہا۔ اور لوگون کو

تعلیم دینی شروع کی اوسکا نام رامانج سوامی معلوم ہوتا ہے کتب ہنود مین اس سے قبل اس امر کے واسطے کوئی شخص مخصوص نہین ہوا نہ کسی کا حال معلوم ہوتا ہے لہذا اسی شخص کو بانی پرستش بشن تصور کرنا چاہئے۔

اس شخص کے آن وعظون کا پتہ (جو اسنے بشن کی پوجا کے بارہ مین متفرق مقام پر بیان کئے تھے) تخمیناً بارہوین صدی عیسوی کے وسط کے قریب قریب پایا جاتا ہے اسنے تعلیم کیا کہ بشن خالق کائنات اور علت اولی عالم کی ہے۔ چونکہ یہ بشن کی خدائی کا قائل تھا لہذا اسکے یہ خیالات سنکر بعض راجہ جو اس عقیدے کو برا جانتے تھے اسکی ایذارسانی پر مائل ہوے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ دکن مین ایک راجہ کول خاندان کا تھا جو اسکا دشمن ہوا اور اوسکے جور سے اسنے ترک وطن اختیار کیا۔

وہ شیوپرست تھا اور اپنی قلمرو مین شیو کا مت پھیلاتا جاتا تھا آخر رامانج نے میسور کے راجہ کی حفاظت مین پناہ لی گو نکہ وہ راجہ جین مذہب رکھتا تھا اوسکی ایک دختر ماہ پیکر کو کچھ آسیب کا خلل تھا رامانج نے اپنے کمال باطن کی قوت سے اوسکو اوس آزار سے نجات دلوائی اسکی عوض مین وہ راجہ مع چند امرا اور رعایا کے

اسکا مطیع ہوکر پرستاری بشن پر متوجہ ہوا اوسکی مددہی رامانج کا بہت
کام نکلا اونکے خیالات نے زمانہ مین وسعت حاصل کی یہانتک کہ
اونکی وفات سے قبل اسقدر ترقی ہوگئی تہی کہ اونکے مذہب کے
سات سو خانقاہین طیار ہوچکی تہین۔ اون خانقاہون مین سے چار اتبک
موجود ہین۔ انکے مرنیکے بعد پہرمدت تک کوئی ایسا برگزیدہ نہوا
جوانکا سا نام اور اعزاز حاصل کرتا۔ البتہ جب ان کے
سجادہ نشینون کی کئی پشتین بدل گئین اور نوبت پانچوین پشت
کی آئی تو پانچوین پشت مین ایک صاحب ہمت شخص رامانند
نامی ایسا پیدا ہوا کہ جسنے ہندوستان کے شمالی حصون مین سفر
اختیار کرکے تعلیم دینا اور وعظ کہنا اختیار کیا۔ زیادہ قیام
رامانندجی کا بنارس رہا کرتا تہا مگر اکثر سفرمین ہی عمر گذاری
بشن کو خدای واحد مطلق تصور کرکے یہی تعلیم مخلوق کو کرتا تہا
اسکی تعلیم مین ذات کا کچہ لحاظ نہ تہا اکثر نیچ پیشہ والے
بڑے بڑے رتبون کو پہونچے۔ لیکن یہ ذات کا لحاظ رامانندجی
نے اُس وقت سے ترک کیا تہا جس وقت کہ کبیر کے حالات سے
آگاہی پائی تہی۔ جب کبیر کا حال معلوم ہوا تب سے علی العموم ہر ذات کے
لوگون کو تعلیم دیتا تہا۔ رامانند کے زمانہ کا پتہ سمت ۱۳۵۱ بکرمی کے

بعد ملتا ہے اس شخص کی عمر قریب سو برس کے ہوئی بہاشا کا رواج اور اوسمین تصنیفات کا ہونا انہین واغطان بشن کے سبب سے ہوا ہے۔

بشنوان مادہواچاریہ کا بہت بڑا فرقہ

راما نندی ہی انکی علامت یہ ہی کہ یہ لوگ اپنی پیشانی پر قشقہ اسطرح کا بناتے ہین جیسے مثلث متساوی الساقین کی دو ساقین۔ اور دوسرے فرقہ مادہواچاری کی یہ شناخت ہی کہ قشقہ کی ساتہ ہر طرف چہوٹی چہوٹی خط بہی بناتے ہین اور یہ لوگ کسی ایسے شخص کے ساتہ طعام نہین کہاتے جو انکی دین مین عقیدہ کی موافق نہین ہی خواہ وہ برہمن ہو یا کوئی اور۔ اور فرقۂ سوم مادہواچاریہ کا نام ہربیانی ہے یہ لوگ ایسی برہمنونکی ساتہ ہمکاسگی کرنیمین کچہ تردد نہین کرتے ہین جو انکی عقیدہ کی موافق نہین ہین۔ اور انکا قشقہ گول ہے۔

چوتہا فرقہ راد ہا بلبہی ہے یہ لوگ کسی طرح اور کسی چیز کے مقید نہین ہین۔ اکاوشی کے دن روزہ نہین رکہتے۔ اور اپنی عورات اپنے مرشدون اور اوستادون کی خدمت مین پہونچاتے ہین تاکہ وہ لوگ اونسے ہمبستر ہون۔ کیونکہ اس فعل کو ستودہ سمجہتے

ہین - لیکن ابتو ہندوستان مین ایسا رواج ہو کہ جو شخص اکل لحوم اور آزار حیوان سے دست کشی کرے بشنو کہلاتا ہے - خواہ اوسکا عقیدہ عقائد مذکورہ مین سے کوئی ہو یا نہو -

بعضے پرستاران بشن - رام کے نام کی مالا جپتے ہین - کہتے ہین کہ یہ بشن جی کے اوتار ہین - اور صفت عصمت اور عفت رام کیو اسطی مخصوص سمجھتے ہین اور ہمیشہ ثنا خوانی اوصاف رام مین مصروف ہین -

بعض لوگ پرستاری بشن کے ساتھ کشن جی کو اپنا وسیلہ حضوری گردانتے ہین - کہتے ہین کہ کشن جی مظہر بشن ہے - کشن جی کو کرشن جی بہی کہتے ہین لیکن عوام مین کشن جی یعنی کنہیا کے حالات نہایت مذموم مشہور ہین کیونکہ یہ شخص نہایت شہوت پرست اور عیاش تہے - مناہی و فواحش انکا خاص شیوہ تہا - لیکن اونکی معتقدین ان سب امور کو قبول کرکے مباحثہ کے وقت جواب دیتی ہین کہ یہ رموز ہین ورنہ کشن جی دراصل نہایت پاکباز اور صاحب شرم و حیا تہے - واللہ اعلم -

پرستاران رام مین سے ایک شخص کسی مقام پر پرستاران کشن سے ملاقی ہوا - اثنا گفتگو مین پرستاران رام پرستار کشن پر طعنہ زن ہوا

کہ داہی بر حال آہنا کہ ایسے زانی اور بدکار کو اپنا پیشوا گردانتے ہین کہ
جسکے فحش اور شہوت پرستی کا چرچا عام عالم مین مشہور ہے۔ پرستار
کشن ہنسکر جواب دہ ہوا کہ تب کیا ایسے شخص کو اپنا پیشوا بنائین کہ
ایک عورت کیواسطے بہی کافی نہوا اور اوسکو نہ سنبہال سکا کہ آخر
وقت مین جب اپنی ایک عورت سیتا سے جدا ہرا نہوا۔ تو دوسرونکے
پاس نکالدیا۔ فرقہ بشنوان مین جو لوگ زیادہ محتاط ہین
وہ مثل شلغم و گزر وغیرہ غرض جو کچہ رنگ اور ذائقہ مین گوشت
کے مشابہ ہین نہین کہاتے ہین۔ لیکن اب انگریزی تہذیب نے
سب کو اس بات کا سبق پڑہا دیا ہے۔ کہ احتراز اور احتیاط
سب لغو ہے۔ ہوٹلون اور دکانون مین تمام دنیا کی ممنوعات
ندہبی کہاتے پیتے ہین۔

ہنسراج برہمن بشنو کا قول ہے کہ زمانہ قدیم مین برہمنونمین
اسقدر کمال تہا کہ ہوا مین اوڑتے تہے۔ لیکن جب سے راجاؤن
وغیرہ کی صحبت سے گوشت خوار ہو گئے تب سے وہ قوت اور
کمال انکا صلب ہو گیا۔

واضح ہو کہ براگی فرقہ بہی اپنے آپ کو بشنو کے پرستارونمین
مشہور کرتا ہے۔ لہذا اسی ضمن مین اونکا حال بہی ہم لکہتے ہین

بیراگیان

بیراگ کے لغوی معنی طلب کرنے کے ہین - ملک ہند مین یہ ایک گروہ انسان ہے جو بظاہر تارک الدنیا معلوم ہوتا ہے اور عبادت اس فرقہ کی بشن اور اوسکے مظاہر رام اور کرشن وغیرہ کی ستایش مین چند ابیات ہین جنکو دوہا تصور کرنا چاہیے - شب و روز اونہین کا ورد کرتے ہین اور اوس مجموعۂ ابیات کو بشن پدر کے نام سے شہرت دیتے ہین اور اون تیرتہون اور مندرون مین پہرا کرتے ہین جنکو بشن یا اونکے کسی مظہر سے تعلق ہے - تلسی کی تسبیح ہمیشہ گردن مین رکہتے ہین اور ہندو یا مسلمان کسی باشد اگر اونکے مذہب مین داخل ہونے کی آرزو کرتا ہے تو مانع نہین ہوتے بلکہ خوشی کا اظہار کرتے ہین - انکا عقیدہ ہے کہ مسلمان لوگ من کل الوجوہ پرستار بشن ہین - کیونکہ مذہب اسلام مین بسم اللہ کے ورد کی نہایت تاکید بتائی ہے پس بسم اللہ مین بشن کا نام شامل ہے - یعنی (بسم) بشن کا نام ہے - اسکا ترجمہ اسطرح کرتے ہین کہ بسم ہے اللہ (نعوذ باللہ من ذلک - یہ لوگ تجرد اور بساطت ذات بشن کے قائل ہین درحقیقت اوسکو مجسم نہین سمجھتے ہین کہتے ہین کہ جمیع ارواح اوسکی نیر ہے وجود کا پرتو ہین اور جمیع اجسام

اوسکی ہستی کا سایہ تصور کرنا چاہئے ۔ اس امر کے قائل ہین کہ جب اوسکی
خواہش مقتضی ہوتی ہے کہ اپنی ذات کا ظاہر اظہور دکھائے تو چہار دست
بشکل ظاہر ہوتا ہے اور بشن کے مظاہر عشرہ ہین اوتار لینے کے مقر
ہین ترک حیوانی اس فرقہ کا اصول اول ہے۔ جملہ بیراگی حقیقتاً
چار گروہ ہین۔ جنکے نام رامانج اور نمانج اور مادہواچارج
اور رادہا بلبھی ہین۔ جیسا کہ ہمنے پرستاران بشن مین بیان
کیا ہے۔ انہین چار قسمون کو بیراگی چار سنپردا کہتے ہین۔
صاحب ہفت تماشا بعد تحقیق و تدقیق رقمطراز ہے کہ جملہ بیراگی
حادث المذہب ہین۔ علی العموم بشنو کہلاتے ہین۔ لیکن بظاہر
دو قسم مین منقسم ہین۔ ایک پرستار رام اور دوسرے پرستار کنہیا۔
اور درمیان ہر دو فریق کے ایسی نااتفاقی ہے کہ جب کبھی
دونون گروہون کے کسی شخص سے باہم مقابلہ ہوجاتا ہے
تو ایک دوسرے پر اوسی قسم کے لعن وطعن کرتا ہے جیسے کہ
بشنوان پرستاران رام و کنہیا مین ہم نے تحریر کیا ہے۔
فی الحال اس گروہ کے لوگ ہندوستان مین بڑی بڑی معابد ہنود
اور تیرتہہ ای بزرگ مین موجود رہتی ہین۔ زمزمہ اور رقص کے
ساتہ بت پرستی کرتے ہین اور گائیدن زنان و دختران بعقدان خود

و بچہ بازی با اطفال پری جمال شب و روز انکا کام ہے۔ پیشانی پر
قشقہ سینہ اور بازو پر صندل ملتے ہین۔ ہر عورت کو خواہ پیر ہو
یا جوان یا دختر مادر کہتے ہین۔ لباس مین سے صرف ایک ریشمی
چادر جسکو ہندی زبان مین کمل کہتے ہین بدن کو لپیٹتے ہین اور
ظاہرا معمول طعام پر صابر ہین۔ لیکن خلوت مین جو کچھ ہاتھ آوے
ہضم کرتے ہین آراستہ پلنگ پر استراحت کرنا۔ زنان بیوہ اور
بچہ ہاے خوبرو کے وصل سے پہلو گرم رکہنا اونکی عبادت مین شامل
ہے۔ بیراگی اور سناسی گروہ مین قدیم سے قلبی دشمنی ہے جہان
کہین تہوڑی تہوڑی اشخاص بہی دونو گروہ کے جمع ہو جاتے ہین
ممکن نہین کہ بغیر قتل و خون کے خلاصی ہو۔ باوجودیکہ حکومت
گورنمنٹ انگلشیہ کا خوب دبدبہ ایسی بیجا کیون کا انسداد مانع ہے
لیکن انکا اجتماع بغیر رنگ لائے نہین رہتا۔

کبیر پنتھ

نہ ہندوم نہ مسلمان نہ گبر و نصرانی ۔ برای بندگی کبیر کار با خدا دارم

کبیر بیراگی جولاہا [illegible] سے ہوا ہے [illegible]
[illegible]

اس شخص کے حال میں اکثر مورخین نے چند حکایتیں نقل کی ہیں۔
انہیں سے اس جگہ ایک ہم بھی بیان کرتے ہیں جس سے اس بندۂ
خدا کی صفائی قلب اور عادات کا استنباط ہوتا ہے۔
کہتے ہیں کہ جب کبیر کو اس امر کی جستجو ہوئی کہ راہ حق کی رہنمائی کے
واسطے انسان کو کسی خدا رسیدہ مرشد کی ضرورت لازمی ہے تو بہر
تلاش کاملان فرقۂ اسلام اور ہنود کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تہا
لیکن اسکے قلب کی تشفی کہیں نہیں ہوئی ایک روز شہرت سنکر
راما نند کی خدمت میں حاضر ہوا۔ راما نند ایک ایسا شخص
بیراگی تہا کہ جسنے تعصب قلبی کی وجہ سے کسی مسلمان کی شکل کبہی نہیں
دیکہی تہی۔ اور کسی نیچ قوم سے گفتگو نہیں کرتا تہا لہذا کبیر بہی بوجہ
اپنی نیچ قوم یعنی جولاہہ ہونے کے اسکے فیض کلام سے محروم رہا۔ اس
بدخلقی سے کبیر کو گونہ رنج ہوا اور اسی رنج میں اوسنے راما نند کی آمد و
رفت کی راہ میں خندق کہودی۔ اور آپ اوس خندق میں پوشیدہ بیٹہا۔
جبکہ آخر شب میں راما نند غسل کرنے کے واسطے دریا کی طرف گیا
اور طہارت سے فارغ ہوکر اپنی عبادت کرنے کے مقام پر اوسی راہ
گذر اوسکا سر خندق پہونچا کبیر نے خندق سے نکلکر راما نند
کے پاؤں پکڑ لیے۔ چونکہ شب تاریک تہی اسلیے کبیر کو راما نند

شناخت نکر سکا۔
راماند برہمن دہیان گیان کی بدولت فنافی الرام تہا اور اوسکی خیال مین سوای رام کے دوسری چیز ممکنات مین نظر نہین آتی تہی۔ لہذا اوسی حالت مین راماند کے منہ سے لفظ رام نکلا۔ کبیر نے بمجرد سننے اس لفظ کے راماند کے پاون چہوڑ دیے اور اوسی لفظ کو اپنا ورد کر لیا۔ یہانتک کہ مدت دراز کے بعد کبیر کی بہی وہی حالت ہوگئی جو راماند کی تہی۔ اوسکو دنیا مین جو کچہ نظر آتا تہا وہ سراپا رام کا ہی جلوہ اسکی نظر مین معلوم ہوتا تہا۔ بعد انقضاے زمانہ دراز آنے جانے والون نے راماند کی خدمت مین عرض کی کہ ایک شخص کبیر نامی قوم جولاہہ سے یہان بہت شہرت رکہتا ہے وہ اپنے آپ کو تمہارا شاگرد کہتا ہے حالانکہ تم ارزل اقوام سے ملتفت اور متکلم نہین ہوتے ہو۔ راماند نے کبیر کو طلب کیا۔ جبکہ کبیر کی آنکہہ راماند کے چہرہ پر پڑی۔ کبیر کی زبان سے حالت بیخودی مین اسطرح لفظ رام نکلا جیسے کوئی کسی کو پہچان کر کہتا ہے۔ راماند سنتے ہی کبیر کو آغوش محبت مین لیکر نہایت التفات ظاہر کرنے لگا۔ عام لوگ اس حالت کو

الایش دور ہو کیونکر ہوسکتا ہے۔ جبکہ یہ پانی سے پیشے کی قدر و باسکی
نہ کہو سکا تو اسقدر ستایش کی قابل نہین ہے۔ ہندوستان مین آج کل
کہ ہنگام پرستش اصنام قدرے گل وغیرہ نچھاور کرتے ہین۔ کبیر نے
ایک مالن کو دیکھا کہ کسی بت کی پوجا کی خاطر پھول چن رہی ہے۔ کبیر
نے کہا کہ ان پھولون مین روح نباتی ہے۔ اور جس بت کی پوجا کی خاطر
تو گل جمع کرتی ہے وہ مرگ بیخبری اور خواب جمادی مین گرفتار ہے
اوسمین روح نہین ہے۔ کیونکہ اوسکو انسان نے کان سنگ سے جدا
کرکے تراشا ہے اور حالت روح مین بھی روح نباتی کو روح جمادی پر
فوقیت کا درجہ حاصل ہے۔ یہ بے عقلی کا کام ہے۔ غور کرنا چاہیے کہ
کہ تراشندۂ سنگ کہ ہمیشہ سینۂ سنگ پر پاؤن رکھکر بیٹھکر اوسکو تراشتا ہے
اگر اوسمین روح یا قدرت ہوتی تو تراشندہ کو کچھ سزا دے سکتا۔
داناے بیدار دل کو (کہ مراد رام منظر لش سے ہے) پوچھنا چاہیے
کبیر نے ایسی ایسی مضامین زبان سے نکالے ہین کہ سواے صاحب کمال
ور صاحب باطن کے دوسرا نہین کہہ سکتا۔ اسکی باتون مین ہمہ اوست
تصوف بھرا ہوا ہے۔ بہت سی تصانیف ہندی اشعار کی ہے
(جنکو دوہا کہتے ہین) تمام توحید اور تصوف سے مملو ہے۔ اس
کا ہمیشہ خیال رہا کہ ہندو و مسلمان دونون گروہون کو ایک کرنا چاہیے

چنانچہ اسکی تصانیف اور اقوال اگر غور سے دیکھی جائیں تو ہندو اور
مسلمان جو چاہے اپنی طرف منسوب کر سکتا ہے۔ اسیواسطے
اسکی قبر کو ہندو اور مسلمان دونوں متبرک مقام جانتے ہیں اور دونوں
گروہ جمع ہوتے ہیں۔

کبیر خدمت فقراکو کا نیک اور بہتر جانتا مساکین کی مہمانی سے
خوش ہوتا تھا حتی المقدور کوئی دقیقہ کسی مہمان کی خاطر داری میں اوٹھا
نہیں رکھتا تھا۔ ایک عجیب غریب حکایت کبیر کی مہمان نوازی کی
میرزا محسن نے لکھی ہے جسکو ہم یہی نقل کرتے ہیں۔ کہ ایکروز
ایک جماعت فقراکی کبیر کے مکان پر پہونچی اور مہمان ہوئی۔ کبیر نے اپنی
عادت کی موافق انکو اپنے مکان میں جیسے کہ موجود تھی عمدہ
جگہہ قیام کے واسطے بتائی۔ اور مہمانی کے کاروبار میں مصروف ہوا
لیکن مہمان نوازیوں نے کبیر کی یہ حالت بنا دی تھی کہ اسوقت ایک حبہ
پاس موجود نہ تھا۔ اور زیور وغیرہ کی قسم سے بھی نہ تھا جو صرف دعوت
مہمانان ہوتا۔ ناچار ہو کر ادہر ادہر قرض تلاش کیا مگر مہمانوں کی
بدقسمتی سے میسر نہوا۔ تب کبیر نے اپنی بی بی سے کہا کہ ہمسایہ میں
جا اور جو کچھہ تجھکو قرض مل سکے لا۔ زوجہ نے جواب دیا کہ کسی سے امید نہیں
البتہ ایک بقال دوکاندار جو فلاں محلہ کے ...

بدنظری سے ہمیشہ دیکھتا ہے میں یقین کرتی ہوں کہ اگر اوس سے کچھ سوال
کروں تو عجب نہیں جو وہ کچھ دے ۔ لیکن وہ بدنظر تھا جب سے میری
ہمت اوس سے طلب کرنے کی نہیں ہوئی ۔ کیونکہ اگر مہمان کی
مدارات مجھپر فرض ہے ۔ تو جلدی اوسکے پاس جا اور جس طرح سے
ممکن ہو کچھ سامان لا ۔ کہ ان کی تواضع میں دیر نہو ۔ عورت لاچار
ہوکر بقال کی دکان پر گئی ۔ چونکہ اوسکی بدنظری سے اس عورت
نے اوس طرف کی راہ بہی چہوڑ دی تہی اور متکلم تو ممکن بہی نہ تہا ۔ اب جو
بقال نے اوس عورت کو اپنی دکان پر دیکھا تو نہال ہو گیا ۔ اور سمجہا
کہ آج شاید مراد پوری ہو ۔ جب عورت نے سوال کیا تو بقال نے کہا
ہوا کہ آج کی شب اگر تو میرے بستر پر گذارے اور وعدہ کرے
تو جو کچھ درکار ہو میں دے سکتا ہوں ۔ ناچار عورت نے خاوند کی
خاطر داری کے سبب اوسکے نازیبا سوال کو منظور کیا اور وقت معین
آنے کا اقرار کر کے کچھ نقد و جنس لیکر گہر آئی ۔ اور مہمانوں کی آسائش
خاطر و مدارات کر کے رات میں پہر بقال کے پاس جانے کا قصد
کیا ۔ ناگاہ اوس شب طوفان باد و باران اس شدت سے ہوا کہ
انسان کی طاقت باہر نکلنے کی نہ ہوتی تہی ۔ بقال یہ احوال طوفان
باران دیکہکر مایوس ہو گیا اور کہا کہ آج پہر آرزو پوری ہوتے میں

بیراگی ہو گیا۔

لکہا ہے کہ جب کبیر مر گیا تو ہندو اور مسلمان دونوں گروہ اوسکی نعش پر تنازعہ کرنے لگے۔ مسلمان کہتے تھے یہ مسلمان تہا۔ اسکو دفن کرنا چاہیئے۔ ہندوں کا قول تہا کہ کبیر ہندو تہا اسکی نعش کو جلانا مناسب ہے۔ ہزاروں ہندو اور مسلمان جمع تھے۔ ایک فقیر اوسکی نعش پر آیا اور کہنے لگا کہ کبیر ہر دلعزیز انسان تہا زندگی مین ہمیشہ تم دونوں گروہوں کو رضامند رکہتا رہا ہے بعد مرگ بہی تمہاری منشا کے خلاف اوس سے نہو گا بہتر ہے کہ اس کی نعش کو حجرے مین بند کردو اور بعد تہوڑی دیر کے دیکہنا جیسا کچہہ اوسکو منظور ہوگا اوسکا ظہور ہوگا۔ چنانچہ نعش حجرے مین بند کرکے تہوڑے عرصہ کے بعد حجرہ کہولا۔ تو نعش غائب تہی۔ دونوں حیران رہ گئے آخر مقام جگناتہ مین جہاں کہ سورج کا مندر ہے اور رتہہ جاترا ہوتی ہے مسلمانوں نے اوسکی یادگار کے واسطے فرضی قبر بنائی جو اسوقت تک ایک متبرک جگہہ سمجہی جاتی ہے۔ اور بعض بعض مقامات پر ہندو اور مسلمانوں نے یادگار کے واسطے قبرین اور مندر بنا لئے ہین۔ ہر سال بروز معین وہان میلہ جمع ہوتا ہے شعر

اینقدر ہست خیال نظری کہ بعد از مردن ہیچ انگشت گزیدنی بہ یاران ماند

عرفی کہتا ہے - چنان بانیک و بد ہر کس کہ بعد از
مردنت عرفی * مسلمانت بزمزم شوید و ہندو بسوزاند *

نامدیو بیراگی

اور ایک نامی گرامی بیراگی - نامدیو گذرا ہے - اسکے حالات مین
لکھا ہے کہ ایکوقت بتکدہ بشن مین برہمن اور نقال بہت سے جمع تھے
- نامدیو کی کثیف حالت دیکھکر اوسکو مندر سے باہر نکالدیا - کہ یہ
شایستہ مقامات متبرک نہین ہے - نامدیو بتکدہ سے باہر نکلکر
پشت بتکدہ پر آکر بیٹھ گیا - اسکے بیٹھتے ہی وہ بتخانہ روگردان ہوا
اور اوسطرف پھر گیا جدھر نامدیو بیٹھا تھا - الغرض بیراگی لوگ
ریاضت وغیرہ کے معتقد نہین ہین کہتے ہین زبان سے بشن کا
نام لیا جاوے خواہ کسی حالت مین ہو - یہی بندگی اور یہی ریاضت
ہے - اسی سے مکت حاصل ہوگی - اور یہی ذریعہ حق سے واصل
ہونے کا ہے - بیراگی فرقے کے بزرگ لوگ معترف ہین کہ انکے
عقاید اور خیالات وید اور آسمانی کتب کے خلاف ہین - وہ
نہ اپنے ہندو نہ مسلمان ہونے کے مقر ہوتے ہین نہ کسی
فرقے سے اپنے آپکو نسبت دیتے ہین - بہت سے مسلمان بھی
اس فرقے کے پیرو ہین جو اونمین بالکل مل گئے ہین اور اکثر فقرا

اور دریوزہ گردون کی حالت مین ظاہر ہوتے ہین۔
اسی گروہ کا ایک مرتاض نارائن داس نامی تہا کہ اپنے آپکو
پہلا پیغمبر وانی ظاہر کرتا تہا۔

؎ بیراگیون کے چار گروہ ہین۔ ایک پہلا گروہ راما نج کے نام سے مشہور ہے رامانند
اسی رامانج کا چیلا تہا۔ رامانج کے معتقد گروہ کا نام رامانندی ہے۔

صاحب دبستان اس شخص سے خود ملاقی ہوا ہے۔ وہ لکہتا ہے
کہ نارائن داس اک تارک الدنیا انسان تہا جس شخص کو دیکہتا اسکی تعظیم
ضروری کرتا۔ اور کہتا کہ یہ جسم بیت اللہ ہے۔
پیرا تا کو اپلی (ذکر ل) یہ قوم کہتریون کے فرقے مین سے ایک شاخ
ہے۔ جو کہ اگرچہ چند در چند اصل کہتریون سے جدا مشہور ہوتی ہے
اس خدا رسیدہ کا اصل وطن گجرات مضافات پنجاب مین تہا۔
دنیاداری کے علائق ترک کرکے وزیر آباد مین نکل آیا اسکا بہی بہشت
پر اعتقاد نہ تہا۔ کہتا کہ سب فضول ہے۔ اور اسکا عقیدہ ہے کہ
مرتاض لوگون نے سابق کے جنم مین مخلوق خدا کو حیران و سرگردان
کیا تہا جسکی سزا مین اب خود حیران ہو رہے ہین۔ اور اسی طرح
ہر ایسی عبادت کو جسمین کچھ رنج اور تکلیف پہونچے عبادت نہین
خیال کرتا۔ بلکہ کہتا کہ اونکے سابق افعال کی سزا ملتی ہے۔

اسی پیرانند کے ہم عقیدہ اوسی زمانہ مین ایک شخص اننار گذرا ہے لیکن اسمین اور پیرانند مین اسقدر فرق تہا کہ شخص آخرالذکر وحدت الوجود کا قائل تہا اور وہ نہین - اور اکثر اپنے خیالات کے سبب بیمار کے پرہیز وغیرہ کرنے کا بہی منکر تہا - کہتا کہ بے سود ہے - پیرانند اور کوتلی اور اننار وغیرہ قریب قریب ایک ہی زمانہ مین گذرے ہین جو کہ سنہ ۱۴۰۰ سے ۱۵۰۰ عیسوی تک محسوب ہوتا ہے -

چیتن

کبیر کے بیٹھنے برس بعد اس شخص کی پیدایش ہوئی ملک بنگال کے شہر ندیہ مین ایک برہمن کے گہر پیدا ہوا چوبیس برس کی عمر تک تحصیل علم اور دنیاداری مین پہنسا رہا بعد اسکے پہر شادی کرکے تہوڑے عرصہ کے بعد تارک الدنیا ہوگیا اور ملک اڑیسہ مین جاکر اشاعت دین کرنی شروع کی - اور سنہ ۱۵۲۶ مین لوگون کے سامنے سے روپوش ہوگیا - اس شخص کی بدولت بنگالہ اور اڑیسہ مین بشن کی پرستش جاری ہوئی - لیکن بشن کی پرستش کے ساتھ جگناتہہ جی کی پوجا کی شاخ اسکی لگائی ہوئی ہے - اپنے بے انتہا کمالات دکہاکر لوگونکو اسقدر معتقد بنا گیا ہے کہ اوسکے مرنے کے بعد سے اسوقت تک اوس ملک مین عوام اوسکو بشن کا اوتار سمجہکر اوسکی بہی پرستش کرتے ہین - اسنے بہی ذات کا لحاظ دشل راما نند وکبیر معدوم

بشنو پرست) اپنی تعلیم مین سے بالکل اوٹہا دیا تہا - اس کا خیال تہا
کہ ہر دل ایمان کی قابلیت رکہتا ہے - ہر ذات ایمان کے سبب پاکیزہ
ہو سکتی ہے - الغرض ایمان مطلق اور دوامی عبادت اوسکی تعلیم کا
ماحصل تہا - اور وہ تعلیم بہی صرف دہیان گیان سے کرنا پسند کرتا تہا
ظاہری کوئی برتاو اوسکے عمل مین نہ آتا تہا - گرو کی اطاعت کی زیادہ
تاکید ہے - لیکن یہ بہی تعلیم تہی کہ دینی اور دہرمی اوستاد یعنی گرو کو بجائے
ماباپ کے تصور کرو دیوتا کی برابر نہ قرار دو - اسکے پیرو اکثر خانہ دار بہی
ہین اور بعض تارک الدنیا بہی ہین - ہر ذات کے لوگ اسکے چیلے ہین
بعض لوگ تجرد مین عمر بسر کرتے ہین - بعض مثل بہکاریون کے دریوزہ گری
کرتے ہین - لیکن دینی تعلیم دینے والے اکثر متاہل اور خانہ دار دیکہنے
مین آتے - جو کرشن جی کے مندر کے احاطون کی کوٹہریون پائے جاتی ہین
ملک اوڑیسہ مین چیتن کی بہی پرستش گہر گہر ہوتی ہے متمول لوگ
چہوٹے چہوٹے مندر اپنے گہرون مین بنا لیتے اوسمین مورت رکہکر
پرستش کیا کرتے ہین - اکثر عورات بہی اس فرقہ مین حالت تجرد مین
بسر کرتی ہین - سوائے ایک لٹ کے باقی تمام سر کے بال بہی منڈا ڈالتی
ہین - الغرض بنگالہ اور اوڑیسہ مین بشن اور چیتن کی پرستش مساوی
درجہ پر ہوتی ہے -

بلبھ سوامی

چیتن کی وفات کے بعد ۱۵۲۱ء میں بلبھ سوامی پیدا ہوئے جنھوں نے
بشن کی پرستش کا ڈھنگ بدل ڈالا چیتن کے مرنے کے بعد بشن کی
روحانی پرستش موقوف ہوئی اور بلبھ سوامی کی تعلیم کے موافق یہ عقیدہ جاری
ہوا کہ روحانی آزادی جسکی کوشش تمام طرق مذکورہ بالا کرتے
چلے آتے ہیں اور اوسکے واسطے صدہا تکلیف پیدا ہوتے اور سہتے
رہتے ہیں (بغیر جسمی آزادی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور خدا کی
تلاش برہنگی اور فاقہ کشی اور تنہائی اور تجردی میں نہیں ہونا چاہیے
بلکہ عیش کی حالت میں خدا کی عبادت اور تلاش کرنا لازم ہے۔ اسکا
بنا بریں اس گروہ میں بشن کی پرستش کی ساتھ کرشن جی یا بعضی کنہیا کی
پوجا بھی ہونے لگی اور اونکی طفولیت حالت ذوق و شوق میں خدا کی عبادت کا
دھیان کرتے ہیں۔ کرشن اور رادھا جی کے عشق کا حال ایک مثل عشق
الٰہی تصور کرکے خوش ہوتے ہیں۔ اس فرقہ والے دل عیش و عشرت سے
عبادت کرتے ہیں اور کرشن کی مورت کو نہایت لطافت سے
سجاتے ہیں اور پیشوا کو پوجتے ہیں

ایک شخص چیتان لال نامی بھی اسی زمانہ میں اسی عقیدہ کا

پیرو گذرا ہے - جو کہ گجرات مضافات پنجاب مین بڑی شہرت رکھتا تھا بہت سے بیراگی اوسکے گرد انبوہ کیے رہتے تھے - یہ سادہ لوح ترک حیوانات جلالی وجمالی کا پابند تھا - ہر کہ ومہ کی تعظیم کرتا تھا - جو تین در خیر جو کہ سر اور کپڑون مین اکثر کثیف لباس اور غلیظ مزاجونکی پیدا ہوجاتے ہین - میان لال کے بہی پیدا ہوتی تہین - لیکن یہ شخص اونکو نہ مارتے نہین کرتا تہا - کہتا کہ اونکے روزی اور قوت میرے تن پر خدا نے پیدا کیا ہے - پہر کسو اسطے اسکو جدا کیا جائے - بیراگی لوگ اکثر کانون مین حلقہ ڈالا کرتے ہین جسکو ہندی زبان مین بالا کہتے ہین اور یہی لوگ جوگی مشہور ہین -

عقاید چارواکی

چارواکی فرقے کی حالات اور عقاید وغیرہ کچہ سب سے نرالے پائی جاتی ہین - یہ فرقہ کسی پیشوا کا پیرو نہین ہے - بلکہ تمام پیشواؤن کو بدترین الفاظ سے یاد کرتا ہے - محسن کشمیری کے مکتوبات سے جو کہ ہنود کے فقرا کی بہگت مل سے انتخاب کرتا ہے) معلوم ہوتا ہے کہ اس گروہ کے عالمون نے انسان کی روح اور نفس ناطقہ کو اس طرح یقین کیا ہے کہ جسم انسان مین پانچ اسکند یعنی پانچ قوتین ہین اونکے مجموعہ

یا ہراک کو نفس ناطقہ کہتے ہین - اول قوت یعنی کسی شئے کا حواس
ظاہری سے ادراک کرنا - اسکو روپ اسکند کہتے ہین - اور مفہوم
حواس کو ویدنا اسکند کہتے ہین خودی اور منی اور انانیت کا
گیان اسکند نام ہے - اور حیوانات کو جان لینا اسکو سوگیان
اسکند کہتے ہین - اور جو کچھہ دل مین خیال پیدا ہوتے ہین اونکو
سوسکار اسکند بیان کرتے ہین - اونکا دعوی ہے کہ سوائے
ان پانچ اسکند کے بشر اور حیوانات کے جسم مین نفس ناطقہ کوئی
دوسری شئے نہین ہے - عالم اور مخلوق کے واسطے کوئی صانع
درکار نہین - اور اس جہان کا کوئی بنانے والا نہین ہے - اعلی
اور ادنی ہونا عالم کی طبیعت پر موقوف ہے - جو کچھہ کہ وید مین لکھا
ہے اور ہم پر ظاہر نہین ہوا ہے اوسکے سچ ہونے مین کلام ہے
ورنہ ظاہر نہونے کی وجہ کیا ہے - اور جس چیز پر کوئی دلیل بھی نہو
صرف عالم ہی ہے ہم اوسکو کس طور پر سچ تصور کرین - وید کے
مضامین کے جھوٹ ہونے پر صاف ثبوت ہے کہ وید مین ہوم
کرنے کا حکم دیا گیا ہے جسکا نتیجہ بیان کیا گیا ہے کہ صاحب ہوم
کو مرنے کے بعد اچھے مراتب ملینگے - اور ہوم کا اجر فرشتونکو پہونچتا
ہے - تو جائے غور ہے کہ جو چیز آگ مین ڈالی گئی اور خاک ہوگئی

پھر وہ خاک شدہ اشئے کس طرح فرشتون کو پہونچیگی - اور وید مین
لکھا ہے کہ مرنے کے بعد متوفی کے وارث طعام وغیرہ خیرات کرین
جسکا ثواب متوفی کو ملیگا - یہ بالکل لغو ہے - کیونکہ مثلاً فرض کرو
کہ اپنا کوئی شخص وطن سے دو چار منزل دور چلا جائے اور اوسکے
لواحق عمدہ عمدہ کہانے طیار کرکے خیرات کرین - کیا ہوسکتا ہے
کہ اوسکو وہ دور شدہ شخص پا سکتا ہے اور سفر مین اوسکی گرسنگی کو
مفید ہو سکیگا - جب زندگی مین نہین پا سکتا تو بعد مردن دوسرے
جہان مین کس طرح اس طعام کی لذت اور اثر سے بہرہ یاب ہو سکیگا -
یہ صرف برہمنونکا خام خیال ہے اور اپنی مٹہی گرم کرنے کا کام ہے
ذی شعور انسان ایسے لغو عقائد سے دور ہین - اور اسی طرح
ایک احکام وید سے یہ ہے کہ گنہگار سختی عذاب اور نکوکار اجر
ثواب سے بہرہ یاب ہوگا - یہ دونون قول دروغ ہین - کیونکہ
ظاہر ہے کہ دنیا مین گنہگار تکلیف روزہ اور ٹھنڈے پانی سے
غسلون اور شب بیداری اور طاعات اور عبادات وغیرہ سے
آزاد اور آسودہ ہے البتہ نکوکار پابند وید ان سب بلاؤن مین
گرفتار ہے کہ جو درحقیقت عذاب اور تکالیف ہین پس

معتقدان وید کے پیرو تعلیم کرتے ہین کہ بعد مردن روح انسان دوسرے جہان مین جاتی ہے - فرقہ چاروداگی اسکا قائل نہین ہے -

ہر دانا عاقل کو لازم ہے کہ تمام لذتون اور راحتون سے بہرہ یاب
رہے اور مشتہیات سے محترز نہو کسواسطے کہ بعد فنا خاک مین ملکر
پھر یہان آنا ہنوگا ۔ مصرع ۔ باز آمدنت نیست چو رفتی رفتی ۔
لیکن انسان کو لازم ہے کہ آزار حیوان سے دست کش رہو
کیونکہ اس وجہ سے وہ خود آزار دیکھنے کا مستحق ہوگا دوسرونکو
آزار پہونچانا بہلا نہین ہے ۔ ان عقاید کے لوگ ہندوستان
مین بہت سے گذرے ہین ۔ مراد ہونے اس گروہ کے
عالمونکا ترک عبادت یہ ہے کہ جبکہ صانع عالم ظاہر نہین ہے
اور ادراک بشری اوسکے اثبات پر قادر نہین ہوسکتا تو ہمکو
اک ذات مظنون اور موہوم بلکہ معدوم کی بندگی کرنا لازم نہین
معابد اور صوامع وغیرہ مین جبہہ سا ہونا ۔ اور وجود دوزخ کا
پر جو کہ سوائے خیال شہود کے کوئی نمود نہین رکہتے ہین قائل
ہونا اور جنت کی ذہنی راحتون کی امید پر چند بیوقوفونکی طرح بے
وقوف بنکر موجودہ نعمتون اور راحتون سے باز رہنا دانائی کا
کا کام نہین ۔ عاقل لوگ نقد کو ادہار پر نہین چہوڑتے ہین
جو کچہ ظاہر نہو اوسپر یقین کرنا بیہودہ اور نادانی ہے اونکے
خیال کے موافق وید حقیقت مین اون لوگون کے اقوال ہین

چونکہ چار دوست تھے - آسمانی کتاب اوسکو تصور کرنا عین حماقت سے
اجسام عناصر اربعہ سے ترکیب پاتے ہین اور عناصر اربعہ کا مقتضا ایسے
جسم کی شکل ہوتی ہے جب کہین کسیکو وید پڑہتے سنتے ہین یا دیکھتے
ہین اوسکا تمسخر کرتے ہین اور اسیطرح تمام افعال پیروان شرع ہنود پر
خندہ زن ہوکر اوس سے نفرت ظاہر کرتے ہین - اور اونکے مقابل
جب کبھی ہنود برہما اور بشن اور مہیش کا ذکر اونکو خالق اور حافظ
اور ہادم عالم تصور کئے ہوئے ہین) ذکر کرتے ہین تو چار روانگی اوسکو
فحش کے ساتھ اس طرح تشبیہ دیتے ہین کہ ذکر اور خصیتین سے
مراد ہے - جب ہندو لوگ کہتے ہین کہ بشن چہار دست تہا تو جواب
دیتے ہین کہ عورت سے مباشرت کرنے کے وقت ہر شخص کی یہی
حالت ہوتی ہے - جب ہندو کہتے ہین کہ مہادیو کے سر سے دریائے
گنگ روان ہوا ہے - تو اسکے جواب مین کہتے ہین کہ ذکر کی حالت
بھی انزال اور بول کے وقت ایسی ہی ہوتی ہے - اور اسیطرح
اور برہما کو بچہ دان تصور کرتے ہین -
علی ہذا القیاس اسی ڈہنگ کے بہت سے لاطائل اور بیہودہ عقاید
اور خیالات کے پابند ہین - ان عقاید کی تعلیم اکثر سینہ بسینہ ہوتی ہے
بعض بعض قصص اور ایسے ہی خیالی عقاید کے نکتے بی مجموعی یہی اس کی

کے سرگروہوں کے پاس پائے جاتے ہین۔

عقاید سراوگیان

اوسوال۔ اور سراوگی۔ اور جتی۔ اور جین۔ یہ سب ایک ہی فرقہ
کے نام ہین۔ دراصل یہ بودہ دہرم سے نکلا ہے۔ جسکو کہ اوس
گوتم بودہ نے مسیح سے پانچسو برس قبل ہندمین جاری کیا تہا جسکا
بہت مفصل حال ہم التثلیث جلد دوم الہند مین لکہہ آئے
ہین۔ اس گروہ کے بعض عقاید کا آغاز تو گوتم کی زندگی مین ہی
ہوگیا تہا۔ لیکن یہ عقاید بطور خود کوئی مذہب نہ تہے انکو فروغ نوین
اور آٹہوین صدی عیسوی سے ہوا ہے۔ اسوقت مین ان عقاید کے
تعلیم وعظ اور جگہہ جگہہ اوپدیش ہونے لگے تہے اور اسی وقت سے
مستقل جداگانہ ایک مذہب تصور کیا گیا۔ اس مذہب کے زیادہ تر
معمول بودہ کے پیرو ہین کیونکہ گوتم بودہ کے دہرم مین کچہہ خیالات
پوران سے لیکر اور کچہہ بطور خود افراط کرکے اسکے پیشواؤن نے
یہ نیا دہرم چلایا ہے۔ یہ لوگ اوتار وغیرہ کے قائل نہین ہین۔
ذات خداوند تعالی کو حلول اجساد سے پاک جانتے ہین۔ لیکن
تناسخ ارواح یا اجسام مختلفہ کے قائل ہین۔ وید اور پوران کے منکر

ہین بلکہ ان کے خیال کی موافق شریعت ہنود بدترین شریعتہائے عالم
سے ہے۔ اگر کسی شخص سے اونکو آزار پہونچتا ہے تو کہتے ہین کہ شاید
اس شخص نے گنگا کا پانی پیا ہے کہ جسسے افعال اسکی خصلت ہے۔
یہ لوگ آزار جانوران سے نہایت محتاط ہین یہانتک کہ دریا مین پایاب
اوترتے وقت نہایت احتیاط سے پاؤن رکھتے ہین اس خیال سے
کہ مبادا کوئی حیوان آبی پاؤن سے مرجاے۔ ہمیشہ موہنہ کو کپڑا
لپیٹے رہتے ہین۔ تاکہ سانس کی آمد ورفت سے ہوا کے باریک
حیوان جو نظر نہین آتے ہین مر نہ جائے۔ سبزہ پر پاؤن نہین رکھتے
کہ اوسمین روح ہوتی ہے۔ اور اکثر حشرات الارض بھی چھپے ہوتے ہین
اونکو صدمہ نہ پہونچے۔ پانی پیتے وقت کپڑا موہنہ کو لگا کر پانی چہان
کر پیتے ہین تاکہ پانی کے باریک کیڑے موہنہ مین جانے سے مر نہ جاوین
بعدہ اوس کپڑے کو لمحہ دو لمحہ پانی مین رکھتے ہین کہ اگر پانی کے حیوان
کپڑے مین آ گئے ہون تو پھر پانی مین چلے جائین۔ اکثر بنگال اور
بہار کے ہندو اس عقیدہ کے پابند ہین۔ مارواڑ مین یہ لوگ زیادہ تر
سکونت گزین ہین بعض مقامات دکن مین بھی اونکے مولد اور مسکن ہین
۔ غلہ فروشی اور ملازمت اونکا خاص پیشہ ہے۔ اس فرقے کے دو فرقے
ہوجہتی اور سر قورہ کہتے ہین — سمرا [illegible]

کے سرگروہون کے پاس پائے جاتے ہین۔

عقاید سراوگیان

اوسوال۔ اور سراوگی۔ اور جتی۔ اور جین۔ یہ سب ایک ہی فرقہ کے نام ہین۔ دراصل یہ بودہ دہرم سے نکلا ہے جسکو کہ اوس گوتم بودہ نے مسیح سے پانچسو برس قبل ہندمین جاری کیا تہا جسکا بہت مفصل حال ہم التثلیث جلد دوم الہند مین لکہہ آئے ہین۔ اس گروہ کے بعض عقاید کا آغاز تو گوتم کی زندگی مین ہی ہو گیا تہا لیکن یہ عقاید بطور خود کوئی مذہب نہ تہے انکو فروغ نوین اور آٹہوین صدی عیسوی سے ہوا ہے۔ اسوقت مین ان عقاید کے خلاف بیدعتا ادہر جگہہ او پدیش ہونے لگے تہے اور اسی وقت سے ایک جدا گانہ ایک مذہب تصور کیا گیا۔ اس مذہب کے زیادہ تر مستدل بودہ کے پیرو ہین کیونکہ گوتم بودہ کے دہرم مین کچہہ خیالات پوران سے لیکر اور کچہہ بطور خود افراط کر کے اسکے پیشواون نے یہ نیا دہرم چلایا ہے۔ یہ لوگ اوتار وغیرہ کے قائل نہین ہین۔ ذات خداوند تعالی کو حلول اجساد سے پاک جانتے ہین۔ لیکن تناسخ ارواح باجسام مختلفہ کے قائل ہین۔ وید اور پوران کے منکر

ہین بلکہ ان کے خیال کی موافق شریعت ہنود بدترین شریعتہای عالم
سے ہے- اگر کسی شخص سے اونکو آزار پہونچتا ہے تو کہتے ہین کہ شاید
اس شخص نے گنگا کا پانی پیا ہے کہ جس سے افعال اسکی خصلت سے ہے-
یہ لوگ آزار جانورون سے نہایت مجتنب ہین یہانتک کہ دریا مین پایاب
اوترتے وقت نہایت احتیاط سے پاؤن رکھتے ہین اس خیال سے
کہ مبادا کوئی حیوان انکے پاؤن سے مرجاوے- ہمیشہ موہنہ کو کپڑا
لپیٹے رہتے ہین- تاکہ سانس کی آمد و رفت سے ہوا کے باریک
حیوان جو نظر نہین آتے ہین مر نہ جاوے- سبزہ پر پاؤن نہین رکھتے
کہ اوسمین روح ہوتی ہے- اور اکثر حشرات الارض بھی چھپے ہوتے ہین
اونکو صدمہ نہ پہونچے- پانی پیتے وقت کپڑا موہنہ کو لگا کر پانی چھان
کر پیتے ہین تاکہ پانی کے باریک کیڑے موہنہ مین جانے سے مر نہ جاوین
بعدہ اوس کپڑے کو لمحہ دو لمحہ پانی مین رکھتے ہین کہ اگر پانی کے حیوان
کپڑے مین آگئے ہون تو پھر پانی مین چلے جاوین- اکثر بقال اور
بوہرہ ہندو اس عقیدہ کے پابند ہوتے ہین- مارواڑ مین یہ لوگ زیادہ تر
سکونت گزین ہین بعض مضافات دکن مین بھی اونکے مولد اور مسکن ہین
- غلہ فروشی اور ملازمت اونکا خاص پیشہ ہے - اس فرقہ کے گورو
کو جتی اور سیوڑہ کہتے ہین - [illegible]

کراتے ہین اکثر اسقدر محتاط ہین کہ راہ مین چلتے وقت سوکہے درختونکی شاخون سے جاروب بناکر اپنے آگے آگے زمین کو صاف کرتے چلتے ہین تاکہ اگر حیوان کسی مقام پر پوشیدہ ہو تو ظاہر ہو جائے کہ اوس سے قدم کو بچایا جائے - اکثر انہین صاحب جاہ و دولت ہین - دانشمندی مین بہی حصہ لئے ہوئے ہین اور تجرد اور پارسائی کے ساتہہ عمر گذارنا بہتر جانتے ہین - مصنف دبستان المذاہب ناقل ہے - کہ اس گروہ کے دو فرقہ ہین - جنکے نام لونکی اور پوجاری ہین - لونکی خدای تعالی کو یگانگی کی صفت کے ساتہہ یقین کرکے پوجتے ہین اور جمیع نقائص و نقائص اور حلول و اتحاد وغیرہ سے منزہ جانتے ہین - اور بت پرستی کو برا سمجہتے ہین -

اور فرقہ پوجاری بت پرستی کا پابند ہے - اونکے بتکدے بنے ہوے ہین جنمین صرف پارسناتہہ کی مورت پوجی جاتی ہے - سوائے پارسناتہہ کے دوسرے کوئی مورت اونکی پرستش مین نہین آتی نہ کسی کی طرف معتقد ہین - دونون فرقون کے اشخاص ہر قسم کے گوشت اور اون قسم ترکاریون سے جو کہ گوشت کے رنگ اور ذائقے سے مشابہ ہین یا انسان کی شکل ہین کامل پرہیز رکہتے ہین - اکثر دیکہا گیا ہے کہ اگر کسی سرائو گی نے ترکاری تراش کر پکانے کے واسطے رکہی ہے اور کوئی شوخ مزاج

انسان اوسطرف گذرا - گذرنے والے نے صرف اتنا ہی کہا کہ (ترکاری کہات کر طیار کرلی) پس سر اوگی (اوس ترکاری کو کبھی صرف مین نہین لائیگا - کیونکہ گوینده کی زبان سے لفظ (کاٹنا) نکلا تہا - اور کاٹنا اونکو خیال کے موافق اعضائے حیوان کے واسطے مخصوص ہے - لہذا وہ ترکاری پہینکدی جائیگی -

جہتی - لوگ اکثر اپنے قومی احباب کے گہر دعوت مین جاتے ہین لیکن صرف اسقدر کہانا کہاتے ہین کہ اونکے کہانے سے کسی گہر والے کی خوراک مین کمی نہونے پاے - چنانچہ چند گہرون سے دو دو چار چار لقمے فراہم کر کے کہاتے ہین - ٹہنڈا پانی نہین پیتے - تلاش کرتے ہین کہ اگر کسی جگہہ غسل کے واسطے پانی گرم ہوا ہے تو وہان سے تہوڑا لیکر تشنگی بجہاتے ہین - اور ایک قسم کے فقرا انہین دونون قسم مین سے دیکہے گئے کہ اونکا نام مہا اتما ہے وہ فقیر بالکل صورت اور لباس مین جتیون کے مطابق معلوم ہوتے ہین - لیکن بال مونچہنے سے نہین نکلتے بلکہ ترا شتے ہین - اور روپیہ جمع کرتے ہین - گہرون مین کہانا پکاتے ہین - آب سرد بھی پیتے ہین - اور حالت تجرد کو برا جانتے ہین -

مسٹر ایلفنسٹن لکہتا ہے کہ یہ فرقہ نہایت کم آزار اور نہایت رحمدل ہے - احتیاط کے سبب سے مونہہ دہونا اور کلّی کرنا اور غسل کرنا شعار ضرورت

کے وقت پیش آتا ہے ورنہ بیچارے پانی کے کیڑونکی حفاظت کے
سبب تائب ہین - برخلاف اِن کے دیگر اقوام ہنود جب تک غسل
سے فارغ ہون کہانا کہانا بہی برا جانتے ہین - سراؤگیون یعنی بدہونکا
قول ہے کہ پانی کے وہ کیڑے جو نہایت باریک غیر معلوم ہین
پانی زمین پر گرنے سے ہلاک ہوتے ہین - جو لوگ نہانے دہون کی بہی
احتیاط کرتے ہین اونکو سیوڑا کہتے ہین - سیوڑا اکثر علوم حکمت مین
بہت کوشش کرتے ہین اور اکثر صاحب کمال گذرے ہین چنانچہ
ابوالفضل نے بہی اکبرنامہ مین جہان کہ ہدایت موجودات کا
ذکر کیا ہے اونکے اقوال کو قابل دلیل اور لایق ثبوت مانا ہے -
سیوڑا لوگ بہی شادی نہین کرتے بلکہ تجرد کو پسند کرتے ہین - جو سراؤگی
کہ دہن نہین باندہتے ہین اور عورت سے اجتناب کرتے ہین اونکو
جتی کہتے ہین -

چونکہ سراؤگی شرع ہنود سے باہر ہین اسلئے فرقہ اگروال سراؤگیون
سے عداوت قلبی رکہتے ہین - حالانکہ خود اگروال بہی پارسناتھ کی
مورت کو پوجتے ہین اور رتہی پر اوس مورت کو سوار کرکے بڑی تجمل
سے نکالتے ہین - لیکن سراؤگیونکی عداوت کچھ ایسی رگ رگ مین سمائی
[illegible] ہے کہ اونکو دیکھکر آنکھونمین خون [illegible] آتا ہے فرزانہ خوشی

مشہور سیاحان ایران سے ہے اپنے سفرنامہ مین لکھتا ہے کہ
مین نے ایک سرپورہ کو گجرات مضافات پنجاب مین دیکھا اور
اوس سے دریافت کیا کہ اپنے گروہ کے پیشوا اونکی کوئی ایسی
حکایت بیان کرو جو سب سے زیادہ نادر ہو - اوسنے جوابدیا
کہ ہمارے گروہ کے لوگ خواہ صاحب تجرد ہون خواہ ارباب تعلق
ہر حال مین اس امر کے ساعی ہین کہ کسی کو آزار نہ پہونچائین -
مگر صاحب خرد کم ہوتے ہین - اور علوم غریبہ مثل تعویذات وغیرہ
ہمارے گروہ مین بہت ہین - ایک مہا آتما نہایت دولتمند
اور متمول اور صاحب جاہ و ثروت تھا - ایک دولتمند عورت
اوسکی معتقد تھی اکثر نیازمندانہ حاضر ہوا کرتی تھی - ایکروز عورت
نے اپنے شوہر کی نامہربانیون سے تنگ آکر اوس مہا آتما سے
عرض کیا کہ کوئی تدبیر بتاؤ جس سے خاوند کی تعدی سے امن ملے
مہا آتما نے کچھ جواب نہ دیا - عورت نے کہا کہ اگر میری آرزو نپوری ہوگی
تو دوبارہ نہ آؤنگی - مہا آتما نے کہا کہ اگر مین تیرے آنے گوارا
کرونگا اور چاہونگا تو تو ضرور آسکیگی - یہ کہکر تھوڑی سی گھاس
اوٹھا کر اوسپر کچھ پڑھ کر اوسکو دی اور کہا کہ صاف شدہ پوشاک
پہنکر اس گھاس کو پانی کے ساتھ پیکر اپنے لباس پر چھڑک

تیرا شوہر تجھپر مہربان ہوجائیگا - عورت شادان ہوکر مکان کو چلی آئی اور اوس گہاس کو پتہر پر پیسکر ابہی اوٹہا نہین چکی تہی کہ شوہر مکان مین آیا اور عورت اوس گہاس کو پتہر پہ چہوڑکر کاروبار خانہ داری مین ایسی مصروف ہوئی کہ اوس گہاس کی مطلق خبر نہ لی - آدہی رات کے وقت جبکہ گہر کے سب انسان خواب مین مشغول تہے وہ پتہر افتان وخیزان دروازہ پر آیسے زور سے لگا کہ سونے والون کی آنکہہ کہل گئی اور اوس پتہر کی یہی حالت کہ دہاڑ دہاڑ کواڑون پر صدمہ دیتا ہے مگر کواڑ بند ہونے کے وجہ سے گر پڑتا ہے - شوہر نے عورت سے اس تعجب خیز واقعہ کا سبب دریافت کیا عورت نے خائف ہوکر سب ماجرا شوہر سے بیان کردیا تب شوہر نے مستعد ہوکر دروازہ کہولا اور وہ پتہر روان دوان اوس مقام پر پہونچا جہان جہان جہاں آتما جی مہاراج رہتے تہے - لیکن شوہر بہی اوس پتہر کے پیچہے روانہ ہوا اور فقیر کی جہونپڑی کے پاس خفیہ اس واقعہ کی سیر کرنے لگا - اوس پتہر کو دیکہکر مہاآتما بولا کہ افسوس پتہر اور وہ دلربا نہ آئی - اوسکے شوہر نے اوس فقیر کو قتل کردیا - اس قسم کی باتین اور کمالات سربورہ لوگون مین بہت ہین - اور بہت

سے لوگ اس عقیدہ اور ان کمالات سے موصوف دیکھے گئے ہین۔
مہتہ چند لو لو ۵۶ ۱۲ ہجری مین علاوہ جودہپور ماروار مین موجود
اور اسی اطراف مارواڑ مین شیو رام پجاری بہی سنا گیا ہے کہ بہت
مشہور و معروف شخص گذرا ہے۔ راول پنڈی مین جگنہ بقال ایسا
ہی صاحب کمال گذرا ہے۔ اور اسمین جینیون کی تمام صفات پائی
جاتی ہین۔ اگر کسی چڑیمار کے ہاتہہ کسی قسم کا جانور نظر آتا فوراً خرید
کر اوڑا دیتا۔ جہانتک اس طائفہ سے ہوسکتا ہے رہائی طائران
مین سعی کرتے ہین۔
ایک مشہور گفتار اسی قسم کی مرزا قتیل نے بہی اپنی تصنیفات مین
لکہی ہے۔ اور اوسکو ہم بہی ناظرین کے ازدیاد شغف کی خاطر درج
کرتے ہین یعنی ایک راجہ کی عملداری مین ایک مفلوک مسافر وارد ہوا۔
چونکہ مسافر اپنے گروہ مین صاحب تہا لہذا اوسکی حمیت کسی سے سوال کرنیکی
مقتضی نہوئی اور شب بحالت گرسنگی مین بسر کی۔ علی الصباح اوسی شہر کے
ایک باشندہ نے اوسکی حال سے واقف ہوکر اوسکو صلاح دی کہ کسی طریقہ سے
ایک چمگادڑ پکڑ کر فلان سراوگی کے مکان کے سامنے اوس چمگادڑ کے
مار ڈالنے کی کوشش کر۔ لیکن حقیقتاً اوسکو جان سے ہلاک کرنیکا ارادہ

سلے غالباً وہ مقام جودہپور یا اودیپور۔ یا بیکانیر۔ یا آنیر تہا۔

پہونچا اور سراوگی کو دکہا۔ پس سراوگی تجکو کچہ نقد دینے پر راضی ہوگا
اوسوقت نقد لیکر چمگادر چہوڑ دینا اور اپنی ضروریات رفع کرنا۔
مسافر نے اس تعلیم پر عمل کیا۔ اور اپنے لباس کی مدد سے ایک چمگادڑ
پکڑکر دوکان مذکور کے سامنے گیا اور چمگادڑ کو ستانے لگا۔ سراوگی
اس حال سے واقف ہوکر کسیقدر نقد دینے پر اور اوسکو رہا کرادینے پر
آمادہ ہوا۔ لیکن مسافر نے پاؤن پہیلائے اور کہا کہ اسنے شب بہر
مجکو حیران کیا ہے مین ہرگز اسکو زندہ نہ چہوڑون گا۔ القصہ سراوگی
نے مبلغ سات سو روپیہ دیکر اوس چمگادڑ کو رہا کرایا۔ مسافر
خوش وخرم وہان سے راہی ہوا۔
ہفت تماشا مین تحریر ہے کہ سراوگی منہ نہین دہوتے کلی نہین کرتے
ہندوون مین ایک مثل مشہور ہے کہ خط کا لفافہ بند کرنیکے واسطے
سراوگی کا آب دہن کافی ہے۔ کچہ حاجت گوند وغیرہ کی نہین۔

عقائد سکہان

واضح ہو کہ کہتری ابتدا مین ایک فرقہ تہا لیکن زمانہ مین اسکو ہزارہ
فرقہ ہو گئے ہین اور ہر فرقہ کا انسان اپنے آپکو دوسرے سے
اسقدر علاحدہ سمجہتا ہے کہ ایک دوسرے کی جماعت مین شامل نہین

ہو سکتا۔ انہین کہتریون کے فرقون مین سے ملک پنجاب مین ایک گروہ بیدی نام سے مشہور ہے اس بیدی گروہ مین سے سکہون کی بنیاد پیدا ہوئی ہے۔ کیونکہ اوسی بیدی جماعت مین ایک شخص کا نام نانک چند یا نانک سنگہ تہا یہ شخص علم فارسی کا اچہا ماہر تہا ضرورت کے لائق عربی سے بھی ناواقف نہ تہا۔ علاوہ علم کے مبدء فیاض اور معطی حقیقی کی بارگاہ سے خاص طور کا شعور بہی اوسکو حاصل تہا جسکے باعث اوسکی دماغی وسعت بہ نسبت علم کے کہین زیادہ وسیع تہی۔ جوانی مین تارک الدنیا ہوکر سیاحت پر مستعد ہوا اور یہ مستعدی کچھ ہندوستان کی ہی سیر پر قانع نہوئی بلکہ پیادہ پا تمام بلاد عرب و عجم کی گشت لگاکر ہر فرقہ کے فقرا کی خدمت مین بے تعصب بغرض حصول برکات حاضر ہو ہوکر فیض حاصل کیا اور اس خوشہ چینی سے اوسنے مزرعہ دل مین ایسا بڑا خرمن کمال جمع کیا کہ مدت تک اپنے گروہ کو قوت قلبی یعنی باطنی سنجیدگی اور صفائی سے ارواح متقدین کو غذا پہونچاتا رہا۔ تارک الدنیا ہونے کے بعد نانک چند وصوف کے دو لقب زیادہ تر مشہور ہوگئے ہین یعنی اونکو نانک شاہ اور بابا نانک کہتے تہے لیکن اوسکے مرید او معتقد بوجہ حسن عقیدت

نانک شاہ کہتے تہے۔
انکے مرید یا چیلہ دو قسم کے پائے گئے ہین ایک وہ جو بظاہر و باطن تارک الدنیا ہوکر گروہ مین شامل ہوے ہین۔ دوسرے وہ جو تارک الدنیا نہین ہین۔ اوران دونو گروہون کے واسطے شناخت پائی جاتی ہے یعنی ایک ایسی جماعت ہے جو گردن سے اوپر کے بال ترشنا برا سمجہتی ہے اسکو خالصہ کہتے ہین دوسرے وہ جو گردن سے اوپر بال کا چہوڑنا برا سمجہتے ہین انکو خلاصہ کہتے ہین۔ چونکہ بابا نانک کو اور نیز اونکی بعد اونکی پیروی ہین اونکے چیلون کو حلوا زیادہ تر عزیز رہتا تہا اسلیئے حتی الامکان زیادہ تر حلوا ہی اونکی غذا سمجہی جاتی ہے اور بعد وفات نانک شاہ روزمعین پر اونکی فاتحہ کیواسطے بہی حلوا درکار ہوتا ہے جب اس عقیدہ کے دو شخصون مین کسی امر پر باہم رنجش ہوتی ہے اور پہر بعد صفائی ہر دو جانب اتفاق اور ملت ہو جاتی تو ہر دو فریق قدرے حلوا پر بابا نانک کی فاتحہ کرتے ہین جسکو اونکی نذر چڑہانا کہتے ہین۔ اس عقیدہ کے پیرو چاہے وہ ملت ہنود سے کسی قوم کے ہون ایک دوسرے کے ہاتہ کا کہانا کہاتے ہین جبکہ وہ سکہون کے عقیدہ مین شامل ہو جائے۔ اہل اسلام سے بہی اگر بال بڑہا کر انکے گروہ مین شامل ہو تو کچہ مضائقہ نہین سمجہتے ہین البتہ اوسکے ہاتہ کا کچہ کہاتے

پیتے نہین - اس گروہ کے باہم سلام وعلیک کرنے کا یہ لفظ مقرر ہے
واہ گرو -
نانک شاہ نے اپنی تصنیف مین اکابر اسلام کے بہت فضائل بیان
کئے ہین - اور اس امر کا مدعی ہوا ہے کہ روح پاک حضرت محمد مصطفے
صلعم سے مجکو بے انتہا فیض پہونچا ہے - اوسنے اپنی تصنیفات کا نام
گرنتھ رکھا ہے وہ تصنیف اوس گروہ کے علما کے پاس موجود ہے
مذہبی اصول بزرگ شخص کے معلوم نہوسکے کہ وہ کیا ہین اہل تواریخ نے
اسکا زمانہ جو کچھ بیان کیا ہے وہ ظہیر الدین محمد بابر شاہ
بادشاہ ہندوستان کا زمانہ ہے - اب اس عقیدہ کے لوگ پنجاب
مین سنگھ اور دیگر بلاد ہندوستان مین سکھ مشہور ہین - یہ لوگ سوا
نانک شاہ کہ جو انکا پیشوا تھا کسی دوسری ذات مقبولہ ہنود کو نہین
پوجتے ہین - بلکہ اوسکو بجای سمجھتے ہین - اور سوای نانک چند کے
نام کے مالا پھرنے کی دوسری کوئی قسم کی عبادت نہین کرتے ہین - اور
نہ اونکی عقیدہ کی موافق کوئی دوسری عبادت باعث ثواب ہے -
سوای گای کے گوشت جس قسم کا گوشت اونکو میسر ہو بخوشی ورغبت
کہاتے ہین - البتہ حقہ پینے سے تمام وکمال متنفر ہین - اور دیکھا گیا کہ
انکی جماعت مین ذکور کی تعداد زیادہ تر ہے اور اناث بہت کم - اسلئے

اکثرین کا خیال ہے کہ شاید اغلام کا چرچا انہین ہو۔ واللہ اعلم۔
اور اکثرین اس گروہ کے لوگ صاحب سیف ہین دشمن پر حملہ کرتے وقت
داڑہیان دانتون سے دبا کر اکال اکال کا شور بلند کرتے ہوے
حملہ آور ہوتے ہین۔ نانک شاہ کی زندگی مین ایک واقعہ پیش آیا
جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ کسقدر عقیدتمند تہے۔ ایک شخص
نے ایک پرند طوطی کو کمال محبت سے پرورش کرکے اوسکو ایسا
تعلیم کیا تہا کہ اوسکی مانند دوردور تک اچہا بولنے والا نہ تہا نانک شاہ
کا بیٹا جو کہ اونکی تارک الدنیا ہونے سے قبل کی پیدائش تہا۔
اوس طوطی کو پسند کرکے اوسکی قیمت دریافت کرنے لگا۔ لیکن
اوس طوطی کا مالک اوسکو فروخت کرنا نہ چاہتا تہا اسلئے کئی بار
دریافت کرنے پر بہی وہ جواب دینے پر متوجہ نہوا۔ اس عرصہ مین بہت سے
سکہ اپنے مرشدزادہ کو کہڑا دیکہکر جمع ہو گئے آخر بہت اصرار پر طوطی
کے مالک نے کہا کہ یہ طوطی میری جان ہے اسکی قیمت بہی خریدار
کی جان ہے۔ یہ سنتے ہی ہزارون سکہ جو وہان موجود تہے آوازین
لیکر اوس سے ضد کرنے لگے ایک نہین ہم سب کی جانین اس طوطی
کی عیوض مین لے مگر مرشدزادہ کو طوطی دیدے۔ اوس بیچارہ نے
یہ حالت دیکہکر مفت طوطی حوالہ کی۔ اسطرح نانک چند کے پسر نے

تلوار کی برش کی آزمایش کیواسطے قصد کیا تو ہزارون گردنین زیر تیغ جہک گئین - یہ حالت عقیدتمندون کی دیکہکر وہ خاموش ہو رہا -

القصہ جب نانک شاہ نے دنیا سے انتقال کیا ایک مرید اوسکے قایم مقام منصوبہ ہوا اور اپنے مرشد کے آئین کا رواج دیتا رہا - اسیطرح یکی بعد دیگرے دس خلیفہ تک نوبت پہونچی آخر خلیفہ جسکا نام گرو گوبند سنگہ ہے - بعد انکے خلافت کا سلسلہ ٹوٹ گیا اور اس آخر خلیفہ کے وقت مین خلیفہ کو سجادہ نشینی کے خیالات کے ساتہ تخت نشینی کا تصور پسند آیا چنانچہ یہ عہد دولت شاہ عالم بادشاہ ہند کا تہا - جو لہ بہادر شاہ کے لقب سے مشہور ہے اور یہ عالمگیر کا بیٹا تہا - اوسوقت مین مریدان گوبند نے پنجاب کی مختلف آبادیون مین منتشر ہوکر جابجا بلوہ اور فساد برپا کر صوبہ دار لاہور کی امن مین خلل ڈالا یا لآخر گرو گوبند گرفتار ہوکر قید ہوا اوسکا جانشین بندہ نامی بہی عہد فرخ سیر مین آہنی پنجرون مین بند ہوکر پہنچکر دار کو پہونچا - اوسوقت سے یہ جماعت پراگندہ اور منتشر ہوگئی پہر کوئی اونکا سرگروہ نہین پیدا ہوا اگر پیدا ہوا ہو تو بہی اونے ایسا غلو نہین پایا -

ایک شخص ستہرا قوم کہتری سے گرو گوبند کا مرید اور ہمراز گذرا ہے
اسکے سلسلے سے ہند مین ایک جماعت فقرا ستہرا شاہیون
کے نام سے دریوزہ گر اور دوکانون پر بہیک مانگتی نظر آتی ہے
اس جماعت کے فقرا نہایت سخت اور بیرحم دیکہے گئے ہین- دو
ڈنڈے انکے ہاتون مین ہوتے ہین ہاتہہ مین انہی چہریان وغیرہ بھی
ہوتی ہین جلنے لکڑیون کو بجا کر دوکانون کے آگے بیجا شور وغل
کرتے ہین اور صاحب دوکان کو پریشان کرتے ہین خواہ وہ کسی
قوم سے ہو جب تک اوسکی دوکان سے وصول نکرلین گے ہٹنا
نہین جانتے- اوسپر طرہ یہ ہو کہ جو منہ سے نکلتا ہے وہی لیکر ٹلتے ہین
عوام مین انکا دوسرا نام مرچرا ہے

صاحب ہفت تماشا ایک عجیب حکایت لکہتا ہے کہ ستہرا ایک روز
کسی ہندو کے گہر ایسے وقت پہونچا کہ صاحب خانہ نے خواب سے بیدار
ہوکر جو انسان کی پہلی شکل دیکہی تو وہ ستہرا ہی کی تہی اتفاق سے
اوس روز اوس ہندو کو کہانا نصیب نہوا- وہ ہندو شاہزادہ محمد
اعظم شاہ پسر اورنگ زیب کی حضوری مین رہتا تہا- یہ ذکر شاہزادہ
کے سامنے بھی آگیا کہ ستہرا کی نحوست کا یہ اثر ہوا کہ تمام روز کہانا
میسر نہوا- بر سبیل مذاق شاہزادہ نے ستہرا کو طلب کرکے اپنی

خلوتکدہ مین شب باش کیا اور علی الصباح سب سی پہلے اوسی کا
منہ دیکھا حسب اتفاق شہزادہ بہی اوس روز بوجہ کاروبار کی آب و
طعام رہا شب کی وقت کہانا کہا تو وقت اوسکی نحوست کو تشکنجی کر
طلب کیا جب ستہرا حاضر ہوا تو حکم دیا کہ اوسکو زمین مین چومیخا
کرکے زدوکوب کیجاوی ستہرا نے اس سزا کا سبب دریافت کیا تو ظاہر
کیا گیا کہ تیری چہرہ کی ایسی سخت نحوست ہی کہ جس سی آج تمام دن
کہانا نہ ملا۔ ستہرا نے جواب دیا کہ میری چہرہ کی نحوست حضور کی چہرہ کی
نحوست سی زیادہ نہین ہی کیونکہ میری نحوست نے تو صرف اسقدر ہی اثر
کیا کہ آپکو اب کہانا میسر آیا۔ لیکن آپکی چہرہ کی نحوست مجکو یہ سزا دلواتی
کیونکہ مین نے حضور کا ہی چہرہ سب سے قبل دیکھا ہی۔ عالی دماغ شہزادہ
اس جواب سی خوش ہوا اور ستہرا کو مورد عنایت کرکے رہا کیا۔

عقائد مختلف فقرا ہند

ناظرین تواریخ پر یہ امر بھی قابل اظہار ہی کہ جسطرح مجوس و پارسیان
ایران مین بہت سی طریقہ اور مذہب جاری ہوگیا اونکی پیرون کے

سلہ انسان کے چارون دست و پا علاحدہ علاحدہ میخ کا کر اوس سے مضبوط
باندہتے تہے اور پہر زدوکوب کرتی تہی۔ فی زمانہ اوسکی کسیقدر شمونہ انگریزی عملداری اکثر
محبس وغیرہ مین ٹکٹکی کے نام باقی ہے۔

متعدد گروہ بن گئے ہین اور اونمین سے اکثرین فی زمانہ اپنے
لباس اور ظاہری نام ونشان بدلکر فرقہ اسلام مین شامل
ہوگئی ہین اور حقیقتاً اس پردہ مین چھپ کر اپنی اصلی کیش کے
پیرو ہین (جیسے کہ فرقہ سمراویان - وخدائیان وراویان وشیدرنگیان
وشیدائیان وپیکریان ومیلانیان وآلاریان واخشیانیان
ومزدکیان وغیرہ وغیرہ کہ جنکا حال المجوس جلد اول الہند مین مفصل
طور سے بیان ہوچکا ہے) اسیطرح ہندوستان مین بھی بہت سے
آوارہ گرد فرقے فقراؤن کے پائے گئے ہین جنکی وضع اور لباس مختلف ہے
بعض مثل ہندوونکی ہین اور بعض کی تراش خراش مسلمانون سے ملتی ہے
لیکن اونکی عقائد کا کوئی پتہ مستقل نہین چلتا کچھ خیالات صوفیہ اسلام
ملتے ہین اور کچھ ہنود کے فقراسے یون سمجھنا چاہئے کہ یہ لوگ نہ ہندو
ہین نہ مسلمان - چونکہ مرتاضان ہنود کا سلسلہ اوپر سے چلا آتا ہے
لہذا اس موقع پر انکا حال لکھدینا کچھ بیجا نہین ہے
واضح ہو کہ ہندوون مین اصل شریعت کا نام سمارتک ہے کہ
تمام پرہیزگاران ورہبران فرقہ ہنود اوسکی مطیع اور پیرو ہوتے چلے
آتے ہین - اور وید کتاب آسمانی سمجھی جاتی ہے اور سب اوسپر عمل
کرتے ہین لیکن وید ایک ایسا کلام ہے کہ ہر طریقے کے لوگ اوسپر ...

پابند اپنے عقیدہ کی دلیل میں اوسکو پیش کرتے ہیں اور وہ اسی کی
سعادت کرتا ہے خواہ وہ طریقہ اور عقیدہ باہم مختلف ہوں۔

اہل سمارتگ کا عقیدہ ہے کہ نرنجن حق تعالیٰ ہے جو سب سے اول
تنہا تھا۔ نرنجن کی ناف سے ایک گل نیلوفر (کنول) ہزار برگ
پیدا ہوا۔ اوس پھول سے برہما پیدا ہوا۔ اس برہما کو چترمکہا کہتے ہیں
(یعنی چار سر والا شخص) اور آٹھ ہاتھ اوسکے تصویر کیے گئے ہیں۔ اس
برہما کی ناف سے ایک کنول پیدا ہوا جو پانصد برگ تھا اور اوس گل سے
بشن پیدا ہوا کہ چار ہاتھ والا شخص ہے۔ اور اوسکے ایک ہاتھ میں
نیزہ اور دوسرے میں چکر ہے جو کہ زمانہ قدیم میں ہند میں ایک حربہ
جنگ تھا۔ اور تیسرے ہاتھ میں گرز۔ اور چوتھے ہاتھ میں ایک پھول ہے
اس بشن کی ناف میں بھی ایک کنول ہے جو صد برگ مانا گیا ہے۔ اس
کنول سے مہادیو پیدا ہوا جو تین سر اور آٹھ ہاتھ والا شخص ہے ایک
بیل پر سوار گردن میں سانپ ڈالے شیر کی کھال اوڑھے ہوئے خاک
آلودہ جسم چاند اور سورج اور آگ یعنی آتش تین اوسکی آنکھیں
ہیں۔ یہ عقائد اون لوگوں کے ہیں جو شیو مت کے پیرو کہلاتے ہیں
علاوہ انکے کچھ لوگ شیو پرست لوگ ہیں اور پرستاران اشنان [illegible]
سے [illegible] جنکے حالات ہم قبل ازیں [illegible]

جنگ مان ایک گروہ فقرا ہے جو اپنے آپ کو پرستاران شیو سے
منسوب کرتا ہے لیکن عقائد مین اصل پرستاران شیو سے کہین جدا ہین۔
سر کے بال تراشتے ہین بدن پر خاک ملتے ہین۔ مہادیو کو موجود حقیقی مانتے
ہین۔ انکی بھی قسمین ہو گئی ہین انکا عقیدہ ہے کہ روحانی مادہ سے
نو برہما ہین جو کہ سب مین برہما کی ذات کا پرتو ہین اور ہزار بشن ہین
جو بشن اول کی ذات کا پرتو ہین اور گیارہ مہادیو ہین جو پہلے
مہادیو کی ذات کا پرتو سمجھے جاتے ہین اور بارہ خورشید ہین جو خورشید
اول کی ذات کا پرتو ہین اور سولہ کلا (یعنی حصہ ماہ) ہین جو چاند کا
پرتو متصور ہوتے ہین۔ کیونکہ یہ لوگ فروغ ماہ کے سولہ حصہ مانتے ہین
اور اٹھائیس منزل ماہ ہین۔ اور نوگرہ یعنی سبعہ سیارہ اور عقدتین۔
اور گنیش کو ایک فرشتہ تصور کرتے ہین جسکا سر مثل ہاتھی کے تسلیم
کیا ہے اور بجاے شش جہت کے ہشت جہت تعبیر کرتے ہین اسطرح پر کہ
مشرق۔ مغرب۔ شمال جنوب۔ ایسان (یعنی گوشہ مشرق و شمال)
دائب (گوشہ شمال و مغرب) نیرتی (گوشہ مغرب و جنوب) اگنی (گوشہ
جنوب و مشرق) اور بھیرو اور ہنومنت کے قائل ہین درگا کی آٹھ
جانشین جانی مانی جاتی ہین۔ یعنی کالکا چنڈکلا۔ بیشری کوماری
بشنوی باراہی بچامنڈا است۔ مانترا ہوائی پاربتی

مہابکہمی - سرستی جو کہ مہادیو کی بی بی ہے ست جگ کے رکہیشر و نکے اسطرح یاد کرتے ہین کاشب جو کہ آفتاب کا باپ تہا بشششٹ جو کہ رام کا اوستاد تہا - ویشو متر جو کہ چہتری تہا رضات اور عبادات کی بدولت برہمن کے مرتبہ پر پہونچا - بالمیک جو مصنف رامائن ہے بیاس جی جو کہ مصنف مہابہارت ہین - بردواج جمد اگنی وغیرہ - دواپر جگ کے رکہیشروں مین گوتم کیہ - پرشر ایل ہین - کلجگ کے رکہیشر دنہین چونہ - اپرونہ - اور وہ - چاندکیہ وغیرہ ہین یہ گروہ اسمای مذکورہ بالا کے اشخاص کو زندۂ جاوید جانتا ہے - اور سپت رکہیشر (جنکو فارسی ہفت اورنگ کہتے ہین - اور مرتاضان فارس مین بہی مقبول بزرگ مانے جاتے ہین) سے مراد کاشب - اتر - بردواج - ویشوامتر - گوتم - جمد اگنی - بششٹ ہین -

مداری

پوشیدہ نہ رہی کہ ہندوستان مین ایک فرقہ ہی جو اپنے آپکو مسلمان صوفی کہتا ہے اور البتہ بعض قواعد اور عقائد مین صوفیہ کا پیرو بہی ہے - چنانچہ تجرید کو افضل مین تصور کرتے ہین - اور چونکہ مطلع ہو چکے ہین کہ سناسی اور جوگی وغیرہ فقرا ہنود اپنے معتقدین کے سلسلون کے باڑا فرقہ بیان

لہذا یہ بہی مدعی ہوے ہین کہ ہم ہی چہاردہ فرقہ ہین اور جب کبہی اپنی عقائد کے فقرا سے ملاقی ہوتے ہین باہم سوال کرتے ہین کہ ہم چہار پیر اور چودہ خانوادہ بس بیان کرو وہ چہار پیر اور چودہ خانوادہ کونسے ہین۔ اور اپنی مریدون کو برسون اسکی تعلیم کرتے ہین لیکن اسکی تعلیم مدت العمر مین بہی پوری نہین ہوسکتی بیان کرتے ہین کہ پیر پیران حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اور صاحب راہ مصطفوی مرتضی علیہ السلام ہین اور بعدہٗ خلافت کے مرتبہ سے جناب امام حسن علیہ السلام مستفیض ہوے و بعد آنجناب خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ممتاز ہوسے کہ جو مرید بہی اور خلیفہ بہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے تہے۔ یہ چہار اصحاب ممدوح چہار پیر کہلائے جاتے ہین۔

خواجہ حسن بصریؒ سے دو سلسلون کا آغاز بیان کرتے ہین۔ اور کہتے ہین خواجہ صاحب کے خلیفہ اول جناب حبیب عجمی ہوے ہین انسے نو خانوادہ جاری ہوے جنکے نام حبیبیان۔ طیفوریان۔ کرخیان۔ سقطیان جنیدیان۔ گازرونیان۔ طوسیان۔ فردوسیان۔ سہروردیان ہین۔ اور دوسری خلیفہ خواجہ صاحب کے شیخ عبدالواحد زید تہے جنسے پانچ خانوادہ جاری ہوے یعنی زیدیان۔ عیاضیان

ادہیان۔ ہیریان چشتیان۔ بس یہی مجموعہ ہو کر چہاردہ خانوادہ
کہلاتے ہین۔

انکا عقیدہ ہی کہ عرفای طریقت کی ایک جماعت ہی کہ اونکی مراتب اور
درجہ تک رسائی نہین ہوتی ہے۔ بلکہ پیغمبر اونکا خوشہ چین ہوتا ہی
اکثر اوقات فنافی اللہ بنگ ہو کر اپنی تصوف کے معتبر تذکروں کی ساتہ
یہ روایت بہی کمال ذوق و شوق سی بیان کرتے ہین کہ ایک روز جبرئیل
کے اشارہ سے پیغمبر خدا صلعم صحرا کی جانب سیر کرنے تشریف لے گئے۔
حکم خدا سے زمین کی طنابین کہنچ گئین۔ اور پیغمبر ایک دور و دراز فضا
دشت مین پہونچے وہان ایک مقام پر کچہ شور سنائی دیا رسول خدا نے
جبرئیل سے اوسکا باعث دریافت کیا جبرئیل اوس مکان کے قریب
پہونچکر (جہان سی شور کی آواز آتی تہی) پیغمبر سے کہا کہ اندر داخل ہونیکی
اجازت آواز دیکر صاحب خانہ سی طلب کرو۔ چنانچہ پیغمبر نے اجازت چاہی اور
بعد حصول چنانچہ پیغمبر اوس مکان مین داخل ہوے دیکہا کہ ایک جماعت
فقرا بیٹہی ہے۔ جنکی تعداد چالیس ہے کہ نہیر ہوی اور [illegible] ایک [illegible]
خدمت مین مصروف ہے پیغمبر نے بہت خواہش کی کہ [illegible] مگر
اونمین سی کوئی ملتفت نہوا۔ یہانتک کہ بہنگ گہوٹنے کا وقت [illegible]
طیار کی گئی۔ لیکن چونکہ وہ سب برہنہ تہی بہنگ چہاننے کو [illegible] کوئی کپڑا

موجود نہ تہا۔ الغرض پیغمبرؐ نے اپنا سفید عمامہ پیش کیا اوسمین
بنگ چہانی گئی اور بنگ کے رنگ سے عمامہ کا رنگ کسیقدر سبز ہوگیا
یہی وجہ ہے کہ بنی ہاشم کا لباس سبز مانا گیا ہے۔ اس خدمت سے وہ
جماعت خوش ہوئی اور تجویز کیا گیا کہ اس خدائی جلو دار کو تہوڑی سی
بنگ دینا چاہیے کسلیے کہ ہمیشہ یہ لوگ عقیدتمندانہ ہم لوگون کے دروازہ پر
آتے ہین۔ کچہ بنگ دیجیے تاکہ اسرار الہی انکے آئینۂ دل مین ہویدا ہوجاے۔
المختصر قدرے بنگ پیغمبرؐ کے حوالہ کی گئی۔ جس وقت سے کہ اوس
بنگ کا ایک گہونٹ پیغمبرؐ کے حلق سے نیچے اوترا ہے تمام اسرار ملکوتی
و جبروتی سے ماہر ہوگئے اور جو کچہ اونسے مخلوق کو پہونچا ہے یہ سب اوسی
جرعہ کی خوبی ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

یہ لوگ ہندوستان مین بہت سے ہین ان عقائد مین جو زیادہ تر مشہور
ہین اونمین سے ایک گروہ کا نام مداریان ہے۔ جو مثل سناسیان
اودہوت کہے ہین۔ بال بڑہانا اونکو راکہہ سے رنگنا۔ تمام بدن کو راکہہ
ملنا جسکو بہبوت بہی کہتے ہین۔ گردن اور کمر مین لوہے کی زنجیرین لپیٹنا
اور سیاہ علم اور سیاہ عمامہ باندہنا وغیرہ انکا شیوہ ہے۔ نماز روزہ سے کچہ
واسطہ نہین نہ اوسکی حال سے کچہ آگاہی۔ ہمیشہ آگ کے آگے بیٹہنا اور آگ سے
پرستش کرنا۔ اور کثرت سے بنگ نوش کرنا یہ اونکا طریقہ ہے کیسی ہی

سردی ہو مگر اس گروہ کے کامل ہمیشہ خاکپوشی پر گذران کرتے ہین
حتی کہ موسم سرما اور کابل وکشمیر کی سرزمین مگر انکی وہی خاکپوشی -
مداریون کی بقول ایک روایت بہی صرف اس گروہ کے خیالات ظاہر
کرنیکو اس جگہ لکہنا الطف سے خالی نہو گا - اونکا عقیدہ ہی کہ جبکہ پیغمبر
آخر الزمان صلعم معراج مین تشریف لیگئے خدا کا حکم پہونچا کہ بہشت و
دوزخ کی سیر کرو - جبکہ در جنت پر پہونچے دیکہا کہ جنت کا دروازہ سوزن
کے سوراخ سے بہی زیادہ تر تنگ پایا رضوان نے پیغمبر کو اندر آنیکا اشارہ
کیا لیکن پیغمبر بوجہ تنگ ہونے در جنت کے قاصر رہے - اوسوقت جبرئیل
امین نے کہا کہو دم مدار پیغمبر خدا اوسپر عمل کیا فوراً در جنت سے
گذر گئے اور بہشت مین داخل ہوے - اسیواسطے اس گروہ کا کلمہ یہی قرار
پایا ہے ہمیشہ اسکا ورد کہتے ہین اونکا خیال ہی کہ اس لفظ کا ادا کرنیوالا
جنت مین راہ پائیگا ورنہ نہین - اور یہی کہتے ہین کہ
جبکہ بدیع الدین مدار ہند مین آئے دیکہا کہ ایک جوگی ہی اوسکو
ہند کے بہت سے آدمی پوجتے ہین - اور کمال معتقد ہین - اور بہت سے اوسکے
چیلے اوسکے گرد ہمیشہ جمع رہتے ہین - بس مدار موصوف نے اپنے قیام کیواسطے
ایک مقام ہی قریب بیچ جنگل کے ٹہر نا پسند کیا - اور اپنے مرید یا چیلے
کو کہ نام اوسکا جمن تہا کچہ پاچک صحرائی جمع کرلانے کے واسطے حکم

حکم فرمایا تہا کہ آگ اور دہونی کا سامان کیا جاسے حسب اتفاق
جمن مذکور اوسی طرف نکل گیا جہان وہ گرو اور چیلی بیٹھے تہے - جوگی
جمن کو وضع قطع سے مسلمان دریافت کرکے مارکر اور ٹکڑے کرکے
کہا گئے - جبکہ جمن کو گئے ہوے دیر گذری اور واپس آنیکی کوئی امید نہوئی
اور دہونی وغیرہ مین دیر ہوتی تہی - تو مدار صاحب خود جمن کو تلاش
کرنے نکلے - اور اونہین جوگیونکے پاس جاکر جمن کو دریافت کیا - جوگیون نے
کہا کہ ہمنے اوسے نہین دیکہا پس مدار صاحب نے ایک آواز دی جس سے
سارا صحرا گونج گیا اور ہر عضو جمن مذکور کا سب جوگیون کے پیٹ مین سے
جوابدہ ہوا کہ دم مدار مدار صاحب نے جوگیون سے کہا کہ مین اپنے جمن کو
تم سب کے پیٹ مین سے نکالون یا ایک کے جوگیون نے کہا کہ ایک کے
پیٹ سے نکالئے - پس بتوجہ مدار صاحب اعضاے جمن باطناً سب کے
شکم سے نکلکر ایک کے پیٹ مین جمع ہوے اور اوسکے کسی قسم کے اثر کسی پر
نظاہر ہوے آخر اوس ایک جوگی کی ناک سے جمن نکل آیا جسکو اس امر کے واسطے
سے مخفی کردیا تہا - اور اوس جوگی کو کسی طرحکی تکلیف نہوئی یہ حالت
دیکہکر وہ سب جوگی وہان سے بہاگ گئے مدار صاحب نے اپنی سکونت کیواسطے
وہ مقام پسند فرمایا اور وہین رہنے لگے - اور وہ مقام اس دم تک
مکن پور کے نام سے مشہور ہے - مکن پور مین ابتک مدار صاحب کے

ہزار ہر سال میں ایکدفعہ عرس ہوتا ہے مداریوں سے جہانتک ممکن ہوتا ہے خواہ کہیں ہوں اوس روز میں پر مکن پور پہونچنے کی کوشش کرتے ہیں اونکا عقیدہ ہے کہ اندہے لولے لنگڑے اپاہج وہان شفا پاتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جمن کے عہد خلافت میں زن بہرام چپتان نامی اپنے ہاتھ میں ایک سمرن ڈالکر آئی تھی اور مدعی ہوئی تھی کہ اگر کوئی شخص میرے ہاتھ سے سمرن اوتارے اور غلبہ شہوت سے بیتاب نہو تو کہا جاسکتا ہے وہ کامل ہے۔ چونکہ وہ عورت انتہا درجہ حسین تھی بہت سے ہندو و مسلمان فقرا ارادہ کرکے گئے لیکن سب فریفتۂ جمال بیتاب ہوہو کر منفعل ہوے سب کے آخر جمن کی نوبت آئی جمن نے اپنے اعضای تناسل سے اوس تسبیح کو اوتارا لیکن شہوت اوسپر غالب نہوئی۔ اور جمن اوس جلسہ فقرا میں سب سے زیادہ معزز ماناگیا اس گروہ کی اسیطرح سیکڑون خیالی داستانیں ہیں زیادہ لکہنا طول فضول ہے۔ اگرچہ یہ داستانیں اور روایتیں تواریخ کو بے وقعت اور غیر معتبر بناتی ہیں لیکن ایسی جماعتوں کے خیالات ظاہر کرنیکے واسطے اسکے سوا کوئی دوسرا ہی نہیں ملتا ہے کیونکہ اونکے عقائد کی کتب تو موجود نہیں ہیں جنسے اونکے عقیدونکی کیفیت معلوم ہو۔ لاچار بنظر واقفیت طائفان فقرا ہند انکا اندراج ضروری سمجہا گیا۔

جلالیان

ہندوستان مین یہ ایک گروہ فقرا ہے جو اپنے آپکو مریدان سید جلال بخاری سے بتاتی ہین - چونکہ گروہ ما یان اپنے سُنّی ہونیکا مدعی ہی لہذا یہ جماعت بہی اپنے شیعہ ہونیکا اظہار کرتی ہی سب شیخین مین بدل مصروف ہی نہ نماز سے غرض نہ روزہ سے واسطہ نہ ریاضات و طاعات و مشاغل صوفیہ سے سروکار - بنگ نوشی پر مائل اور گلی کوچہ مین سائل نظر آتی ہین سانپ اور بچہو اور دیگر اقسام کی زہریلی جانورون کو بصد شوق کہاتی ہین بلکہ اس فعل مین بڑی مہارت ہونچاتے ہین جہان کہین اس گروہ کی فقرا کو سانپ نظر آتا ہی فوراً بغیر سر و پا برید اوسکو چبا جاتی ہین اور کہتی ہین کہ ماہی حضرت مرتضیٰ علی کی ہی اور بچہو کو حضرت علیؑ کا جہنڈا تصور کرتی ہین یہ لوگ برہنہ بدن خاک ملی ہوی لیکن بالون کو زیادہ بڑہا کر جٹائین نہین بناتے ہین چار ضرب لگانا اور پلکون ملکون پہرنا انکا طریقہ ہی - بعض اگر کچہ پاتے ہین واپسی کیوقت پیر کی خدمت مین تحفہ لیجاتے ہین - مرید ہوتے وقت جو کچہ انکی پاس مال و متاع ہوتا ہی سب پیر کی نذر کرتے ہین پیر و پیشوا اونکو ایک کلاہ فقر عنایت کرتے ہین جسکو مرید لوگ کلاہ تتری نیچی بچی بڑہ برکت سمجہتے ہین - پیر کے دربار سی ایک شجرہ (یعنی اسمائی بزرگان مشرب کا

سلسلہ) مرحمت ہوتا ہی جسکو تعویذ بنا کر گلے مین ڈالتے ہین۔ انکا عقیدہ ہی کہ جبکہ روح قبض کرنیکو واسطے عزرائیل (کہ جو ایک فرشتہ ہی اور بارگاہ باری تعالیٰ سے قبض ارواح کی خدمت اوسکو متعلق ہی) آیگا تو یہ ٹوپی خود بخود منہ پر آجائیگی تاکہ عزرائیل کی صورت (نہایت کریہ منظر ہی) نظر نہ آئے۔ صاحب دبستان لکھتا ہی کہ انکا مرشد ہر روز نیا داماد ہی جس مرید کی دختر خوبرو کا آوازہ اوسکے گوش زد ہوتا ہی وہ پیر و مرشد کی خدمت مین حاضر ہو جاتی ہے۔ بلکہ خود اوسکے مکان مین رونق افروز ہوتے ہین۔ اور وہین عیش مناتی ہین کبھی اپنے مقام پر بلا لیتے ہین۔ اور نکاح وغیرہ سے بیخبر ہین۔ اگر کوئی دوسرا اعتراض کرتا ہی تو جواب دیتے ہین کہ ہمارا پیر خلیفہ برحق حضرت علی کرم اللہ وجہ کا ہے یہ فعل اوسکا بیجا نہین ہے ملک سندہ مین سید جلال بخاری کا مقبرہ ہی اور اوسی نواح مین یہ لوگ بہت ہین۔

بینوا

ہندوستان مین ایک گروہ فقرا ہی جنکو بے قید اور بینوا کہتے ہین یہ لوگ تارک الدنیا ہین لیکن دریوزہ گری کر کے اوقات بسر کرتے ہین سوای کھانے پینے کی شئے کے کسی سے کوئی چیز لینا برا جانتے ہین۔ اور اسقدر

کہ جسقدر ضروری ہی راہ مین پڑی ہوی پارچون سی جمع کرکے بناتی ہین جس
شخص سی کوی شی لیتی ہین اوسکو گالیان دینا اور نفرت کا اظہار کرنا انکا
شیوہ ہی- اکثر دیکھا گیا ہی کہ دشنام دیتی وقت لوگ انکو زدوکوب کرتے ہین
انکا قول ہی کہ حق روح ہی اور جسد محمد اور چار یار دو دست و دو پا -
اور دم مدار- یعنی مدار حیات نفس اور روح پر ہے - اور تمام قسم کے
مسکرات انکی استعمال مین رہتی ہین- اور وحدت الوجود پر ایمان رکھتے
ہین- بعض انمین مرتاض ہی ہوتی ہین لیکن نہ ہندو ہین نہ مسلمان -
انکا مرشد دراصل ایک مرتاض گدا نزاین نامی گذرا ہی - یہ گروہ
حیوانات کو ذبح کرنا برا فعل نہین جانتا ہے -

کاکان

ایک دوسرا فرقہ فقرا کا کاکان کے نام سی مشہور ہی- تجرد شعار -
اور وحدت الوجود کے معتقد تارک الدنیا لوگون سے ننگ و [illegible] مین
ہین- اس عقیدہ کی پیرو دو ہین ایک بڑی کمال کی صفت یہ کہی گئی ہی
یعنی انمین یہ وصف ہی کہ جسکی طرف نظر بھر کے دیکھا فورا وہ شخص لوٹ گیا
ہو گیا جیسے انکی نظر پڑتی ہی اوسکو تاب نہین رہتی ہی- اس گروہ کا بڑا
مرشد ایک شخص مسلمان ابراہیم کاکا [illegible] بادشاہ [illegible]

زمانہ مین گذرا ہی مشہور ہی کہ ابراہیم کاک جسکو چاہتا تہا اپنی پاس
بلا لیتا تہا ۔ اوسکی مرید بہی اس کمال سی متصف تہی ۔ ہندو و مسلمان
ہر قسم کے لوگ اسکی مرید تہی ہندوون کو دعوت اسلام نہین پہونچاتا تہا
نہ مسلمان کی ستایش سی غرض تہی نہ ہندو کی بدی سی کام تہا ۔ اوسکی
زبان پر ہمیشہ اوتارون اور پیغمبرون کے نام جاری تہی ۔ رام ۔ اللہ ۔
خدا سب قسم کی لفظ اوسکی استعمال مین تہی ۔ شب کو نہ خود بستر پر استراحت
کرتا نہ کسی مرید کو اجازت دیتا جب غلبۂ خواب سی مجبوری ہوتی دو دو
مرید باہم پشت سی تکیہ دیکر ایک دوسرے کے سہارہ سی شب بسر کرتی تہی
ایک روز اپنی مریدون کو تعلیم دیتی وقت سمجہایا کہ ہم سی قبل بہت سی
مخلوق خدا گذر گئی ہی بہتر ہی جو ہم تم بہی اونکی موافقت کرین یہ کہکر
سب مرید اونکی ساتہ اپنی دستور کی موافق پشت سی پشت ملا کر سو گئی
علی الصباح ابراہیم کاک مع بہت سی مریدون کی مردہ معلوم ہوئی ۔ اسکی حالات
مین لکہا ہی کہ ایک روز موذن کی آواز سنکر بولا الحق ہی ۔ اور یہ بات
حاضرین مین سی کسیکی ریح خطا ہوئی ابراہیم کاک بولا کہ حق ہی اوسوقت
ایک طالب علم موجود تہا اوسنی کہا کہ ایسے کلمات کفر کے ہین انکا منہ سی
نکالنا اچہا نہین ۔ کاک نی یہ جواب دیا کہ دونو آوازین ہیچ ہوا
سی پیدا ہوئی ہین اور ہیچ ہوا سی نہین حق ہی طالب علم نے کہا کہ

پہر اسمین بدبو ہونیکی کیا وجہ ہی - جواب دیا کہ ہماری تمہاری مصاحبت سے بدبو آنی لگی - طالب علم نے بات ٹال کر کہا کہ بہنگ کی کثرت سی تمہارا دماغ بیکار ہوگیا ہی - بہنگ پینا اچہا نہین بہنگ انسان کو پلصراط سی گذرنے نہ دیگی - گاک نی جوابدیا کہ بہنگ نوش بہت ہین ہم پلصراط سی اسطرف ایک شہر آباد کر لینگے اور اوسکا نام بہنگی پور رکہین گے - ہمکو پلصراط سی گذرنیکی ضرورت نہوگی -

ایک دوسرا فرقہ نرنجیان مشہور ہی اسکے پیشوا کا نام گوسائین ہرداس تہا - ہرداس قوم جاٹ کا ایک شخص مرباض گذرا ہی جو موضع کانیرا مضافات سوا لکا ہرداس کی فقیری کا حال اسطرح لکہا ہی کہ یہ شخص اپنی قوم مین متمول اور خوش حال تہا شکار کا بہت شوق رکہتا تہا - شب و روز شکار کی خاطر کوہ و دشت مین خوار ہوتا رہتا تہا - ایک روز ایک ہرنی کو تیر مارا وہ ہرنی گابہن تہی - اور بچہ اوسکی شکم مین پورا تہا - تیر ایسا بیٹہا تہا کہ اوس بچہ پر بہی اثر کر گیا تہا - ہرداس یہ حال دیکہکر تیر و کمان توڑ کر کپڑے پہاڑ کر فقیر ہوگیا کچہ روز دیوانہ وار پہرتا رہا ہردم گریہ و زاری کا شغل تہا بارہ برس تک اس پریشانی مین سرگردان رہا اس مدت کی بعد اسکے کچہ لوگ مرید ہوئے آخر ایکہزار پچپن برس ہجری مین اسکا انتقال ہوگیا - یہ گروہ بت و بتخانہ یا مسجد و

مسجد و کعبہ کا پرستار نہین ہے۔ اور کوئی سمت قابل تعظیم نہین سمجھتے ہین
اور کسی چیز کو وسیلہ حق رسی نہین گردانتے ہین۔ نشین نرانجن کو
پوجتے ہین اور اوسی کو خدا جانتے ہین اسیواسطے اس گروہ کا نرانجنی نام
پڑ گیا ہے۔ دنیا کے کسی کام مین مبتلا نہین ہوتے ہین ترک و تجرید
انکا شعار ہے۔ بعض اسقدر تارک الدنیا ہین کہ پانی پینے کیواسطے
پیالہ وغیرہ بہی نہین رکہتے۔

درباره آزار حیوانات نہایت محتاط ہین۔ سبز گہاس وغیرہ بہی نہین
تراشتے ہین اور کسی چیز کا جلانا اچہا نہین سمجہتے ہین یہانتک کہ طعام
بہی پکانا انکے نزدیک معیوب ہے ہندوون کے مکان پر جاتے ہین
جو غذا حلال و جلالی سے پاک و صاف ہو اوسکو لیتے ہین مرنیوالے
نزع کے وقت دریافت کرتے ہین کہ جسم کو دریا مین یا زمین یا آگ مین
سونپا جاوے جیسا وہ کہہ جاتا ہے ویسا عمل کرتے ہین۔

داؤ پنتھی

ایک شخص قوم کا نداف داؤد نامی گذرا ہے ملک مارواڑ کے
ایک بستی نراسنہ نامی کا باشندہ تھا اکبر بادشاہ ہندوستان
کے زمانہ مین اسکا حال ظاہر ہوا اور ایک بڑی جماعت داؤ پنتھی

گروہ یہ نظر آئی کہ یہ شخص تارک الدنیا تھا کمال توجہ سے مریدون کو
تعلیم دیتا تھا اسنے اپنے مطیعون کو بت سے منع کیا اور ترک حیوانات
جلالی و جمالی کی تاکید کی۔ کسی حیوان کو ستانا اسکے عقیدہ کی رو سے
بہت برا تھا۔ لیکن عورت و مرد کی آمیزش کو اچھا جانتا تھا
بلکہ اس فعل پر تاکید کرتا تھا۔ دنیاوی کاروبار کی اونھین سے کنارہ کشی
کو منع کرتا تھا۔ دنیادار اور آزاد سب قسم کے لوگ اسکے پیرو تھے
اس عقیدہ کا کوئی شخص مرتا ہے تو اوسکے گروہ کے آدمی اوسکی لاش کو
کسی جانور (مثل بیل۔ گائے۔ بھینس وغیرہ) کی پشت پر باندھکر
جنگل اور بن میں چھوڑ دیتے ہین اور کہتے ہین کہ بہتر ہے جو اس تن مردہ
سے دد و دام بھی سیر ہو جائین۔
اور ایک دوسرا گروہ فقرا ہے جو پیارا پنتھی کہلاتے ہین جنکا
پیشوا ایک شخص بابا پیارا نامی گذرا ہے۔ یہ لوگ دریوزہ گر ہین
انکا قاعدہ ہے کہ مکان یا دوکان کے سامنے خاموش کھڑے ہو جاتے
ہین منہ سے سوال نہین کرتے تھوڑی عرصہ تک سخی کی سخاوت کا انتظار
کرتے ہین ابعدہ چلے جاتے ہین۔ یہ لوگ مسلمانون سے کچھ احتراز نہین
کرتے ہین بلکہ انکے گروہ کے بعض لوگ اپنے آپ کو مسلمان بھی
کہتے ہین۔ زیادہ عقائد اس گروہ کے معلوم نہین ہوے لیکن زمانہ

حال تک یہ لوگ ہندوستان کے آبادیون نظر آتے ہین۔

بشنوی

بشنویون کا پیشوا ایک مرتاض گوسائین جانبہا نامی
گذرا ہے یہ لوگ اپنے گروہ کو جہان نما کہتے ہین اور انکی گروہ مین
ہندو اور مسلمان دونو گروہ کے لوگ شامل ہوتے ہین انکا عقیدہ ہے
کہ دنیا مین بدترین افعال آزار رسانی حیوانات ہے۔ سوا اپنے
ہم مذہب کے کسی ہندو یا مسلمان کے ساتھ ہم کاسگی نہین کرتے ہین
طریقہ یہ ہے کہ پانچ وقت روبقبلہ ہوکر مثل مسلمانون کے نماز ادا
کرتے ہین۔ اور خدا اور فرشتون اور پیغمبر کے نام اسطرح ادا کرتے ہین
(اللہ میکائیل عزرائیل جبرائیل محمد ائیل وغیرہ) ابعد مرنے
نعش کو زیر زمین دفن کرتے ہین حتی الامکان بدبات
نہین نکالتے ہین۔ بعض انمین کے دنیادار ہین اور بعض دریوزہ گر
دریوزہ گرون کا قاعدہ ہے کہ جو کچھ اونکو بھیک مانگتے مین ملتا ہے
گرو کی خدمت مین حاضر کرتے ہین تاریخ ہفت تماشا مین فرقہ بشنوی
کا طریقہ اسطرح لکھا ہے کہ تمام ماہ مبارک رمضان مین روزہ رکھتے
ہین اور نماز بموجب مطابعت امام ابوحنیفہ رح کی ادا کرتے ہین

مین شب بہر تلاوت قرآن شریف مین مصروف رہتی ہین اور اونکو فرقہ ہنود کے مذہبی رسم سوای روزہ کی ادا کرتے ہین محرم تعزیہ داری انکا شغل ہی اور کالکا[1] کے سامنے ناچنے مین بہی تامل نہین کرتی ہین متہرا و بندرابن مین مثل ہنود کی جاکر آرتی[2] سنتے ہین اور خود بہی گاتے ہین۔

الغرض لشنوئی مسلمانون کی تقلید مین گوشت خوک سے اور ہندوونکے تقلید مین گوشت گاؤ سے اجتناب کلی رکہتے ہین۔ انکی نام اکثر ہندو اور مسلمانون کے مشابہ ہوتے ہین۔

فرقہ سورج بکہی

یہ فرقہ قدمای اہل ہند سے ہی۔ چونکہ آفتاب پرست ہین لہذا ہندی

---

[1] کالکا ایک عورت روحانی مانی گئی ہے جسکو بنساد دیوی کا مظہر تصور کرتے ہین۔

[2] اصل مین کنہیاجی کی مدح کو کہتے ہین جسکو بشن کا اوتار تسلیم کرتے ہین اس کتہا کا یہ قاعدہ ہے کہ وقت شب اپنی تمام معمولی ضروریات سے فارغ ہوکر بہت سے لوگ ایک جگہ جمع ہوکر اوس نظم کو جو کنہیاجی کی مدح مین ہے زمزمہ کے ساتہ گاتے ہین اور ایک تہال پیتل کی ہاتہ مین لیکر دوسرے ہاتہ کی اونگلیون سے اسطرح بجاتے ہین کہ مثل خوش آواز باجہ کے معلوم ہوتا ہے۔

زبان مین انکو سوج مکھی کہتے ہین۔ انکے دو فرقہ ہین۔
ایک وہ ہین جو آفتاب کو جمیع ملائکہ بزرگ مین بزرگ تر فرشتہ
تصور کرتے ہین۔ اور بعض ہین کہ آفتاب آتما اور بدہ یعنی نفس
اور عقل رکھتا ہی۔ ضیاء عالم اور باقی تارون مین نور اوسیکا فیض ہی
تکوین موجودات سفلی اوسی کی ذات سی ہی۔ اور سرپ دیو یعنی فرشتونکا
سردار۔ اور ستارونکا بادشاہ اور حاکم افلاک ہی اور وہ مہاجوت یعنی
بڑی روشنی والا اسرا اور رونڈوت اور نمشکار یعنی مستحق نیایش و سجود
ہین۔ جب آفتاب طلوع ہوتا ہی پاکیزہ بدن اور لباس سی اوسکی
مقابل کہڑی ہوکر کچھ عبادت کرتے ہین بعدہ ایک دعا پڑھتے ہین
جسکو ہم ناظرین کو ملاحظہ کیواسطے بلفظہ درج کرتے ہین۔
مہاجوت اوتم اودی نرسوا اوین ا ارسود رشن درشت مینہن مہا
اوتار۔ اوتم پرکاش بہتی سمرت مہاوا تا مکت سنگ آتماوات سریر
جوت سو آتما بدہ تات سرب جوت انتپ پرکاش پرم جوت اوپاسک
سرگ و آتا دیو سہا۔
اسکا ترجمہ اسطرح ہی کہ ای بڑی روشنی اور بلند نور والی تیرا اشنا ہرہ
ہماری واسطے بہت مفید ہی۔ تو وہ نور ہی کہ کوئی اعلی اور روشن نور
تیری نور سی زیادہ نہین ہی۔ پس بندگی اور ستایش تجکو سزاوار ہی۔

کہ تو خلیفۂ خداوند تعالیٰ ہے تیری بخشش سے ہم امیدوار ہین اور اپنی
حاجتین تجھسے طلب کرتے ہین - جبکہ تیری تصویر ایسی نورانی ہے تو تیری
پاکیزگی اور خوبی اور جلال کا حال نفس ناطقہ اور عقل بود کیا بیان کر سکتی ہے
وہ نور جو تجھسے اوپر ہے تو اوسکے مظہر کا معلول ہے تو اوسکی تسبیح کی قابل ہے ہمارے
دل سے لذتون کی الفت چھڑا دے اور دینی مدد کر - اور نورانیت مین ہمکو
اپنی امن پنا - اور اپنا قرب نصیب کر - ہمارا قلب ہر لحظہ لذتون کو چھوڑ کر
تیری ہمسایگی اور حضوری کو مرتبہ پاوے - اور ہمنے صرف تیری رضامندی
کے سبب دنیا کی ہیچ لذتین ترک کر دین تاکہ رضامندی مین ہم تیری مانند
ہو جاوین اور تجھ تک پہونچین - اور تیرے ساتھ رہین -

دوسرا گروہ الشمسیہ یا وہ ترستہ آفتاب پرستی ہے پہلے سے بڑھکر آفتاب کا
مرتبہ سمجھتے ہین - انکا عقیدہ ہے کہ ہیولیٰ اور سفلی دنیا یعنی سورلوک اور بہولوک
مین جو کچھ ہے اوسکی تکوین حضرت نیر اعظم کی بدولت ہے جب ہم اوسکو
دیکھتے ہین تو اپنی بینائی کو منور کرتے ہین - کہتے ہین کہ سن نگری یعنی
معجزات کو ہم سنتے چلے آئے ہین آنکھ سے نہین دیکھا ہے تو ذی عقل انسان
چشم دید کے مقابلہ مین شنیدہ امور پر مطمئن نہین ہو سکتا ہے - اسی قسم کی
دلائل پیدا کرکے آفتاب کو خدائی ہستی تصور کرتے ہین - اور اوسکی
اوپاسنا یعنی پرستش کرتے ہین -

الغرض وہ لوگ جو جیتو دیا یعنی آزاد ہو جاتے ہیں مختصر یہ ہیں۔ اور
حتی الامکان یہ وہ ان کی کوشش کرتے ہیں یعنی انسانوں کی
بھلائی سے پیش آتے ہیں۔ اور وہ جمارک یعنی فسق و دروغ سے پرہیز کرتے ہیں
جو لوگ اس عقیدہ کو مانتے ہیں وہ سوائے ایک بالی کے دوسری عورت
کر لینے سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور کئی قسم کی حوریں آفتاب کے نام کی بناتے
ہیں۔ انکو یہاں مورت کہتے ہیں فرقہ اول کے علماء اور منجمین
وغیرہ افلاک اور ستاروں اور انکے احکام وغیرہ کے قائل ہیں اور علم طب
یعنی طب کو اچھا کہتے ہیں۔ عقل اور فکر کی عزت کرتے ہیں کہتے ہیں
کہ آہرنا سن گیان اور سادوان کے درمیان ایک وسیلہ ہے یعنی فکر
معقول اور محسوس کے درمیان واسطہ تصور کرتے ہیں کیونکہ تمامی صور
عالم محسوسات کے ہیں۔ اور حقائق معقولات عقل و فکر پر واقع ہوتی ہے
اسی گروہ میں ایک طائفہ ہے جو پیشاب میں جدوجہد بہت کرتے ہیں اور اس امر کا خیال
کہ ریاضت شاقہ اور عبادت بلیغ انسان سے وہم کو دور کرتے ہیں سخت سخت
ریاضتیں کرتے ہیں کوشش کرتے ہیں کہ حالت خواب میں محتلم ہونا اور خون وغیرہ کا
بدن سے خروج ہونا وغیرہ یہ سب وہم ہے محنت کرنے کی اس حکم کو اپنے دل سے دور کرتے
ہیں جسکا نتیجہ اسطرح ظاہر ہوتا ہے کہ نہ اونکو کبھی خشم کا گمان ہوتا ہے نہ خواب میں
احتلام واقع ہوتا ہے یہانتک کہ لنڈ ولنا بھی چھوڑ دیتے اور ... سرمایہ اصطلاح

چڑہتی ہین جیسے کوئی ہموار زمین پر چل سکے - اور بارش کو آغاز اور انجام پر قادر
ہو جاتی ہین - تسخیر قلوب مین پوری طاقت ہوتی ہی - اور اکثر مخفی امور کا افشا ایسے
لوگونکی ذات سے ہوتا ہی - غیب کی بات بتاتی ہین خیر و شر اور حادثات زمانہ سے مطلع
کرتے ہین جہانتک دیکھا گیا ہی انکی قلب بہت صاف اور منور پائے گئے ہین - اور جب
کوئی سختی مخلوق پر آنیوالی ہوتی ہی تو چند فقرا باہم ملکر اوسکے دفعیہ کی کوشش
کرتے مین جسمین وہ اکثر کامیاب ہوتی ہین -

ایسے لوگون سے اکثر امور عجیبہ اور کمالات غریبہ ظہور مین آتی ہین - شب و روز آنکھین
بند کرکے دہیان گیان مین مصروف رہتی ہین اور محسوسات مین مشغول نہین ہوتے -
ایک دوسرا گروہ فقرا کا دیکھا گیا ہی کہ جو بن باسی کہلاے جاتی ہین انکا حال
اسطرح ہی کہ آبادی سے متنفر ہوکر جنگلون اور پہاڑون مین بسر کرتی ہین ایک مقام پر نہین
رہتے جنگلی درختون کے پہل انکی غذا ہوتی ہین - صحرا کے درندے جانور انکو کوئی آزار
نہین پہونچاتی - بعض لوگ انمین سے اہل تعلق بہی ہوتے ہین اپنے اہل و عیال ہمراہ
رکہتی ہین اونکی بہی وہی حالت ہوتی ہی - اگر کسی کی کوئی اولاد پیدا ہوئی یا کوئی
دوسرا خوشی کا سبب ظاہر ہوا تو یہ لوگ کچہ خوشی کرنا نہین جانتی اور اسیطرح اگر
کوئی مرجاے تو اوسکی عزاداری اور ماتم - یعنی غم و الم سے بہی سروکار نہین - تناسل
اور التذاذ طعام و اکل و شرب سے اوسیقدر حلال جانتی ہین جسقدر کہ ضرورت واقع
ہو ضرورت سے زیادہ کو ہر حالت مین حرام تصور کرتے ہین اور جو لوگ زیادہ کے

طالب ہوتی ہین اونسی نفرت کرکے دور ہوجاتی ہین۔ اس عقیدہ کی پیرو ون مین ایک فقیر آدوت چوت نامی برہمن گذرا ہی۔

کوہستان کلنگ (مضافات کشمیر) مین ایک گروہ فقرا قیام گزین ہی اونکو سورواہ کہتی ہین۔ اسیطرح ایک دوسرا گروہ ہی جو کہ نندوار کی نام سی مشہور ہی ان ہر دو فرقہ کی عقائد بھی جداگانہ ہین۔ آخر الذکر آفتاب پرست ہی نہایت سادہ روئی کی ساتھ گذران کرتا ہی ایک دوسرا فرقہ ہی جسکا نام عوام مین چندر بہگت ہی اس گروہ کا طریقہ قمر پرستی ہی۔ یہ لوگ چاند کو نہایت مقرب فرشتہ تصور کرتے ہین کہتے ہین مستحق تعظیم وعبادت چندر ہی۔ کیونکہ تدبیر عالم سفلی اوسی سی متعلق ہی اسکی روشنی کی کمی بیشی کی حساب سی اوسکی تاثیرات کا پتہ ملتا ہی لیکن انکا یہی عقیدہ ہی کہ قمر سی افضل نور آفتاب کا ہی قمر کو آفتاب سی روشنی حاصل ہوتی ہی۔ مگر آفتاب تک رسائی کی واسطی قمر کا توسط درکار ہی بغیر اسکی ممکن نہین۔ یہ لوگ چندر کی تصویرین بناتی ہین اور اوسکی پرستش کرتی ہین۔ اوسکو اپنا قبلہ جانتی ہین اور کسی حیوان کو آزار نہین پہونچاتی ہین۔ انہین مین سی ایک اور گروہ پیدا ہوگیا ہی کہ وہ بعض دوسری ستارونکو بہی قابل پرستش جانتا ہے۔

ایک گروہ فقرا ہی جو اگن بہگت کہلاتی جاتی ہین انکا شیوہ آتش پرستی ہی کہتے ہین کہ برترین ذات حق سبحانہٗ تعالیٰ ہی لیکن یہ بہی برترین آتش سی آفتاب ہی مراد لیتی ہین۔ اور اوسکو اپرم اگن کہتی ہین۔ انکا عقیدہ ہی کہ دوسری تارے

اور ستارے آفتاب کی ہی روشنی سے فروغ پاتے ہین - آتش فروردین کو
(ہر سال شمسی کا اول مہینہ اور ماہ شمسی کا اول روز جو نام فرشتہ) ہے آفتاب کی
نور کا پرتو تصور کرتے ہین - لیکن آتش کی پرستش کرتے نہین انکا عقیدہ ہے کہ آتش کے
توسط سے آفتاب تک رسائی ممکن ہے -

ایک دوسری جماعت فقرا کی ہے جو پون بہگت یعنی ہوا پرست کہلائی جاتی ہے
اون لوگون کے عقائد کی موافق موجود حقیقی ہوا ہے اور نفس الطقیہ بھی ہوا ہی سے مراد ہے
اور ایک دوسرا فرقہ ہے جو جل بہگت کے نام سے مشہور ہے (یعنی آب پرستاران)
انکے قول کی مطابق موجود حقیقی پانی ہے اسیواسطے چشمون اور نہرون وغیرہ کی تعظیم کرتے ہین
اور ایک فرقہ ہے جو پرتھوی بہگت مشہور ہین (یعنی پرستاران خاک) یہ کہتے ہین کہ
موجود حقیقی خاک ہے - اور اوسکی تعظیم کرتے ہین - او مٹی کو سجدہ کرتے ہین اپنے عقیدہ
اور طریقہ کی موافق خاک بندگی اور عبادت کرکے ملتجی ہوتے ہین -

اسیطرح ایک دوسرا فرقہ ہے جو موالید ثلثہ (حیوانات - نباتات - جمادات)
کا پرستار ہے انکو ترلوچا کہتے ہین -

اور ایک گروہ ہے جسکا عقیدہ یہ ہے کہ موالید ثلثہ مین سے جہان کہین جو کچھ اچھا
نظر آتا ہے اوسکی پرستش کرتے ہین یہ لوگ عجائب پرست مشہور ہین
انکے خیال کی موافق کوئی شے عالم مین بغیر انسان کامل موجودات سے بہتر نہین ہے
اسلیے فقط انسان کو ہی خدا جانتے ہین - انکے نزدیک انسان کسی حال مین نہین مرتا

ایک دوسرا گروہ ہی جو اطراف **کاشیال** مضافات کشمیر مین پایا جاتا ہی
انکا شیوہ بت پرستی ہی - انکا طریقہ سب سے نرالا ہی اگر کوئی شخص انکی بیرودمین سے
مرجاتی تو اوسکی صورت کا پتلا اسطرح بناتی ہین کہ نصف اوپر کا مردانہ اور نصف
نیچے زنانہ ہوتا ہی یہ پتلا سنگ وغیرہ سے بناکر رکہتی ہین اگر متوفی خاندار تہا
مگر کوئی اولاد نہ رکہتا تہا تو انمین دستور ہی اوسکی عورت کا بیاہ گہر کے کسی ستون
کے ساتہ کردیتی ہین اوسیقدر اعزا اعزا داری کیواسطے آتی ہین وہ باری باری سے
متوفی کی عورت سے صحبت کرتی ہین تاکہ اولاد پیدا ہو بعد پیدا ہونی اولاد کو اوسکے
باپ کا ترکہ اوس اولاد کو ملتا ہی - یہ لوگ کشتن حیوانات کو جائز رکہتی ہین
ایسا ہی ایک دوسرا فرقہ کشمیر مین فقرا کا دیکہا گیا ہی کہ چند برادر حقیقی ملکر
ایک عورت کر لیتی ہین اور اپنا کام نکالتی ہین اور اکثر دیکہا گیا ہی کہ مکان مع
زمین و بچہ و عورت وغیرہ سب فروخت کردیتی ہین - اکثر عورات کو گرو بہی کرتی
ہین پہلے اکثر ہین انکو زمانہ حال مین مسلمان بہی ہوگئی ہین لیکن یہ طریقہ نہین
چہوڑتے ہین - یہ بہی جانور ذبح کرتے ہین
اور ایک دوسرا فرقہ ہی جو دہیڈ کہلاتا ہی یہ لوگ سوای انسان کو باقی
تمام حیوان کہاتی ہین - تمام مین نیچ قوم کے لوگ ہین - آفتاب کو سجدہ کرتی ہین
انکا قول ہی کہ ہمارا فرقہ تمام فرقون سے افضلتر ہی یہی فرقہ ہندوستان مین
حلال خور اور خاکروب مشہور ہی (دہیڈ یعنی ڈہیڈہ)

عقائد فراتبتیان

دراصل یہ لوگ ساکنان کوہستان ملک تبت سے ہین بلکہ اوس ملک کی زیادہ تر
آبادی انہین لوگونکی ہی ۔ یہ لوگ خدا کو مجرد اور بسیط اور توانا جانتے ہین اور
اوسکا وہی اقنوم ثلثہ جانتے ہین جو کہ مقبولہ ہنود ہین یعنی برہما ۔ بشن ۔ مہیش ۔
روح کو قدیم تصور کرتے ہین کہتے ہین کہ ارواح کا اصل مسکن عالم علوی ہی لیکن
عالم سفلی مین بہیجی گئی ہین ۔ جب تک روح اپنی حالت اور خدا کو شناخت نکریگی
عالم علوی مین جانی نہ پائیگی ۔ اسی عالم خاکی مین پڑی رہیگی ان لفظون کا منشاء
مسئلہ تناسخ کی تسلیم کرنے کو ظاہر کرتا ہی انکو خیال کی موافق نفس ناطقہ جب بدن سے
جدا ہوتا ہی تو عالم علوی مین جاتا ہی اور آسمانون سے گذر کر سب سے اوپر پہونچتا ہی ۔ وہان
ایک بڑا دریا ہی اوس دریا مین ایک پہاڑ ہی حق تعالی اوس پہاڑ پر بیٹھا ہی ۔ اگر
وہ روح کسی نیکوکار کی ہی تو خداوند تعالی اوس روح کو نہایت خوبصورت شکل
مین نظر آتا ہی اور اوسکو اس مشاہدہ سے عجیب و غریب ایسی لذت حاصل ہوتی ہی کہ
زبان اوسکو بیان کرنیسے قاصر ہے ۔ اور ابدالآباد تک اوس مشاہدہ سے وہ روح محظوظ
اور بہرہ مند رہتی ہی ۔ اور وہ روح کسی بدکار کی ہی تو حق تعالی اوسکو نہایت
خوفناک اور کریہ صورت مین نظر آتا ہی چنانچہ وہ روح اوسکی ہیبت سے اپنے آپ کو
فلک الافلاک سے نیچے گراتی ہی ۔ اور اسی عالم خاکی مین گرفتار رہتی ہی ۔ ان

لوگون مین ایک بڑا مرتاض گذرا ہے جسکے اکثر حکایات زبان زد ہین - اوسکا نام
پستہ مشہور ہے منجملہ اون حکایات کی ایک یہ ہے کہ ایک مرتبہ پستہ کسی پتھر پر
کودا تھا جس سے اوسکی قدم کا نشان پتھر پر جم گیا - اوس مقام پر اسوقت تک اوسکی
تعظیم کرتے ہین - اور وہ مقام متبرک مانا جاتا ہے - اسیطرح اور بہی بہت سی روایات
اوسکی خوارق عادات کی مروی ہین - لکھا ہے کہ جبکہ وہ شخص قریب المرگ ہوا بہت
چیلون کو اپنے پاس اس غرض سے بلایا کہ اپنا جانشین کسیکو کرے - اونمین سے ایک شخص
کو مخاطب کرکے کہا کہ مین تیرے گہر آونگا اور اپنا تمام مال و اسباب اوسکو حوالہ کیا -
اسکے بعد مر گیا پس ماندون نے اوسکو جسد سے تو دفن کر دیا - اسکے بعد اوس شخص کی عورت
سے ایک پسر پیدا ہوا جسکو اوسنے وصیت کی تہی - وہ لڑکا ایک سال کے اندر رونے لگا اور
شاہدان وصیت متوفی کو فراہم کرکے تمام اشیا اپنی نام بنام بتا کر اوس سے لیکر
دوبارہ اوسکی تفویض مین دین اور پہر اوس زمانہ تک جب تک کہ تمام اطفال
گفتگو کرتے ہین کچہہ نہ بولا - جبکہ سن بلوغ کو پہونچا درویشی اختیار کی کہتے ہین
کہ زمانہ حال تک اوس قوم مین یہ سلسلہ جاری ہے اور سمجہتے ہین کہ یہ کامل ہمیشہ
ان لوگون کو تعلیم کرنیکے واسطے آتا ہے جنمین نقص باقی ہے -
انکی بہت جداگانہ شرح رسمین ہوتی ہین اسیطرح دیگر اقوام اپنی عبادتگاہون کو جداگانہ
نام کہتی ہین مثلاً ہنود کا مندر ہے یہود کا کلیسا - نصاریٰ کا گرجا - مسلمانون کا مسجد ہے
پارسیون کا آتشکدہ - وغیرہ وغیرہ ہوتی ہین ویسے لوگ اپنے معبد کو [illegible] کہتے ہین

اور اونکی بہت تعظیم کرتے ہین۔ انکی قوم مین ابتک یہ سلسلہ جاری ہی کہ جس شخص کے
دو پسر ہون ایک دنیادار بنایا جاتا ہی۔ اور دوسرا لنگا فقیر کیونکہ انکی خیال کی موافق
انکی زندگی دو قسم پر ہی۔ ایک دنیاوی دوسری لادینی۔ لہذا ایک بیٹی کو دنیادار بناتے ہین
اور دوسری کو دین کی خدمت کی متعلق بنایا جاتا ہی جبکہ والدین ضعیف ہو جاتی ہین
تو اونکی خدمت دنیادار پسر کی متعلق ہوتی ہی اور والدین کی وفات کی بعد اونکی مال و زر
اور دولت اسی پسر کی ہوتی ہی۔ اس طریقہ کی پابندی مین اونکی اعلیٰ امیر غریب راجہ و
پرجا سب گرفتار ہین اور انکا سب سی بڑا سب بڑا پیا تھب نام کا ہی جو شخص اسکی
زیارت کو آتی ہین وہ لامہ یعنی مرشد اعظم کہلاتی جاتی ہین لیکن اس عقیدہ کی
زیارت کیواسطے جو لوگ مقرر ہین وہ سب لوگ پہلی تب زیارت کا مستحق ہی (لامہ یعنی
حاجی) جسقدر لامہ ہوتے ہین اونکو حیوانات کا گوشت اور عورت کی قربت بالکل ترک کرنی
ہوتی ہی۔ اور کوئی دنیاوی کام کرنے کی اونکو اجازت نہین ہوتی ہی اور بڑی بڑی بال اٹھا کر
جٹائین بناتے ہین۔ اور انسان کی کھوپڑی کی ہڈی مین خورد و نوش کرتے ہین۔ اور
انسانکی انگلیونکی پوروونکی ہڈیونکو جمع کر کی تسبیح کی دانی بناتے ہین۔ ٹلی کی ہڈی اونکو
بانسری یا نفری بنانیکو واسطی بہت کافی ہوتی ہی۔ کہتے ہین کہ ہم مردہ ہین ہمکو زندونکی
اسباب سے تعلق نہین ہم مردونسی تعلق رکھتے ہین اکثر یہ لوگ سحر و شعبدہ اور افسون وغیرہ مین
ذی کمال ہوتی ہین۔ طبابت جراحی بھی انکا خاص پیشہ ہی یہ لوگ اکل و قتل حیوان سی
مجتنب رہتے ہین اور دوسری مذہب کی انسان کی ہاتھ کا کھانا کھانیسی محترز نہین رہتے ہین

ہر شخص کی ہاتھ کا پکا کہانا کہاتے ہین - اونکے پاس اونکے مذہب کا مکتوبی مجموعہ اونکی ہماری تحریر مین ہے -

گائے کی پرستش

جہانتک زمانہ قدیم کی تواریخ پر نظر کیجاتی ہے تو یہی بات پایہ ثبوت کو پہونچتی ہے کہ دنیا مین پرستش کیواسطے جس سرزمین مین سب سے پہلے حیوانات مخصوص کئے گئے وہ ملک مصر ہے تواریخ مصر مین لکہا ہے کہ سب سے پہلے ہرائیم دقیمح بن حام بن نوح علیہ السلام نے دیوتاؤن کی پرستش کا طریقہ تعلیم کیا -

اس ہرائیم کا زمانہ اوس زمانہ کی ابتدا تصور کرنا چاہیے جسکو اہل تواریخ زمانہ تبدیل زبان کہتے ہین جسکو ہم بہت صراحت کے ساتہ التثلیث یعنی اس جلد کے پہلے حصہ مین لکہہ چکے ہین اور پہر بہی بسبیل تذکرہ مجملاً اس جگہ بیان کرتے ہین - یعنی طوفان نوح کی تہوڑی مدت بعد نوح کی اولاد نے بابل کے ملک مین یہ ارادہ کیا کہ ایک ایسا بڑا برج بنایا جاے جسکی بلندی تمام روی زمین کی پہاڑون سے بلند ہوتا کہ اگر پہر کبہی طوفان آئے تو مخلوق اوسپر چڑہ جاے اور غرق ہونے سے بچے - چنانچہ اس ارادہ کی آغاز کیواسطے بڑے بڑے پتہر دور دور سے لاکر فراہم کئے اور اوس خام خیالی کی پختگی کے ساتہ بنیاد جمائی گئی - اور کچہ اوسکی تعمیر ہوئی - لیکن خداے تعالی کو اونکی اس ارادہ کی تکمیل منظور نہ تہی بلکہ اس پیرایہ مین ایک بڑا اور ضروری

امر کا ظہور منظور تہا جسکا اسطرح آغاز ہوا۔ اس وقت تک دنیا کی بہت تہوڑی
زمین آباد تہی اور زیادہ آدمی ایک ہی جگہ پر مجموعہ کے طور پر مقیم تہے۔
توریت میں لکہا ہے کہ خدای تعالی نے اون سب کا خیال متفرق کر دیا اور اونکو
مزاجوں میں وحشت بہر دی چنانچہ سب خود رای ہو کر ہر چہار طرف ربع مسکون میں
چلے گئے۔ اور وہ برج ناتمام یونہی رہ گیا۔ زمانہ حال تک بابل کی ویران زمین
میں اوس برج کا نشان باقی ہے جسکو سیاحان عراق و عجم نے اپنے اپنے بیانوں میں لکہا ہے
الغرض اسیوقت مزرایم مذکور اپنے قبیلہ کو ساتھ لیکر سرزمین مصر میں آیا اور اس
غیر آباد جگہ کو آباد کر کے اپنے نام سے مشہور کیا۔ یہ واقعہ طوفان نوح کے تین سو [۲۰۰]
برس بعد کا ہے۔ کہ مصر میں اسقدر آبادی ہو گئی تہی کہ ایک حاکم فرمانروا کی
ضرورت پیش آئی لہذا وہی مزرایم اونکا بادشاہ قرار پایا۔ اونے جو کچہ سکہایا
اور بتایا وہانکی مخلوق اوسپر کاربند ہو گئی۔

تواریخ مصر میں لکہا ہے کہ مزرایم نے علاوہ دیگر امور کو دیوتاؤں[1] کی پرستش
اور قربانی کی رسمیں بہی سکہائیں لیکن اس امر کا کہیں پتہ نہیں ملتا کہ کتنے
دیوتاؤں کی پرستش کا حکم کیا۔ تاہم پرستش کیواسطے کوئی ظاہری صورت وغیرہ

---

[1] سریانی اور عبرانی زبان کا لفظ توریت میں الوہیم ہے جو تمام پروردگار کے ہے جسکا معنی درحقیقت (ذی بزرگی اور زبردست قوت) کے ہیں لیکن چونکہ یونانی وغیرہ مورخین نے ابتدا میں تواریخ مصر اور توریت وغیرہ کا ترجمہ کیا ہے اور وہ لوگ بت پرست اور دیوتا پرست تھے ہر بزرگ قوت اونکے خیال میں دیوتا کی [illegible] تھی [illegible] لہذا اوسکا ترجمہ دیوتا کر دیا گیا۔ دیوتا کے معنی بزرگ دیوکی مانند۔ [illegible]
(تا بہ صفحہ مانعہ)

اونکی پرستشگاہوں میں نہ تھی۔ المختصر پرستش کے خیالات نے ملک مصر کی
مخلوق کے دلمیں زیادہ تر گھر بنایا۔ اسکی تھوڑی وجہ سے بعد بت پرستی کا
سلسلہ ملک عجم سے جاری ہوکر یہانتک بھی پہونچا (جیسا کہ ہمنے اس کتاب کے
پہلے حصہ التثلیث میں لکھا ہے) جس سے یہ لوگ بت پرستی کی طرف رغبت
سے مائل ہوے۔ اور صدہا قسم کی اشکال بت پرستی کے واسطے مقرر کر لی
گئیں۔ یہ بت انسانون کی شکل کے تھے۔

طبقات الامم میں لکھا ہے کہ عیسیٰ سے تخمیناً دو ہزار برس قبل مصر میں
شاہان شبان کی حکومت جاری تھی۔ انکا آخری بادشاہ
(جو کہ دراصل شہزادی تھی اور اوسکا زلفا نام تھا) نہایت بداقبال
گذرا اوسکے عہد میں سلطنت کا کاروبار ابتر ہوگیا اور قوم **عمالقہ**
(جو کہ عرب کی قومون سے ایک قوم تھی) مصر پر خروج کر آئی اور نیچی کی
مصر پر قابض ہوگئی اوس قوم عمالقہ میں تخمیناً عیسیٰ سے اٹھارہ سو (۱۸۰۰) برس
قبل ایک شخص **ولید بن دومع** چرواہا گذرا ہے جو گائیں چرایا
کرتا تھا اور اپنی جہالت کے سبب (اس خیال سے کہ گائیں دودہ دیتی
ہیں جس سے اونکی اور اونکے بچونکی پرورش ہوتی ہے) گائے کی نہایت
تعظیم اور خبرگیری کیا کرتا تھا اور اونکو نہایت الفت اور محبت سے رکھتا تھا
انقلاب زمانہ سے اوسکو مصر کی قوم میں سرداری اور مصر پر اوسکی حکومت

مل گئی اور کئی پشت اوسکی نسل مین سلطنت رہی۔ اس ولید کے زمانہ
حکومت مین چونکہ یہ خود گایون سے الفت رکہتا تہا لہذا اسکے درباری خو
اور حضوریون کی غرض سے اور بہی زیادہ اس فعل کو کرتے تہے یہ بادشاہ
ایسا اس طرف متوجہ تہا کہ بادشاہ ہونیکے بعد بہی اسنے اس کام کو ترک
نہین کیا اور حالت حکومت مین اکثر صحرا مین خود جاکر بطور قدیم اپنی
گائین خود چرایا تہا۔ چنانچہ ایک روز گائین چرا رہا تہا کہ ایک شیر
صحرا مین اسپر حملہ آور ہوا اور اسکو ہلاک کر ڈالا۔ اسکے بعد اسکی
اولاد بہی اوس الفت اور محنت کو جو گایون کے ساتہ تہی عمل مین
لاتی رہی۔ عوام اونکی خوشامد وغیرہ کے سبب سے زیادہ تر اس کام مین مصروف
رہے رفتہ رفتہ یہی الفت اور خبرگیری انسانون کی پشتینی عادی ہونیکے
سبب پرستش کو پہونچ گئی۔
کتاب صاعد اس امر پر مخبر ہے کہ یہ ولید نسل سام بن نوح
جسکو ہنود چاند تصور کرتے ہین لہذا اوسکی نسل چندبنسی کہلاتی ہے
ولید ہند کو۔ اوس بادشاہ کا باپ ہے جسکا نام ریان تہا اور یہ ریان
حضرت یوسف علیہ السلام پیغمبر خدا کا معاصر گذرا ہے۔
الغرض رعایای مصر مین ہوا اور جبکہ بادشاہ کو اسطرف متوجہ دیکہا
تو خود بہی حضوری کے لحاظ سے گایون کی پرورش کرنے مین مصروف ہوئی

اور غربا ان امیروں کی خوشامد مین اونکی گایون کو الفت سے دیکھتے تھے کیونکہ اونسے دنیاوی اغراض متعلق تھین۔ اسیطرح جب کئی نسلین گذر گئین تو عام پرستش اور تعظیم اور محبت ہونے لگی۔

جبکہ آریا گروہ جسکی مفصل کیفیت ہمنے اس کتاب کے پہلے حصہ یعنی الثلیث مین بیان کی ہے) ملک پنجاب مین مقیم تہا اوسوقت مین بہت سے ممالک اور آبادیون سے مختلف گروہ انسانون کے اپنے اپنے ملکون سے نکلکر اسمین آملے ان نئے آئے ہوؤنکی میل جول سے آریا گروہ مین یہ تعظیم جاری ہوئی۔ پہلے ہی آریہ لوگ گائے کو پالتے تو ضرور تہے لیکن صرف اسی خیال سے اونکی پرورش تہی کہ گایون کے ذریعہ سے اونکا قوت حاصل ہوتا تہا یعنی اونسے بیل پیدا ہوتی تہے اور وہ دودہ دیتی تہین جنسے قوت اور کاشتکاری کا کام چلتا تہا۔ گائے کی پرستش کسیقدر مصر اور تمام وکمال ہندوستان کے ساتہ مخصوص ہوکر محدود ہوگئی۔ اب دنیا مین سواے ہندوستان یا بعض جزائر متعلقہ ہند و دیگر ممالک سرحدی ہندوستان کے اور کسی جگہ گائے کی عزت نہین ہے۔ المختصر اسی بنا پر اسکے تہوڑے عرصہ کے بعد مصریون مین بیل کی پرستش بہی جاری ہوئی کیونکہ خیال کیا گیا کہ گائے کی عزت اسوجہ سے کی گئی کہ اونسے بچہڑے اور دودہ حاصل ہوتا ہے۔ تو بیل کی عزت نکرنے کی کیا وجہ ہے؟ حالانکہ گائے کی عزت کا باعث ہی بیل ہے اگر بیل نہوتا تو گائے

کچہ حاصل نہین ہو سکتا تہا پس بیل باعث اولی ہے لہذا بیل ہی قابل
پرستش مانا گیا اور بیل کی پرستش اسقدر فروغ پذیر ہوئی کہ گاے کی
پرستش بھی چہوٹ گئی۔ اور صرف بیل ہی بیل رہ گیا۔ چنانچہ ملک
مصر کے نیچے کے حصہ مین ایک شہر ہلیوپولس مین جو کہ ایک بڑا صوبہ
تہا مادہ سے **بیل** کی پرستش کی جڑ ملتی ہے

تاریخ مصر کا مصنف لکہتا ہے کہ جبکہ **کمبیسس** (یعنی کیکاؤس بادشاہ
فارس یعنی عجم) جبکہ اپنی ایک مہم سے ناکامیاب لوٹا اور جسنے افریقہ ایک
خطہ زمین ہی لی تہی) تو واپسی کیوقت شہر ہلیوپولس مین ہو کر گذرا۔
یہان اوس روز بیل کی پرستش کا دن تہا جسکے سبب تمام شہر مین
مثل عید کے تمام شہر مین دہوم ہو رہی تہی اور ہر شخص خوشی مین مصروف
تہا۔ کمبیسس کو یہ یقین گذرا کہ شاید یہ لوگ میری ناکامی کی واپسی پر
خوشی منا رہے ہین۔ اس خیال سے اوسکی آتش غضب نے اوس شہر اور باشندگان
کو ایسا برباد کیا کہ مدت مدید تک اس شہر سے رونق مفقود ہو گئی۔ ان ہی
مصریون کے بیل جو ل سے بنی اسرائیل مین پرستش کی بنیاد جمی۔ اور بنی اسرائیل
مین اس پرستش کی بہت ترقی ہو گئی چنانچہ شاہ **یاربعام** جو کہ بنی اسرائیل کا
ایک بہت بڑا بادشاہ گذرا ہے اپنی ممالک کی حدود پر بے انتہا پتہر کے بچہڑے
بنا کر کہڑے کیے۔ اور گوسالہ **سامری** ہی بنی اسرائیل کی ایجاد تہی جسکو

مصریون سی تعلق تہا۔

اسکے بعد مصر مین اور بہی بہت سی جانورونکی پرستش ہونی لگی جیسیکہ
لک لک۔ سانڈ۔ بیل۔ گینڈا۔ بلی۔ کتا۔ بہیڑیا۔ وغیرہ وغیرہ
سب پرستش کیواسطے مخصوص تہی اور ہر گروہ اپنی پرستش کیواسطے
ایک جانور مخصوص کرتا تہا۔ آخر چند عرصہ مین یہ نوبت پہونچی کہ ایک
گروہ کا مقبولہ جانور دوسری گروہ کے سامنے بے عزت اور قابل نفرین
متصور ہوا۔ اور یہ نفرت باہم جدال اور قتال کا باعث ہوتی تہی۔
جانورونکی پرستش کی وجہ یہ بیان کیجاتی ہی کہ ایک وقت مین مصریونکو
ایسا خیال پیدا ہوگیا کہ دیوتا لوگ اطراف عالم سی انسانون کی سرکشی
کے سبب ملک مصر مین بہاگ آئی ہین اور مختلف صورتون مین اپنی آپکو
چہپا لیا ہے۔ دوسری یہ کہ مذکورہ بالا جانورون سی مختلف کاروبار مین
مدد ملتی تہی اور وہ مدد انکو دنیاوی کاروبار مین مثل کشتکاری
دودہ وغیرہ کی بیل اور بہیڑون سی فائدہ پہونچتی تہی۔ تیسری وجہ کی طرف ایسا خیال تہا کہ
یہ وہ باطنی مخلوق کا انتظام ہی اور وحشی جانور مخلوق کیطرف دیکہا ہی سی لئے
کیڑی مکوڑی مارنیوالی ہین۔ لک لک اژدہا اور سانپون کو نگلتا ہی
تاریخ مصر کا مصنف لکہتا ہی کہ اسمین شک نہین جب لک لک جانور ملک سی
غیبت ہوتا تہا مصریون کو بڑی مشکل پیش آتی کیونکہ ایسی سانپ نکلتی کہ انسان

بڑی کثرت ہی۔

اسیطرح بن بلاؤ اور لومڑی وغیرہ بھی قابل پرستش سمجھی جاتی تہے۔

قربانی کی رسم

قربانی کی رسم دنیا مین سب سے پہلے آدم علیہ السلام سے جاری ہوئی ہے
جنکو مجوسی۔ پارسی۔ اقوام (از زند پاژند) کا کشاہ[1] کہتے ہین ابتدا مین اس
بزرگ فعل کے فاعل وہی ایک متبرک ذات ابوالبشر کی مانی گئی اونکی
بہت ابتدائی زمانہ کی مثال ہابیل اور قابیل کا واقعہ ہے اوس
زمانہ مین دستور تہا کہ سچ اور جہوٹ کی تمیز کے واسطے مدعی اور مدعاعلیہ
دونو اپنے اپنے دعوون کے ساتھ ایک ایک جانور ذبح کرکے ایک معینہ
پہاڑ پر بہینٹ کرکے رکھتے ہے کہ خداوند تعالی ہم دونو مین جو شخص راستی پر
ہو اوسکی قربانی قبول فرمائی جاوے۔ چنانچہ جسطرف راستی کی بنیاد ہوتی اوسکی
قربانی کو ایک شعلہ نور آسمان سے اوترکر چشم زدن مین سوختہ کر جاتا تہا۔
پہر اوس معاملہ کا مذکورہ بالا بنیاد پر فیصلہ ہوجاتا تہا۔ یہ واقعہ آدمؑ کی
ہبوط سے بہت قریب کا ہے اور اس سے ہی قبل کا واقعہ جس سے قربانی کا

---

[1] اس خبر کو صاحب زند اوستانی حیوانات کی مباحثہ مین جلیس تلمیس کے نام سے بیان کیا ہے
وہ فقط اس واقعہ کو تسلیم کرتا ہے اور کلشاہ کو اصحاب مذکورہ کا باپ کہتا ہے یعنی جنکو اہل اسلام
آدم صفی اللہ کہتے ہین۔ صفحہ ۲۲

ہونا پایا جاتا ہی دیکھا گیا ہو ایک کتاب مین یون بہی لکہا ہو کہ آدمؑ نے حوّا کے ملنے کے وقت اور پہلی اولاد ہونیکے وقت خدا کی شکر مین حیوان کی قربانی فرمائی ہو بعد آدمؑ کے بہی ہمیشہ اس نیک کام فعل کا عمل درآمد وقتاً فوقتاً ہوتا رہا ہے —

بعد طوفان نوحؑ اس متبرک فعل کا آغاز نوحؑ کی ذات سے ہوا بعض کتب مین لکہا ہو کہ بعد ختم ہونے طوفان کے جب کشتی کو قرار ہوا اور نوحؑ (معہ اس تمام مخلوق باقیماندہ کے جو کشتی مین رہ گئی تہی اور ڈوبنے سے امن پا چکی تہی) زمین پر مقیم ہوئی تو آپ نے راہ خدا مین قربانی کی اور سجدہ شکر ادا کیا۔

اسکے بعد مصر کی تواریخ سے ثابت ہوتا ہو کہ ملک مصر مین مصریم بن حام بن نوحؑ آباد کنندہ مصر نے اپنی قبیلے کے لوگون مین قربانی سکہائی اور یہ سب قربانیان اوسوقت تک حیوان کی ہوتی تہین۔ چنانچہ اس کام مین مصری لوگون نے بہت غلو حاصل کیا۔ اور بے شمار دیوتاؤن کے نام سے بیشمار حیوان قربانیون مین ذبح کئے جاتے تہے۔ ابتدا مین چاہے قربانیون کا منشا کچہ ہی کیون نہو لیکن آخرکار مصر مین قربانیون کا کرنا اس بنا پر ہوگیا کہ وہ سب آفات ارضی و سماوی کا کفارہ ہو [illegible] چنانچہ قربانی کے سر پر ہاتہ رکہکر اوسکو لعنت و ملامت کرتے اور یہ [illegible]

آرزو کرتے کہ اس ملک پر جو بلائین آنیوالی ہین وہ اس قربانی پر پڑین
روم والے اپنے ابتدای زمانہ سے ہمیشہ دو فعلونکے ساتھ اہل تواریخ مین
مختص رہے ہین - ایک بت پرستی دوسرا قربانی -
یونان کے باشندہ ایسے سمجھے جاتے تھے کہ گویا دنیا مین انکو جو کام متعلق
ہوا ہے وہ صرف ایک قربانی ہی قربانی ہے - انکی قربانیون کی کوئی حد
نہ تھی -
تمام باقی اقوام یورپ مسیح علیہ السلام کی زمانہ تک اور بعض مسیح سے بھی
بہت بعد تک بت پرستی اور قربانی برابر کرتے رہے ہین بلکہ یورپ کی
بعض جاہل قومین مثل قوم سکسن اور باشندگان انگلینڈ و گاتھ
وغیرہ تو انسان کی قربانی تک کرنے کے عادی تھے دانز راب و قدیم انگلینڈ)
تواریخ خطا سے معلوم ہوتا ہے کہ چینی اقوام بھی اس مبارک فعل سے محروم نہ تھیں
بودہ مذہب کے رواج سے قبل بلا تعداد قربانیاں اونکی اون خداؤنکے نام پر
ہوتی تھین جنکو وہ دنیا کا مالک جانتے تھے (چین کی تواریخ مین لکھا ہے
کہ چین کے باشندہ آسمان زمین دریا - چشمہ ہوا ابر - پہاڑ - صحرا - باغ
وغیرہ وغیرہ سبکے جدا گانہ خدا تسلیم کرتے ہین اور ان سب خداؤنکو
ایک بڑے خدا کی ماتحت جانتے ہین) اسکا مفصل حال گائی کی قربانی کے
مضمون مین ہم لکھینگے - انشاء اللہ تعالی -

پارسی لوگ اس فعل سے بیباک ذہرہ ہین جمشید سے قبل کا پتہ
بالکل نہین معلوم ہوتا لیکن جمشید کے زمانہ مین ایک عجیب و غریب
قربانی کا پتہ چلا ہی جسکو مفصل طور پر ہم مذکورہ بالا مضمون کے ساتھ بیان
کرین گے - لیکن جمشید کیوقت سے پارسیون مین قربانی اوسوقت تک
برابر ہوتی چلی آئی ہی جب تک کہ زروشت مقبول پارسیان نے
آتش پرستی کے مذہب کا رواج پایا -

فرقہ ہنود مین تو بیشمار احکام اونکی مانی ہوئی آسمانی کتاب وید سے
ظاہر ہوتے ہین یجر وید ادھیائی ۱۹ منتر ۲۰ کے پدارتھ مین لکھا ہی کہ
اپنی بھلائی کی آرزو کرتے ہو تو جاندارون کا ہوم کرو اور جیسی فضیلت
اس رسم کی اونکے مذہب مین مانی گئی ہی شاید کسی دوسرے فرقہ مین ہو
یگ اور ہوم دینداری کی بڑی جز ہین -

رگ وید ادھیائی ۱۷۷۱ منتر ۳۵ مین لکھا ہی यज्ञो भुवनस्य नाभिः

ترجمہ جگ دنیا کی ناب (یعنی ناف) ہے -

شتپتھ براہمنا کے صفحہ ۱۹۰ مین مرقوم ہے यज्ञेन हि देवा दिवं गता

यज्ञेन सर्वान् द्वेषान् द्विषन्तो मित्रा

भवन्ति यज्ञे सर्वं प्रतिष्ठितं तस्मात् यज्ञं परमं

वदन्ति

ترجمہ کسلئے کہ یگ سے دیوتا بہشت تک پہونچے یگ سے اونہون نے راکھشون کو نکالا - یگ سے بیری (دشمن) متری (دوست) ہوجاتے ہین - سب چیزین یگ مین شامل ہین - اسواسطے (دانا) یگ کو افضل چیز کہتے ہین -

تیتر اہر ہمنا صفحہ ۲۰۲ مین لکھا ہی

यजा मान: पशु यज्ञ मा

न मेव मेधं लोक मम यानी

ترجمہ قربانی کرنیوالا قربانی ہے - یہ قربانی کرنیوالے کو مبارک جگہ مین لیجاتی ہی -

اور شانڈا برہمن صفحہ ۵۵ مین ہے

हि अयो ग्राहि पमारग शाकल देव कयु मो सोउ

वयजन मा ही पितृ की सोन सोइ वयजन मासीह

मनुषा कुन सोन सीउ वयजन मसि यहि वावन

कस

ترجمہ اے قربانی کئے ہوے جانور کے عضو جو کہ اب آگ مین ڈالا جاتا تو پاپ کا کٹنی والا ہے جو دیوتا نے کیا - تو پاپ کا مٹانیوالا ہے - جو پتہرون نے کیا - تو پاپ کا مٹانیوالا ہے جو منشون نے کیا - تو پاپ کا مٹانیوالا ہے - جو پاپ ہمنے دانستہ اور سہواً کئے - اوسکا تو مٹانیوالا ہے - پاپ کا - پاپ کا تو مٹانیوالا ہے -

مذکورہ بالا حوالجات کو رسالہ اصول تعلیم آریہ سماج لکچر نمبر ۲ مولفہ ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب بہادر مشنری کا جیچ مشن سوسائٹی امرتسر نے بھی بہت

مفصل اپنی تالیفات مذکورہ مین بیان کیا ہے۔

منوجی کی کتاب ۵/۳۹ صفحہ ۳۹۴ مین لکھا ہے کہ برہما جی نے
حیوانات کو قربانی کے لئے پیدا کیا ہے اسیواسطے انکو وید ریتی کی
مطابق قتل کرنا دوش (گناہ) نہین ہوسکتا اور حیوانات چوپاے۔
درخت۔ کچھو۔ پرندے۔ جو قربانی کے صرف مین آتے ہین وہ بعدہ اچھی
جنمون مین آتے ہین۔

اقسام طعام مین منوجی نے لکھا ہے کہ مدھوپرک[۱] کا کہانا ہی ہے
جوکہ بادشاہون اور بزرگون کی شان کی لائق اور شایان ضیافت ہو
سداشیوجی کے تنترون مین لکھا ہے۔

मद्यं मांसं च मीनं च मुद्रा
मैथुनमेव च गरे ते पञ्च मकाराः स्युर्मोक्ष दाहि वो युगे

ترجمہ شراب۔ گوشت۔ مچھلی۔ مدرا۔ عورت مرد کا جماع۔ یہ پانچون باتین
کلجگ مین نجات دینے والی ہین۔

رگ وید اشٹک ۲ ادھیاے ۳ ورگ ۹ منتر ۱۳ کی متعلق ایک شلوک اسطرح پایا جاتا ہے

१ २ ३ ४ ५ ६ ७ ८
यन्नी क्षणं मांस्पचन्या उखाया या पात्राणि यूष्ण
१० ११ १२ १३
आसेचनानि ऊष्मण्या पिधाना चरूणामङ्काः
१४ १५
सूनाः परि भूषन्त्यश्वम् १६ शुद्ध ॥

۱ یہ وہ کہانا ہے جو گوشت اور شہد سے بنتے ہین

ترجمہ بموجب بہاشا سورگباس سوامی جی - جو تانس بکہنے والی بلٹو ئیون سے ہمیشہ دیکہہ بہال کو برتاؤ مین لاتے ہین - جو رس کے سیجن کرنیوالے برتنون کو گرمی پہونچانے والے سرپوشون کو کڑاہی وغیرہ کے لکشنون کو جانتے ہین وہ کہوڑے کو آراستہ کرتے ہین اور وہی ہر اک کام کی لائق ہوتے ہین -

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ رگوید کے زمانہ تصنیف مین گوشت کہایا جاتا تہا اور اس شلوک مین گوشت پکانیوالون کو اور اونکی بلٹوئیون کو حفاظت سے رکہنے والون کو اور سرپوشون اور کڑاہی کے لکشن (ڈہنگ) جاننے والون کو خوش کردار اور اچہا انسان کہا ہی اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گوشت کہانیکا حکم تہا -

۱- ترجمہ کی تشریح کرنیوالے ناراین کرشن اوپدیشک آریہ سماج گجرانوالہ نے لفظ (دیکہہ بہال) کی تشریح اپنی ذاتی نظر سے یون لکہی ہی کہ بچنے کی احتیاط کو عمل مین لاتے ہین) یہ حرف افترا ہی - اصل شلوک سے ایسا مدعا پیدا نہین ہوتا - شرح کی خبث باطنی نے اوسکو اصل مدعا ظاہر کرنے نہ دیا اور اپنے مطلب کی موافق ترجمہ کیا جس سے گوشت پکانے کی بلٹوئیون سے بچنے کی احتیاط کا مدعی ہوا -

۲- اسپرا ایک لفظ ہی جسکو بعض سنسکرت کی بولی بولنے والے (مثل گجراتی مرہٹی وغیرہ) اسپرا دس بیالی کہتی ہین جو گوشت کا ہو یا بنا ہوا ہو - واقعی ہوتا ہی

جسکو مسلمانی زبان مین (یخنی) کہتے ہین۔ اسکے ذکر سے بہی گوشت کا کہانا پایا جاتا ہے اور اوس فعل کے اچہا ہونے مین کلام وید موافق ہے اسمین کچہ کلام نہین ہے۔

اتہرووید۔ کانڈ ۸ ادہیای ۳ منتر ۲۲

ये आमं मांसमं पौरु ये पशु ये क्रवि गर्भान खाद

न्ती केशवा स्तानितो नाशयामसि ।।

अथर्ववेद का०।८। अनु०।३। मं० २३।।

पृ०। ७८४।।

ترجمہ۔ جو کچہ مانس کہاتے ہین۔ اور جو پرش (انسان) کے بنائی ہوئی مانس کے کہانیوالے ہین۔ جو پرندون وغیرہ کے گربہ کو کہاتے ہین۔ ہے پرماتمن ہم اونکو معدوم کرنے والے ہون۔

اس منتر کے مضمون سے بہت صاف گوشت کہانی کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور بہت اچہا طریقہ بتایا گیا ہے۔ یعنی نہ کہانی کے اقسام لحم کو مستثنیٰ کر دیا گیا ہے باقی کو کہانی کی قابل بیان کیا ہے۔ یعنی مثل درندون کے کچا مانس (گوشت) نہ کہانا چاہئے اور انسان کا گوشت خواہ وہ بنایا ہو (یعنی مصالحہ وغیرہ سے لذیذ کر کے پختہ کیا ہوا ہو) تو بہی نہ کہانا چاہئے اور پرندہ وغیرہ (تمام حیوانات) کے گربہ کو نہ کہانا چاہئے یعنی وہ بچہ جسکی ابہی حمل مین رہنی کی مدت پوری

نہو یہی ہو اور جانور ذبح کرنے کے بعد اوسکی شکم سے کم مدت کا نکلے اوسکو
کہانا نہ چاہئے - یا وہ انڈی جنہیں پرند کی سینہ سے خون پڑ گیا ہو جو گر بہ
کہنے کی قابل ہوں نہ کہائی جائین - ناظرین کو ثابت ہوگا کہ کیسی خوبی سے
گوشت کہانیکا لذیذ اور مفید طریقہ بنایا گیا ہے -
مگر افسوس کہ نارائن کرشن نے جو اپنی ناسمجہی اور تعصب اور نفرت قلبی کے
سبب چند اوراق فضول سیاہ کرکے اوںکا نام اہنسا پرچار رکہا ہے
اوسکی صفحہ ۲۶ مین اسکی تشریح یوں کی ہے - کہ کچا مانس کہانیوالے
یعنی مانس کہانیوالے - پرش کا بنایا ہوا مانس کہانیوالے
یعنی انسان کی ہاتہ سے ترکیب اور ترتیب پایا ہوا مانس گویا کہ پکایا ہوا -
اور اگر یہ یعنی انڈی وغیرہ کہانیوالے ہوں ہم اونکو مارنیوالے ہوں -
اس اشلوک کے ترجمہ مین صرف تین لفظ قابل غور ہین جو نارائن کرشن
صاحب نے بہی اپنی تاویلات مین اختیار کئے ہین اور مین بہی اونہی کو
اختیار کرتا ہوں - یعنی کچا مانس اور بنایا ہوا اور کہ یہ اب
ہر شخص مصنف فیصلہ کرسکتا ہے کہ ہماری تعبیرات مذکورہ کس حد کو پہونچی ہین
اور شخص معلوم کے خیالات کس پایہ کے ہین -
اور اسیطرح منوسمرتی کے اشلوک نمبر ۱۶ سے گوشت کہانیکی اجازت مین
لکہا ہے کہ دیو پوجن کرکے کہانا چاہئے -

اوسی کتاب کے اشلوک نمبر ۴ اور نمبر ۱۴ اور نمبر ۲۴ مین قربانی کی خوبیان اور حیوانون کا قربانیون مین ہلاک کرنا حیوانون اور نیز اپنے واسطے بہتری کا واقعہ لکھا ہے۔

مؤلف تاریخ شراب لکھتا ہے کہ آریہ لوگ گائے بیل۔ گھوڑے وغیرہ کی قربانی کرتے تھے۔ چنانچہ اسکی تصدیق مین وہ رگ وید سے ایک مضمون کا ترجمہ کرتا ہے کہ رگ وید مین اشومیدہ جگ کا حال یون لکھا ہے کہ گھوڑے کو نہلا کر اوسپر قیمتی ساز چڑہا کر اور اوسکے سامنے رنگ برنگ کے حیوانات کہڑے کرکے اوس سے اگنی کا طواف کرواتے اور اوسکو ستون سے باندہکر تبر سے کاٹکر اوسکا گوشت سیخ پر کباب کرکے کہاجاتے او بال کو ولی بناکر۔ اور رگ وید مین لکھا ہے کہ جب ہم بانجہ گائے یا گابن گائے یا سانڈون کو بل (یعنی قربانی) مین دیتے ہین تب اے اگنی تو پوری ہمارے ہو جاتی ہے۔

یہود۔ اور نصارا۔ اور اہل اسلام تو ابتداء زمانہ سے اس مبارک اور مفید فعل کو کرتے چلے آئے ہین انکی تمام کتابین اس رواج ملت سے مملو ہین نظر دینے کی کوئی ضرورت نہین۔

مؤلف جہانتک تواریخ قدیمہ پر نظر کیجاتی ہے دنیا مین بے نہایت مذاہب پائے جاتے ہین۔ مذاہب کی تعداد غیر مہذب ملتونکی سا منے کم پائی جاتی ہے

کیونکہ وہ نہایت السے عقیدہ ہی دنیا میں نفس پرست انسانون نے جاری کئے ہین۔ جو کبھی عقلاً اور نقلاً درستی اخلاق کے باعث نہین ہوسکتی۔ اور نہ اونمین ایسا ہونیکی قابلیت نظر آتی ہی۔ لیکن جہوٹی اور آزادی کی وجہ سے نادان اور حریص انسان اونمین مبتلا ہوکر خود ہی گڈہے مین گرتے رہے ہین اور دوسرونکو بھی روسیاہ بناتے رہے ہین۔ پھر بھی بھلائی کا وجود صفحہ ہستی سے کبھی بالکل ناپید نہین ہوا ہی۔ ہمیشہ ایک سچا مذہب سلسلہ وار جاری رہکر دنیا مین کہوٹے اور کہرے کی تمیز بتاتا رہا ہی اور ہر وقت مین ایک مہذب ملت اپنا چہرہ روشن آفتاب کی طرح چمکاتی رہی ہی اور اسیطرح آیندہ بھی انشاء اللہ تعالی اوس سچائی پسند وحدہ لاشریک خدا کی پاک اور صاف نور کی روشنی بنی آدم کے دلون کو منور کرتی رہیگی۔

غرض اس بیان سے یہ ہی کہ قربانی کی رسم خواہ انسان کی ہو یا دوسرے کسی حیوان کی زمانہ قدیم سے مہذب اور غیر مہذب مذاہب مین برابر مستعمل ہوتی چلی آئی۔ مگر آجکل یورپ کی بعض بطی الفہم اور رکیک الدماغ اقوام نے اس مذہبی اصول کی کنہ کو نہ پہونچکر اپنی خام خیالی سے قربانی کے آئین کو وحشیانہ فعل ٹھہرا کر بند کر دیا ہی لیکن جو اقوام اور اشخاص صرف اونکی تقلید کو بغیر سوچے سمجھے بہتر سمجھکر اس قدیم اور کثیر المنفعت فعل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین یہ اونکی بڑی نادانی ہی جیسا کہ فی زمانہ انگریزون کی

خیالات کی تقلید مین بعض اکابران قوم ہنود نے اس فعل کو برا اور وحشیانہ
ٹھہرا کر ترک کر دیا ہے۔ اونکو چشم انصاف سے دیکھنا چاہیے اور غور کامل کے بعد
اپنے ہی قلب مین محاکمہ کرکے فیصلہ کر لینا چاہیے کہ ہر بانی مذہب جو اصول
اپنے مذہب کے جاری کرتا ہے۔ اگر وہ مذہب سچا ہے اور بانی ملت حقیقی راہبر
ہے تو وہ اصول خالق عالم کی منشا سے از روی الہام اور وحی کے اوس
برگزیدہ بندہ کی قلب مین پیدا ہوتے ہین جنکو وہ بنی آدم کو تلقین کرتا ہے
اور اون احکام کا نتیجہ ہمیشہ بالقوہ یا بالفعل بہتری پذیر ہوتا ہے۔
کچھ یہ امر ضروری نہین کہ وہ تمام احکام اور اونکی انجام اور اونکی کنہ عام
مخلوق کی سمجھ مین آسانی سے یا بغیر صفائی قلب کے آجائے کیونکہ
ضروری بات ہے کہ عوام کے خیال سے بانی ملت کا خیال کہین اعلی
اور دور پہونچنے والا ہے۔ اور اسی وجہ سے اوسکو حقیقی راہ کا ہادی مانا گیا ہے
تو اوسکی وہ اصول ہماری ناقص فہم اور تاریک عقل مین نہ آسکنے کی وجہ سے
لغو اور فضول کیسے سمجھے جاسکتے ہین۔ اگر ہم اوسکی منشا کے سمجھنے سے اصول بیکار
ٹھہراسکتے ہین تو ضرور ہماری عقل پیشوای مذہب کی عقل سے زیادہ ہے۔
حالانکہ یہ خیال علی الاتفاق غلط ہے۔
جب عوام الناس کی عقول پیشوای دین کی عقل سے زیادہ نہین ہے تو
پھر اس کوتاہ عقل کی کسی شائستہ اور حقیقی شریعت کے احکام اور

اصول پر حرف گیری ایسی ہی جیسے کوئی شخص آفتاب پر خاک ڈالنے
کی کوشش کرے۔ بہت سے ایسے حریص انسان جو دنیا مین
اپنی عقل اور دانائی کا نظیر نہین رکہتے تہے۔ اس ناپائدار
دنیا مین اپنی گمنام ہستی کا نام و نشان مثل آفتاب روشن
اور قایم رکہنے کی غرض سے بے نہایت کوششین کرگئے۔ مگر آخر کو
فنا کی آندہین آکر گہنا گئے۔ بہت سے اپنی بہادری پر پہولی ہوئی
ہزارون سحر و جادو پر بہولے ہوئے۔ کوئی نشۂ حسن پر مغرور کوئی
مال و دولت پر مسرور اپنی نفسانی خواہش کے سبب بانی مذہب
مشہور ہوئے بعضون نے خدائی کے دعوی ہی چلائے مگر آخر
سب ناپید ہوگئے اور ہوجاوینگے لیکن وہ سچا خدا اور اوسکا
پاک مذہب اسیطرح قایم رہیگا۔

یہ امر بہی تمام مذاہب مین مسلم ہے کہ قلب کی صفائی کے واسطے
دینی روشنی تمام دینی روشنیون سے افضل ہے۔

پس جب زمانہ حال کے ہندو دہرم عیسائیون کے مذہب کو اپنی
خیال کے موافق راہ راست سے ہٹا ہوا سمجہتے ہین اور اونکو دشٹ
اور ملیچہ (جو کہ ادنی اور حقیر درجہ کے لفظ ہین) بولتے ہین تو ضرور
عیسائیون کو بے عقل ہی ماننا پڑیگا۔ اور جب اونکی عقل

اور تاریک ذہن ہو گا ہنود کے قلبوں میں متمکن ہو لیا تو ظاہر ہے
کہ بے عقل انسان کی بات خطا سے خالی نہیں تو پھر کسطرح اون
بے دینوں اور تاریک عقول کے اشخاص کے اقوال کو بہتر سمجھ کر
اپنی تہذیب میں شامل کرتے جاتے ہیں - اور اپنے قدیم اصول
مذہب سے مشکوک ہو کر متنفر ہوتے ہیں - جبکہ یہ امر آفتاب کی
طرح روشن ہے کہ فی زمانہ دین مسیح کے مقلد سالانہ جلسہ کر کے ہمیشہ
اپنی مذہبی کتاب کی ترمیم کرتے ہیں (اسکی تصدیق میں چند جلد
بائیبل جو مختلف اوقات کی مطبوعہ ہوں ملاحظہ کریجیے) اور وہ
خود اوس دین پر قایم بھی نہیں ہیں کیونکہ جب ترمیم ہوتی رہتی
ہے تو قیام کہاں - پھر کسی شخص کا ایسے گروہ کی بات قبول کر کے
اپنے اصول دین سے دست کشی کرنا اور اونسے متنفر ہونا اس امر پر
دلالت کرتا ہے کہ شخص مذکور خود ہی اپنے دین کو برا سمجھتا ہے
اب جو شخص جس مذہب میں ہو اور اوسی مذہب کے اصولوں کو
جھوٹا اور قابل نفرین تصور کرتا ہو لیکن ابھی تک صاف طور پر
کسی دوسرے کا بھی مقلد نہ ہو تو اوسکی حالت جیسی ہو گی وہ ناظرین
خود خیال کر سکتے ہیں - اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شَرِّ ھٰذَا
النَّاسِ وَالْوَاسِ الْخَنَّاسِ -

ئی زمانا ملک پنجاب مین نو تعلیم یافتہ ہنود مین سے ایک آریہ خیال
کے نادان انسان نے تعصب اور حسد کا چیلا بنکر بے ترتیبی کے
ساتھ ایک کتاب ترتیب دی ہے جسکا نام اہنسا دہرم وچار
رکہا ہے حقیقت مین ایسے بیکار اجزا کو کتاب لکہنے سے لفظ کتاب
بہی بدنام ہوتا ہے اوسمین اس امر پر بحث کی ہے کہ انسان کی
قدرتی غذا گوشت ہے یا نہین اور قربانی مین جاندار کو مارنا اچہا ہے
یا برا - اسی ضمن مین وید اور منوسمرتی وغیرہ مذہبی کتب ہنود
کے وہ اشلوک بہی نقل کئے ہین جنمین گوشت کہانے کی خوبیان
اور قربانی کے فوائد وغیرہ تحریر ہین - اسکے بعد اون اشلوکون پر
یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ اشلوک اصل کتب مین نہین ہین بلکہ گوشت خوار
پنڈتون نے راجاؤن کی مصاحبت کے باعث اصل کتب مذہبی
مین خلط ملط کر دئے ہین - لیکن وہ خود کہتا ہے کہ اصل کتاب فی زمانا
موجود نہین ہین اسکے سوا کوئی دوسری دلیل ہی پیش نہین کرتا
اون اشلوکون کی نسبت اوسکا دعوی ہے کہ نہ منوجی نے اپنی
کتاب مین یہ اشلوک لکہے ہین نہ اصل وید مین ہین - اب اس
بے دلیل کے مدعی کا دعوی کی جو وقعت ناظرین کے سامنے ہے ہم
اوسکو اونہین کے انصاف پر چہوڑتے ہین حالانکہ کتب قدیمہ

ہنود کے کسی وقت میں معرض اتلاف میں نہیں آئیں بلکہ قدیم سے
اس وقت تک جیسی کہ تھیں ویسی ہی موجود ہیں بعض ناواقف
ہنود نے بادشاہان اسلام پر الزام لگایا ہے کہ اونہوں نے
ہنود کی مذہبی کتابیں تلف کر ڈالیں یہ الزام جھوٹا اور لغو ہے
کیونکہ قدیم سے اسوقت تک بہت سی راج گدیاں ہنود کی ہندوستان
میں موجود ہیں اونپر اہل اسلام نے صرف اسیقدر تصرف کیا ہے
کہ اونسے خراج لیا جاتا ہے باقی اندرونی اور ملکی حالت سے کوئی سروکار
نہیں کیا پھر تلف ہونیکی وجہ کیا ہے اگر کتب خانہ غارت کئے ہوتے
تو اسوقت جو موجود ہیں یہ کہاں سے آئیں۔؟ اور اگر مانا جاوے
کہ گذشتہ خوار برہمنوں نے اونمیں خلط ملط کر دیا ہے تو جو کتابیں
کہ اب موجود ہیں اونہیں کتابوں پر عیسیٰ کے زمانہ سے قبل آجتک
عملدرآمد چلا آتا ہے کیا اس مدت میں جسقدر قوم ہنود میں
عالم فاضل برگزیدہ اشخاص گذرے ہیں یہ سب جھوٹے تھے ا
سکے پیچھے ہی اور دیانند سرستی جی نے اونہیں کتابوں سے
تعلیم پاکر سیدھا راستہ بتایا۔؟ دیانند جی نے اونہیں کتابوں
اور اونہیں پنڈتوں سے فیض پایا اور عقل سیکھی جنکو دیانند جی
کے پیرو ایسا گمراہ کہتے ہیں جب یہ گمراہ تھے تو انکی تعلیم بھی گمراہی

خالی نہین - لہذا دیانند جی بہی گمراہ مانے جانے کی لائق ہین
یہ امر ضرور ہے کہ آریہ قوم کے لوگ اوتار ہونے کے قائل نہین
ہین پہر دیانند جی کسی کے اوتار ہو نہین سکتے - اوس فرقہ مین
پیغمبری کا سلسلہ ہی مفقود ہے - تب کسطرح دیانند جی نے اس
کہوٹے اور کہرے مضمون اور اشلوکون کی تمیز پای اس امر سے
شک ہوتا ہے کہ ضرور وہ گمراہ تہے اور اونہون نے دہوکا کہایا اور
مخلوق تو دہوکہ مین ڈال گئے صاحب عقل و خرد کو اونکی دہوکہ سے
بچا چاہی - راجہ بکرماجیت والی اجین اور بعدہ راجہ بہوج یہہ
ایسے اشخاص گذرے ہین کہ اگر انصاف کیا جای تو کہا جا سکتا ہی کہ ہندو
کی مذہب اور علم کے گہر انہین لوگون نے مضبوط کئے جنکی دربار مین
نایاب عالم فاضل بڑے بڑے پنڈت دانا موجود تہے اور
جب وہ انکو علم کے ترقی اور استواری کا خیال تہا کیا وہ سب
لوگ گمراہ اور دیانند جی سے عقل مین کمتر تہے - ؟ یہہ ہرگز قابل
لحاظ نہین ہو سکتا - ظاہر ہے کہ دیانند جی مخلوق کو عقلاً اور نقلاً
ایسی کج روی بتلا گئے ہین کہ انکے پیروون کو اب راہ راست
کا پانا معلوم - اور اللہ ہادی ہے -

گاے کی قربانی

عوام الناس (خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہون) فی زمانہ
یہی خیال رکھتے ہین کہ گاے کی قربانی صرف مسلمان اپنی شقاوت
قلبی کی وجہ سے کرتے ہین مسلمانون کو بیرحم اور ناخدا ترس
حیوانون کا قاتل تصور کرتے ہین لیکن جس شخص نے ذرا بھی
کتب بینی کی ہے اور علم تواریخ کی سیر سے اپنے ناواقف دل کو
واقفکار بنایا ہے اوسکے دل مین یہ جھوٹا اور لغو خیال کبھی
متمکن نہین ہوسکتا کسواسطے کہ دنیا مین شاید کوئی قوم ایسی گذری
ہو جو علاوہ دیگر حیوانات کے گاے کی قربانی سے بچی ہو
مین خیال کرتا ہون کہ کوئی مذہب اور کوئی قوم قدیم زمانہ مین
ایسی نہین گذری کہ جسنے گاے کی قربانی کو بہترین افعال سے
نہ تصور کیا ہو۔ اہل اسلام تو صرف اپنی غربت کی وجہ سے اس مبارک
فعل کو گاے کی قربانی تک مخصوص کرتے ہین مگر دیگر اقوام عالم
کی مذہب مین مذہبی مراتب کے لحاظ سے تمام قربانیون مین سے انسانی قربانی
اور گای کے قربانی افضل ہین باقی سب قربانیان انسے نیچی اور کم مرتبہ
رکھتی ہین تعصب ہر انسان کو اندھا بناتا ہی اور انصاف سے دور کرتا ہے

اگر کوئی شخص تعصب سے کنارہ کش ہوکر اور کتب قدیمہ کو نظر انصاف سے ملاحظہ کرکے اس امر مین غور کرے تو اوسکو مسلمانون سے اشد گائے کی قربانی کرنیوالی اقوام ہی ملینگے جنکی مقابلہ مین اہل اسلام گائے کی قربانی بہت کم مین اب ہم واقفیت عامہ کی واسطے اپنی تہوڑی سی تحقیقات کا اظہار کرتے ہین۔

اہل مصر کے حالات تو ہم مفصل طور پر قربانی کے مضمون مین تحریر کرچکے ہین یہان دوبارہ اوسکا اعادہ کرنا طول فضول ہوگا۔ جنکو ملاحظہ کرنا ہو اوسکو غور سے ملاحظہ فرمائین۔

پارسی مجوسی فرقہ ایسا فرقہ ہے کہ اسمین بہت کم پتہ گائے کی قربانی کا دستیاب ہوتا ہے تاہم جمشید کے حالات مین غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کتاب صد در کا مصنف حالات جمشیدی سے ناقل ہے کہ ایک روز ایک دیو جمشید کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ بھوکا ہون کچھ غذا مرحمت ہو جمشید نے ایک خادم کی ہمراہ اوسکو مطبخ شاہی مین بہیجوادیا مطبخ شاہی مین ہر روز بارہ ہزار ۱۲۰۰۰ انسان کے واسطے کہانا طیار ہوتا تہا اوس وقت سب موجود تہا وہ دیو اصرار کرتے کرتے تمام کہانا تہا کہا گیا۔ اہتمم کو کمال تعجب ہوا لیکن چونکہ فرستادہ شاہ تہا خاموشی مین

مصلحت سمجھی۔ وہ دیو اوسی وقت پہر دربار مین حاضر ہوا بادشاہ
نے پہر حکم کیا کہ اسکو اور کہانا اسکی مرضی کی موافق دیا جاے
اس عرصہ مین موافق مضمون سکے دو بارہ بارہ ہزار آدمیون کا
کہانا طیار ہو چکا تہا الغرض وہ دیو بلانوش پہر پہونچا اور پہر
تمام کہانا چٹ کر گیا کارپردازان باورچی خانہ شاہی نے
اس تعجب خیز واقعہ کی بادشاہ کو فوراً اطلاع کی بادشاہ سخت
متعجب ہوا اور اپنے ظرف شاہی کی طرف خیال کرکے ٹال
گیا۔ اس عرصہ مین وہ دیو سہ بارہ دربار مین حاضر ہوا اور وہی
بہوک کی شکایت زبان پر لایا نیک مزاج بادشاہ نے نہایت
خائف ہوکر عبادت مین مشغول ہوکر بعد بندگی و سجود اس
رمز کا انکشاف چاہا بارگاہ ایزدی سے اوسکو بشارت ہوئی کہ ایک
گاے سرخ رنگ کی ذبح کرکے اوسپر سرکہ اور لہسن خام الکر
اوس دیو کے سامنے رکہہ۔ چنانچہ فوراً یہ عمل کیا گیا دیو مذکور ایک
لقمہ کہا کر فرار ہو گیا اوسکے بعد جمشید کو معلوم ہوا کہ یہ ایک آفت ناگہانی
تہی اگر ایسا نہوتا تو تمام دنیا کی غذا کہا کر وہ انسانون کا بہی نوالا
کرتا۔ الغرض اس بلا سے نجات پانے کی خوشی مین جمشید نے اوس روز
عید مقرر کی جو آیندہ اوسی روز ہر سال ہوا کرتی تہی اس عید کو بہاری

لوگ گہنبار جمشیدی کہتے کرتے بعد جمشید و قبل از زمانہ زردشت پیغمبر آتش پرستان اس مبارک عید اور بطریق مذکور گای کو ذبح کرکے جنگل مین رکہدینے کی رسم بخوبی تمام جاری رہی البتہ زردشت نے گاے کے ذبح کرنے سے مخلوق کو منع کیا اور وہ عید آج تک قایم ہے بلکہ تمام عیدون سے پارسیون مین یہی عید پانچ روز کی اور سب سے متبرک تصور کی جاتی ہے - اس مضمون سے قدیم پارسیون مین قربانی کی رسم کی خبر ملتی ہے -

اہل یورپ اور یونان والے تو گای کی قربانی قدیم سے کرتے چلے آتے ہین اور نہ اب اونکو اس سے کچھ انکار ہے لہذا انکی حالات کی تصریح ہی ناظرین کے لطف مین باعث تاخیر ہوگی - اہل چین کا حال تاریخ چین مصنفہ جیمس کارت مین اسطرح لکہا ہے کہ بادشاہ کی طرف سے ہر سال دو عیدین[1] نیز حکیم کنفوشیوش (یا کیفوشش یا تقیوشیش) پر (جو کہ معلم اول اور صاحب عقل تمام اوس ملک کے باشندونکے نزدیک مانا گیا ہے) سا ڈھے نو ہزار گاے قربانی ہوتی ہین اور چالیس ہزار ریشمین تہان چڑہاے جاتے ہین اور بیشمار خیرات اوس حکیم موصوف کے نام سے کیجاتی ہے - اور یہ رسم اوس وقت سے قایم ہے جب سے کہ حکیم مذکور کا انتقال ہوا ہے

---

[1] مجوس پارسیون کی عیدین مختلف ایام مین سالانہ ہوتی ہین -

اس رسم کو بادشاہ وقت بہترین افعال مذاہب سے جان کر کرتا ہے
حکم مذکور کے قبل ملک چین مین جہالت تہی اور اوس جہالت کا کوئی فعل
یا ترک بعض افعال قابل لحاظ نہین - عام لوگ قربانیان اسواسطے نہین
کرتے ہین کہ اونکے خیال کی موافق سوای بادشاہ کی اس رسم کا ادا کرنا
نادرست ہے صرف بادشاہ کی ذات اون سب رسومات یعنی نماز روزہ
و عبادت وغیرہ وغیرہ ادا کرنے کی قابل ہے - اور اوسی کا فرض ہے -

فرقہ ہنود کے **وید** اور **منوسمرتی** اور دیگر کتب ملت سے علاوہ دیگر
قربانیون کے گاے کی قربانی زیادہ تر فضیلت رکہتی ہے چنانچہ جسقدر
تفصیل اور تشریح گاے کی قربانی کی اور بلکہ گاے کے ایک عضو کی خوبی
کے ساتھ فرقہ ہنود مین بیان کی گئی ہے کسی دوسری ملت مین نہین
کی گئی -

رگوید کا مضمون ایک مقام پر اگنی دیوتا کے بیان مین اسطرح ہے کہ جب ہم
بانجہ گاے یا گابہن گاے **بیل** یعنی قربانی مین دیتے ہین تب ای
اگنی (آگ کا دیوتا) تو پوری ہماری ہو جاتی ہے -

یجروید کے منترا برہمنا مین بہت جگہ گئو میدہ یعنی گاے کی قربانی
کا صریح ذکر آیا ہے اور اوسکی بہت سی بہلائی اور خوبیان بیان کی ہین
یجروید - ادہیائے ۲۴ - منتر ۲ صفحہ ۱۱ مین گاے کی قربانی کی جو فضیلت

لکھی اوسکو مطالعہ کنندگان وید کا دل خوب جانتا ہی خواہ ہٹ دہرمی
اونکی چشم و زبان کو سوزن تعصب سے بخیہ کرے مگر دل کی زبان تصدیق
تو بغیر اُنکے کہی کہلوائے رہ نہین سکتی۔

شتپت براہمن ۔۳۔ صفحہ ۶۵۰ مین قربانیون کی تفصیل ایسی مفصل لکھی ہی
کہ جسکو دیکہکر ہر فرد بشر اس مبارک اور خیر الانجام فعل کو تسلیم کیے
بغیر رہ نہین سکتا۔ یعنی لکہا ہی کہ۔ بیل۔ گنڈ ساند۔ موٹی ٹانگون
والی گائے۔ ایک چہپا گائے کی۔ وہ گائے جسکا گربہہ تازہ ہو۔ ایک
سانڈ۔ ایک سینگ کٹا بیل۔ ایک گائے جو ایک مرتبہ کی حاملہ ہو
ہو۔ ابیل۔ چتکبرا بیل۔ دو رنگ کی گائے۔ سرخ گائے۔ سفید بانجہ گائے
وغیرہ وغیرہ قابل قربانی بتائی گئی ہین جو علاحدہ علاحدہ ہر ایک دیوتا کے
واسطے مخصوص ہین۔ پہر دوسرے مقام پر انہین میں ہر ایک کی خوبیان بہی ظاہر کی گئی ہین
منو کی کتاب صفحہ ۱۱۹۔۱۲۰ مین قربانی کے حالات گئو سیدہ کے نام سے لکھی ہین
اور اونکو بہتر افعال سے مانا گیا ہے۔

اتیکہنڈ ۔ کہ مین گائے اور گہوڑے کی قربانی کی صاف طور پر ہدایت لکھی ہی
صاحب **صولت الله الجبار** اکابران ہنود مین سے **کپل** رکہہ کی لکہی
ہوئی عبارت کا ترجمہ اسطرح نقل کرتے ہین۔
راجہ بہاگست نے گائے کی قربانی کی اور کپل رکہہ نے اوس قربانی اور ... کی

تصدیق کی۔ اور کہا کہ بکری۔ گہوڑا۔ گاؤ۔ ہاتی کشتیا نا کشتہ سب یگ کے عمل کے واسطے ہین۔

منو۔ ۵۔ صفحہ ۴۹۳ مین لکہا ہی عام دستور تہا کہ میزبان مہمان کی خاطر ایک گائی ذبح کرتا تہا۔ اسیوجہ سی سنسکرت زبان مین مہمان کا نام گئو گہنا رکہا گیا ہے۔ (از اصول تعلیم)

رگ وید۔ اشٹکا۔ ۴۔ ادہیائی۔ ۱۔ سوکت ۱۵ مین لکہا ہی کہ تین سو گائین قربانی کی گئین۔

رگ وید۔ بہاگ ۲ صفحہ ۱۴ مین بہلس کے نذر کرنیکے باب مین ہدایت کی گئی ہے۔

منوسمرتی مین لکہا ہی کہ برہمن کاشی سے علم پڑہکر آوی تو اوسکی باپ کو چاہیے کہ گائی کو ذبح کرکے اوسکی گرم کہال پہ برہمن کا استقبال کرکے بٹہائے۔

بہنیشہ پران مین لکہا ہی کہ کوشک کے سات بیٹی تہے جو بوجہ قحط حیران ہوکر گرگ رشی کے پاس پہونچے۔ گرگ رشی نی اونپر ترس کہاکر اونکو گائین چرانی کی خدمت عطا کی چنانچہ اونہون نی چندمدت اوس خدمت پر اپنا سعینہ فرض ادا کیا بالآخر ایک روز بہوک کی شدت سی ایک گائی ذبح کرکے کہا گئی۔ مگر اوس گائی کو پہلے دیوون اور پترون کو قربانی چڑہا لیا تہا یہ روایت از مذکورہ بالا روایت مولوی عبداللہ صاحب تحفۃ الہند نے بہی نقل کی ہے جو کہ پیدایشی ہندو دہرم تہے اور ہندو دہرم کے بڑی عالم شخص تہی مگر جب تحصیل علوم ہنود سی فارغ ہوئی تو اپنی قلب کی تسکین کے واسطے دیگر مذاہب کی کتب کی سیر مین مصروف ہوئے اور آخر کو رہنمای حقیقی نے اونکو دین اسلام کی سیدہی سچی۔ اور صاف راہ دکہائی۔ اور اونہون نی مسلمان ہوکر

مذہب اسلام میں ہی بعد الفراغ تحصیل علوم اسلام مولوی کا خطاب پایا۔
اکل لحم کی بابت توآریاؤنکی پیشوا پنڈت دیانند سرستی جی ہی **ستیارتھ پرکاش** مین اسطرح لکہہ گئی ہین کہ مچھلی وغیرہ کا گوشت یگ مین نجات دیتا ہی

منوسمرتی ہے کے اشلوک ۳ مین گوشت کہانیکا ذکر ہی۔ اور اشلوک ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ مین پرند اور چرندکے گوشت کہانیکا ذکر ہی۔ اور اوسکی بہلائی بتائی گئی ہے۔ اور مخصوص ذاتون کے ساتھ لکہا ہی اور ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۶ وغیرہ یہ سب اشلوک گوشت کہانیکے احکام اور خوبیون اور طریقون اور جواز وغیرہ مین ہین واللہ ہادی۔

التماس

مولف اوراق ہذا ناظرین کی خدمت مین التماس کرتا ہی کہ بفضلہ تعالی تاریخ **الہند** کی تیسری جلد مسمی **الہنود** اختتام کو پہونچی اس جلد کو **التثلیث** جلد دوم الہند سے زیادہ تعلق ہی بلکہ اسکو التثلیث کا دوسرا حصہ تصور کرنا چاہیے چونکہ احقر کو سفر رنگون درپیش تہا لہذا نہایت جلدی مین چند کاتبون کے قلم سے لکہوا کر طبع کرایا گیا اور جلدی کی سبب طبع کے کارروائی پر ہی پوری پوری نگاہ نہو سکی ہے لہذا اس جلد کی اسلوب کو نظر کرم سے قبول فرماوین انشاء اللہ تعالی جلد چہارم نہایت عمدہ اور خوش اسلوب طیار ہوکر جلد آپکی نظر سے گذریگی

اور اسکی بیدا سلوبی کے لیے تلافی ہو سمین کیجائیگی ملک مین علم کے نا قدری کا حال
اظہر من الشمس ہی اسی ناقدروانی کیوجہ سے الہند کا ماہوار شایع ہونا موقوف
ہوا اور یہی کم توجہی اسکے اختتام کی تاخیر کا باعث ہو رہی ہے ہر مین قدر دان
تاریخ ہذا صرف ایک ایک خریدار اپنے احباب مین سے مرحمت فرمائین تو ادنی بات سے
کہ کمترین کے ہمت کو دوچند قوت پیدا ہو جاے اور جن اصحاب نے ان ناچیز
اوراق کو اپنا عزیز وقت صرف کرکے فرمایا ہے مین اونکا صرف اس کتاب کے
ایکبار دیکھہ لینے کا بھی شکریہ ادا کرتا ہون۔ انشاء اللہ تعالے
جلد چہارم مین اقوام یہود اور نصارا کی تمام فرقہ اور مذہبی شاخین
اور سب کے اصول اور مذہب نیچر اور تثلیث کے بعض دیگر فرقون کے
حالات نہایت شرح و بسط کے ساتہ بیان ہونگے اور بعدہ جلد پنجم
الاسلام کے نام سے مرتب ہوکر ایسے نئے اور عمدہ اور مستند
مضامین سے پر ہوکر آپکی خدمت مین پہونچے کہ جسکی نظیر مین کوی
دوسری کتاب اردو فارسی وغیرہ زبانون مین نہوگی۔ اوسکے بعد جلد
ششم سے جلد دوازدہم تک راجگان ہندوستان کی ہر اک قدیم
راج گدیون کے سلسلہ معہ نہایت عمدہ مضامین کے آراستہ ہوکر آپکی
خدمت مین پہونچین گے لیکن ہمیشہ ہمیشہ آپکی عنایتون اور مہربانیون
کی نظر کا اسطرف مبذول رہنا ضروری ہے۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان

قطعہ تاریخ طبع الہنود از مشفقی مکرمی جناب حاجی سید تجمل حسین صاحب تجمل جلالپوری محرر دفتر مطبع فتح الکریم بمبئی

جناب میرزا افسون والا
وحید العصر علم و فن مین یکتا
رکھا نام الہنود اوسکا دلارا
چھپی یہ سب بے بدل تاریخ زیبا

بجس کوشش و تالیف نادر
شہید و کامل و بیمثل و بے ند
چھپی الہند کی جب جلد ثالث
تجمل نے لکھا یہ مصرعۂ سال

۱۳۱۴ ھ

تمت بالخیر

Date	No.	Date	No,